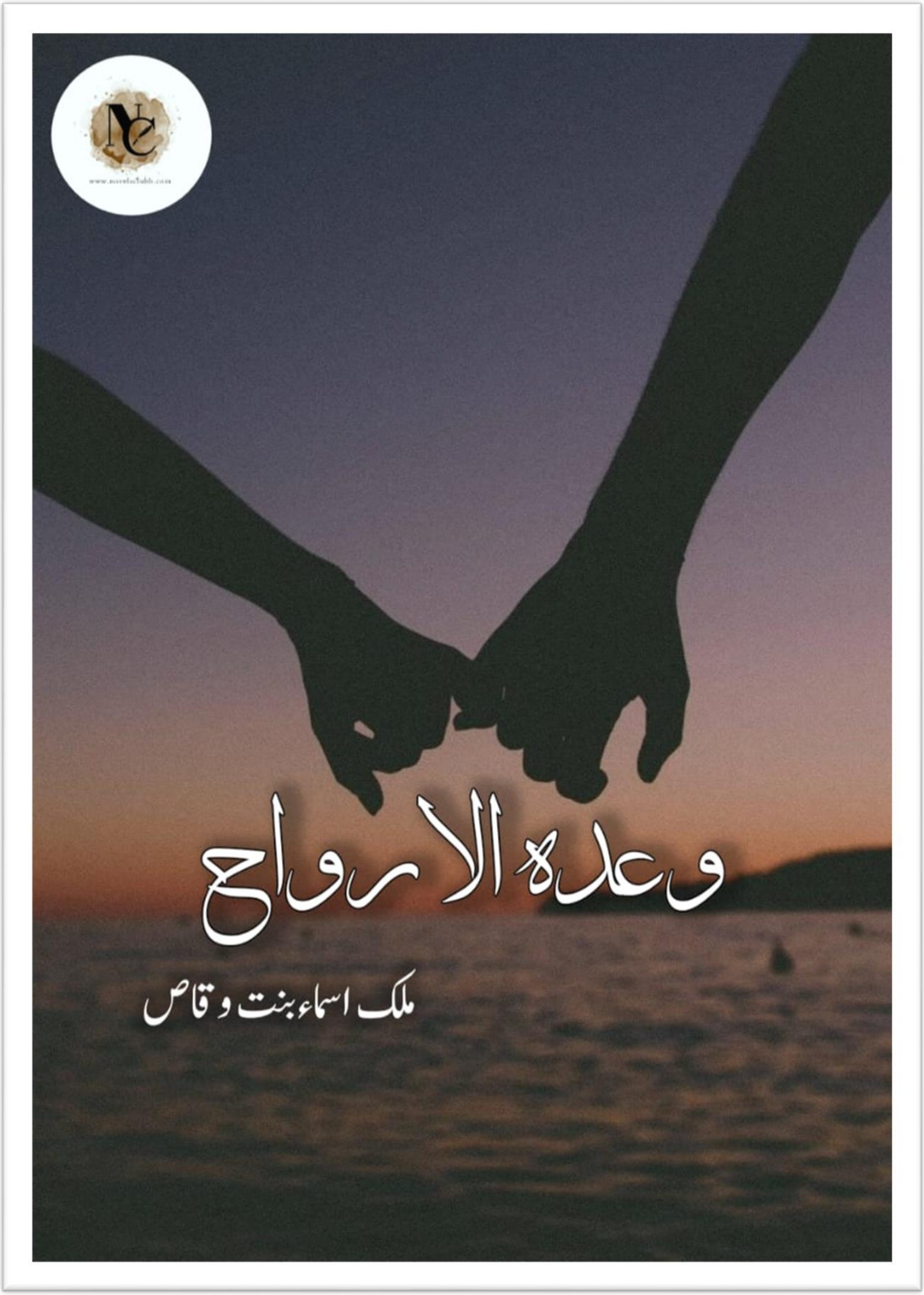
وعدہ الارواح
ملک اسماء بنت وقاص

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

وعدہ الارواح

از

ملک اسماء بنت وقاص

"پورٹلز"(portals)

www.novelsclubb.com

ایک معصوم شہزادی تھی،

جس نے غلطی کی،

اس لیے کہ وہ خود کو خاص بنانا چاہتی تھی،

کیا خاص ہونے کی خواہش غلط ہے؟؟؟

نہیں۔ مگر وہ تمہیں بھٹکا سکتی ہے۔۔

"اس سے ایک غلطی ہوئی۔"

مگر اس نے یہ جان کر نہیں کی،

وہ تو بس مختلف ہونا چاہتی تھی۔

کیا مختلف ہونا غلط ہے؟؟؟

نہیں۔ مگر اس کی حوس تمہیں تباہ کرتی ہے۔

وہ غلط راستہ پر نہیں نکلی تھی،

بس وہ اندھیرے میں بھٹک گئ،

اس نے واپس آنے کی کوشش کی،

www.novelsclubb.com

وہ لوٹی بھی۔۔ مگر۔۔۔

مگر۔۔ وہ واپسی پر اپنے ساتھ

ایک بڑا عذاب لے کر لوٹی،

وہ شہزادی بن گئی، وہ خاص ہو گئی،

مختلف ہو گئی۔ وہ آزاد ہو گئی،

مگر بہت سے اور لوگ قید ہوئے،

اس نے جان کر نہیں کیا،

مگر برائی کا راستہ کھول دیا۔

اب وہ یہاں نہیں، مگر اس کے کھولے

دروازوں کو اسی سے جڑا کوئی بند کر سکتا ہے۔

اب اس کی غلطی کے نتائج کا سامنا

کسی کو تو کرنا ہو گا،

سب کی بقا کے لیے،

کسی کو تو فنا ہونا ہو گا،

سب کو جنگ سے بچانے کے لیے،

www.novelsclubb.com

کسی کو تو میدان میں آنا ہو گا۔

تکہ وہ نا ہو جو عذاب لے آئے،

سب پر، تم پر۔۔ مجھ پر۔۔

تکہ وہ نا ہو جو مکمل دروازے کھول دے۔

اور تباہی مچادے اس دنیا میں اور دوسری دنیا میں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

تارکول کی سیاہ سڑک پر۔ وہ واحد سفید گاڑی تھی جو دوڑ رہی تھی تیز رفتاری سے۔ سیاہ سڑک کے دونوں طرف پراسرار خاموشی میں ڈوبا جنگل تھا۔

وہ گاڑی اس بے جان جگہ واحد جاندار لگ رہی تھی جو دوڑ رہی تھی۔

ویرانہ سڑک تو بجھی تھی خاموشی سے۔ یوں کہ کوئی درد ہو وہاں۔

گاڑی کی زرد پیلی ہیڈ لائٹ سے آس پاس میں ذرا روشنی ہوتی مگر گاڑی کے آگے بھڑتے ہی پیچھے رہ جانے والا جنگل حسرت سے اس گاڑی کو دیکھتا۔۔۔ یا شاید اس میں موجود ہیولے کو۔۔۔

جس کی آنکھوں میں خشک لکڑیوں پر لگی بے رحم آگ سی تپش اور برہمی تھی۔

یوں معلوم ہوتا کہ اس گاڑی کو چلانے والا شدید غم میں ہو، یا پچتاوے کا سانپ اسے اندر ہی اندر ڈنگ مار رہا ہو۔اور اس کا سارا جسم زہر آلود ہو گیا ہو۔

مگر پھر اس نے ایک گہرا دم بھرا۔۔۔

"انتقام انسان کے اندر ایسے ہی ہے جیسے ایک سانپ۔اور وہ نا صرف دوسرے کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ خود تمہیں بھی اندر ہی اندر زہر آلود کر دیتا ہے۔اور اکثر یہ انتقام کا زہریلا سانپ تمہیں ہی مار ڈالتا ہے۔"

گاڑی اپنی منزل تک پہنچ چکی تھی۔ایک سیاہ چوغہ میں ملبوس ہیولہ اس سے نکل کر اس کچے میلے گدلے سے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔جو اس جگہ اکلوتا تھا آس پاس دور دور تک کسی آدم کا کوئی نام و نشان نا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہو بھی کیسے سکتا ہے۔یہ شیطانوں کی بستی تھی.انسانی شیاطین اور جن شیاطین کی بستی۔

"ٹھاا۔ایک دھماکے کی سی آواز سے دروازہ کھلا اور گول دارہ میں بیٹھے شخص نے ایک جھٹکے سے اس ہیولے کو دیکھا۔وہاں بیٹھے شخص کو دیکھ کر کوئی بھی عام انسان اپنے خوش کھو دیتا۔وہاں پیچھے وہی سب کچھ تھا جو خولہ کی بیسمنٹ کے بورڈ پر تھا۔الٹی صلیب

،یعنی عیسائیت کی نفی۔۔وہاں ایبر وس (بیفو میتھ) کا مجسمہ بھی تھا۔وہ شیطان کی پوجا کرنے والوں کا خدا ہے۔(نعوذ باللہ)"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ لیفٹ سے اوپر والے حصہ میں آئے اور اذلان نے آفس کا دروازہ کھولا پھر جو اندر موجود تھا اس کو دیکھ کر اس لڑکی نے اپنے تاثرات نہیں بدلے البتہ اذلان کو خیرت ہوئی۔

مگر اس کے بر عکس جو دھچکہ مقابل میں کھڑے خضر کو لگا تھا اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھ کر وہ واقعہ زبردست تھا۔

اور اذلان شاکڈ تھا۔

تم۔۔خضر جہان نے پستول اس لڑکی کے ماتھے پر رکھی۔

www.novelsclubb.com

خضر کیا کر رہے ہو خولہ ہے وہ۔۔اذلان اس منظر کو دیکھ کر بولا۔۔

"پیغام رساں بن کر آئی ہوں۔"خضر بے۔ابرا کی آواز پر اذلان کو دھچکا لگا۔

"ابرا تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔"خضر جہان جو کچھ دیر کے لیے خیران ہوا تھا اب بالکل سپاٹ انداز میں گویا ہوا۔

ایک منٹ تم دونوں مجھے الجھا رہے ہو۔۔اذلان وہاں خضر کے سامنے آکر بولا۔۔اور پھر ابرا نے اپنا نقاب اتارا۔۔

اذلان تو حیران وپریشان ہو چُکا تھا۔۔خضر۔۔

اس نے اس کی طرف دیکھا۔"یہ کون ہے۔"

"بیوقوف انسان تمہیں خولہ اور ابرا میں کوئی فرق نظر نہیں آیا۔"خضر جہان اسی انداز میں اذلان سے گویا ہوا۔

خضر میرے ساتھ خولہ تھی۔پر یہ لڑکی کون ہے میں نہیں جانتا۔۔

"ابرا ہے یہ۔۔"خضر نے جواب دیا۔۔

خضر ابرا کو اذلان کے ساتھ دیکھ کر حیران ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"خضر یہ۔۔یہ لیں ابرا نے ایک خط اور ایک بیگ خضر کو دیا۔کیونکہ خضر ان دونوں کے ماضی سے واقف تھا۔۔اور یہ اتفاق۔۔

اذلان ابھی بھی شوکڈ تھا۔۔خولہ اس کے ساتھ نکلی تھی پھر وہ دونوں آئے تھے اور راستہ میں رُک۔۔۔ہاں وہ رُکے تھے خولہ کو ایک چیز لینی تھی اور پھر وہ سیدھے یہاں آئے۔۔

اذلان خیدر شاہ یاد کر رہا تھا۔۔

"خضر بے۔۔۔آپ کو اب یہ پڑھنا چاہیے ہم چلتے ہیں۔"

"ابرا ہمزہ کی بہن تھی۔ایک بہترین انویسٹیگیٹر جس نے ہر معاملہ میں اپنے بھائی کے ساتھ مل کر خضر کا ساتھ دیا تھا۔وہ ایک بہترین ہیکر بھی تھی۔

اس رات جب خولہ کو پاکستان آنے کے بعد ایک انجان نمبر سے فون آیا تھا تو اس نے نمبر ابرا کو ہی بھجا تھا۔اور آج وہ پورا دن ابرا کے ساتھ مل کر کچھ معاملت دیکھتی رہی۔

ابرا پھر خضر کو خط دے کر اذلان کے ساتھ آ کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

"اذلان خولہ کو ایسا ہی کرنا تھا۔"وہ آپ کو یوں بھٹکانے کے لیے معذرت خواہ تھی مگر یہ ہی ہمیں سیکھایا گیا ہے۔۔

اذلان اب کچھ کچھ سمجھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

آج پہلی مرتبہ اذلان کسی لڑکی کے ساتھ تھا اور اس میں اتنی جرأت نہیں تھی کہ وہ آنکھ اٹھا کر اس کو دیکھتا۔

"اذلان آپ مجھے گھر چھوڑ دیں۔"ابرا نے اس کو خاموش دیکھ کر کہا۔۔وہ گاڑی سٹرٹ کرتے ہوئے بولا۔۔تو خولہ کہاں ہے؟

"جہاں اسے ہونا چاہیے تھا"۔۔ابرا نے دیکھے لہجہ میں جواب دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک زوردار اور پراسرار قہقہہ ہوا میں بلند ہوا۔۔ہاہاہاہا۔۔۔تمہارا ہی انتظار تھا مجھے۔کب سے بلا رہا ہوں۔بہت انتظار کرایا تم نے۔

مقابل میں کھڑا ہیولہ اس کی بات پر مسکرایا۔

وہ پراسرار قہقہہ اس جگہ کو اور بھی وحشت زدہ بنا رہا تھا۔

پھر سامنے کھڑی لڑکی طنز سے بولی۔

"ظاہر سی بات ہے جب تمہارے یہ چھوٹے شیاطین مجھے لانے میں ہر بار ناکام ہو جاتے ہیں۔۔تو تم انتظار کے سوا کر بھی کیا سکتے ہو۔۔۔ڈریکولو سیفر۔۔عرف۔سیم خیدر شاہ۔۔

www.novelsclubb.com

ایک لمحہ کو سیم کا رنگ فق ہوا تھا۔۔لحظہ بھر کو وہ گڑبڑایا۔وہ اس کا نام جانتی تھی کیا۔۔۔

"کیوں سیم خیدر شاہ یہ نام نہیں ہے تمہارا۔"خولہ پُرسکون انداز میں بولی۔۔سیم کھڑا ہوا اور چلتے چلتے اس کے قریب آیا۔

نہیں۔۔۔"وہ میرا باپ نہیں ہے۔" سیم نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔

"اوہ نہیں سیم تم مجھ سے یہ نہیں چھپا سکتے۔اور ویسے بھی وہ تمہارا باپ تھا۔۔جو کہ اب نہیں رہا۔"

دیکھو ان شیطانوں کو یہ وہاں تھے۔ مگر پھر بھی تم تک خبر نہیں پہنچا سکے۔ کمزور ہیں۔ بہت کمزور۔ چچی۔۔ چچ۔۔

او تو یہ بات ہے۔ سیم نے ایک اشارہ کیا خولہ کو وہ اپنی طرف آتے محسوس ہوئے یہ وہی احساس تھا۔۔ پھر کسی غیر مرائی مخلوق نے اس کا گلا دبوچا اور اسے دیوار سے لگایا۔

اور سب سے پہلا کام جو اس نے کیا وہ یہ کہ خولہ کی اس نبض پے ہاتھ رکھا کہ وہ بول ہی نا پائے۔

مگر پھر خولہ نے ایک مسکراہٹ دی۔ زیرے لب آیت کرسی دہرائی۔۔اور جھٹکے سے وہ آزاد ہوئی۔۔

"سیم یہ زیادہ دیر میرے ارد گرد نہیں رہ سکتے۔"وہ تھوڑا کھانسی۔۔

"میں انہیں محسوس کرتی ہوں۔۔"اسے تو جانتے ہو گے نا سیم۔؟خولہ نے ایک تصویر اس کے سامنے کی۔۔

سیم جھٹکے سے اس کے قریب آیا۔"تم نے اسے کہاں سے اٹھایا ہے۔"

"کیوں سیم صرف تم لوگوں کے ثبوت اٹھا سکتے ہو انہیں بلیک میل کر سکتے ہو۔۔"

تم لوگ گندگی کی اس گہرائی میں جا چکے ہو کہ اب تو تم لوگ انسان نہیں رہے۔تم لوگوں کو انسان کہنا انسانیت کی توہین ہے۔۔ارے جانور بھی اتنے بے حس نہیں ہوتے۔

تمہیں تو تمہاری ماں نے شیطان کو خوش کرنے کے لیے بچپن میں ہی قربان کر دیا۔

مگر میں۔۔۔میں سب کچھ دیکھ کر بھی کبھی تمہیں نہیں سمجھ سکی۔کاش سیم۔۔دونوں ہاتھوں سے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے وہ چلائی تھی۔

"کاش۔۔میں اپنے ماضی سے وہ سارے لمحات مٹا سکتی جو تمہارے ساتھ گزارے۔۔مجھے خود سے نفرت ہوتی ہے یہ سوچ کے کہ کبھی ہم اچھے دوست تھی۔۔۔"تم سب نے شیطان کو اپنا آپ بیچ دیا ہے۔صرف اس جھوٹی دنیا کے لیے۔انہیں پوجنے لگے۔۔

تمہیں میں چاہئے تھی۔۔وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے چلائی۔کئیں سال میں اس خوف اور ڈر کے ساتھ رہی ہوں۔تم۔۔بہت ذلیل ہو سیم۔۔۔گھٹیا انسان۔"تمہاری وجہ سے۔۔تمہاری وجہ سے میں بدکردار کہلائی۔"

www.novelsclubb.com

"تم نے ہی وہ قتل کیا تھا اس دن جب میں تمہارے گھر ماں کے جانے کے بعد آئی تھی۔۔ تم نے میرے ساتھ کچھ کیا تھا اور میں بھول گئی۔۔ لیکن ایکسیڈنٹ کے بعد مجھے بہت کچھ یاد آگیا۔۔ پھر وہ طنز سے مسکرائی وہ تو ایک قتل ہوا تھا میری آنکھوں کے سامنے سیم اور نجانے کتنے پہلے ہی مر چکے تھے وہاں۔۔۔ خولہ کی آنکھوں میں وہ حولناک منظر دوڑنے لگا۔۔

"اس دن ماں کے جانے کے بعد وہ روتی ہوئی سیم کے گھر گئی۔ گھر ہمیشہ کی طرح سیاہی میں ڈوبا تھا۔ وحشت اور خاموشی کا ڈیرا تھا۔ اس پراسرار سکوت میں وہ گھر اور بھی وحشت زدہ لگ رہا تھا۔ یوں کے ابھی منہ کھول کر نگل جائے گا۔

وہ ہمیشہ کی طرح کچن کے پیچھلے گیٹ سے داخل ہوئی جو عمومی طور پر کھلا ہوتا تھا۔۔ وہاں سے کوئی نہیں آتا تھا، مگر وہ وہاں سے ہی جاتی تھی۔

وہ قدم قدم اٹھاتی اندر آرہی تھی۔ جب اسے بیسمنٹ سے عجیب آوازیں آئیں۔۔

کیٹ نے سیم کو آواز دی۔۔ "سیم۔۔ س۔ سسیم۔۔" کیا یہ تم ہو؟

مگر وہ کہیں نہیں تھا۔ وہ بیسمنٹ کی سیڑھیاں اُترنے لگی پھر آرام سے بیسمنٹ کا دروازہ کھولا۔

اور اس کے بعد جو وہاں تھا۔ وہ نا قابل برداشت تھا۔

وہ انسانیت کی تذلیل کا کمرا تھا۔"وہ ایک ریڈ روم تھا۔"گناہوں کی دنیا کا سیاہ کمارا۔۔

کیٹ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے سامنے نظر آنے والے منظر کو دیکھ رہی تھی۔

"Red room"

"ریڈ روم (سرخ کمرہ) براہ راست نشریات ہیں جن میں ایک یا زیادہ لوگوں کے تشدد، قتل، خودکشی یا عصمت دری کو دکھایا جاتا ہے۔ان خفیہ فلموں میں، شکار کوئی اداکار نہیں ہوتا، وہ ایک حقیقی شخص ہوتا ہے جسے مارا جاتا یا تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔سرخ کمروں کو لازمی طور پر ویڈیو پورٹلز کے طور پر درجہ بندی کیا جا سکتا ہے۔لیکن یہ بھی، وہ پوشیدہ صفحات ہیں جن میں ناظرین کسی شخص کے تشدد کو لائیو (سٹریمنگ) دیکھ سکتا ہے اور خیالات یا درخواستوں کے ساتھ تعاون کر کے اس طرح کے تشدد میں حصہ لے سکتا ہے۔آپ جو رقم ادا کرتے ہیں اس پر منحصر ہے، آپ زیادہ یا کم حد تک حصہ لے سکتے ہیں۔گمنامی کی ضمانت دینے اور مسائل سے بچنے کے لیے کریپٹو کرنسیوں (جیسے بٹ کوائن) کا استعمال کر کے ادائیگی کی جاتی ہے۔

ایسا لگتا ہے جیسے ریڈ روم تک رسائی حاصل کرنا مشکل ہے، اور محنت کا کام ہے مگر میں آپ کو بتاؤں اس کے لیے آپ کو ڈیپ ویب پے جا کر سرچ نہیں کرنا پڑے گا، نا کسی

مافیا سے کہنا پڑے گا۔۔۔نا ہی کسی کرے کے قاتل کو ہائر کرنا پڑے گا۔۔اور نا ہی آپ کو کسی شیطانی عقائد کے لوگوں سے رابطہ کرنا پڑے گا۔۔

بلکہ آپ کو بس ایک فوری گوگل سرچ کرنا ہے اس طرح: redroom onion.لنک۔وہاں۔،پراسرار، غیر قانونی اور گہرے سرخ کمروں کی فہرست ترتیب دی گئی ہے اور گوگل میں دستیاب ہے۔اس کے بعد، آپ کو بہت سارے صفحات نظر آئیں گے جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان نے حقیقت میں یہ سب سیکھ رکھا ہے: اذیت سے موت، کسی کی عصمت داری وغیرا۔۔ویسے یہ مکمل طور پر ظاہر کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ بہت سے لوگ 'جن کو اس تک رسائی حاصل تھی' ان کا دعویٰ ہے کہ یہ صرف ایک کارکردگی ہے۔لیکن ہر کمرہ بنیادی طور پر ایک جیسا ہوتا ہے، آپ کسی شخص کو تکلیف میں دیکھنے کے لیے بٹ کوائنز میں ادائیگی کرنی ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ ڈارک وب میں یوز ہونے والا کمرا تھا۔ریڈ روم۔۔۔بڑے بڑے امیر لوگ اپنے دشمنوں کو یوں ہی تڑپا تڑپا کر مرواتے ہیں۔۔

مگر تمہیں پتا ہے اس سب میں سب سے زیادہ خوفناک، بہت زیادہ گندا اور غیر فطری وہاں کا منظر تھا۔۔

اگر تم اس لمبے بھورے بالوں والی خوبصورت لڑکی کے کندھوں سے جھانک کر دیکھو تو خوف سے تمہاری آنکھیں سفید پڑ جائیں۔ جیسے اس وقت کیٹ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ رہا تھا۔

اگر تم دو قدم بڑھا کر کمرے میں داخل ہوتے ہو تو عین سامنے پلاسٹک کے پردے تھے۔ جن کے پیچھے یقین کوئی دوسرا کمرا تھا۔

اگر تم اپنے دائیں جانب دیکھو تو وہاں بہت سے ہتھیار تھے۔ ہر قسم کے ہتھیار، ہر سائز کی کلہاڑی، چین سا۔۔اور نجانے کتنے قسم کے چاکو۔۔۔

اسی طرح اگر تم بائیں جانب دیکھو تو تمہیں ہر طرح کی پستول اور ٹاچر وپین نظر آتا تھا۔

کیٹ قدم قدم بڑھاتی اب اس پلاسٹک کے پردے کے پار پہنچی، اور بس یہ انتہا تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر تم کیٹ کے ساتھ ساتھ چلو اور عین اس کے پیچھے کھڑے ہو کر سامنے دیکھو تو تمہیں بہت سی لاشیں نظر آتیں۔۔۔دائیں جانب زمین پر پڑی وہ بے یارو مددگار لاشیں۔۔وہ بے رخمی سے کٹی لاشیں۔۔اور۔۔اس وقت جو وہاں ہو رہا تھا، وہ ناقابل یقین تھا۔ یہ سب وہاں سامنے کی دیوار پر نصب بہت بڑی ل، سی، ڈی میں دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

کیٹ قدم پے قدم اٹھاتی آگے جانے لگی وہاں ایک دروازہ تھااور پھر وہ اندر داخل ہوئی۔۔اس کمرے میں دو مرد اور تین عورتیں تھیں۔۔جو اس وقت اپنے شکار کے ساتھ بدترین سلوک کر رہے تھے۔

وہاں پر ایک ٹاچر چیئر تھی۔۔جس پر بہت سی کیلیں نصب تھیں۔لگ بگ انیس سال کا لڑکا اس پر مدہوش بیٹھا تھا۔اس کی حالت ناقابل بیان تھی۔

وہ پہلے بہت زیادہ ٹاچر سہ چکا تھا،اور شاید اب وہ موت کے قریب تھا۔کیٹ کسی فسوں میں یہ منظر دیکھ رہی تھی۔

پندرہ سالہ سیم وہاں پندرہ کا تو لگ ہی نہیں رہا تھا۔وہ سیم تھا مگر وہ نہیں تھا۔۔کیٹ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔وہ پہلے بھی یہ سب کہیں اور دیکھ چکی تھی شاید۔۔

پھر ان لوگوں نے کے ہاتھوں میں اسے ایک بینڈ نظر آیا جس میں کیلیں تھیں۔اور پھر ان نے اسے اس لڑکے کے سر پر پہنایا اور اسے کستے گئے،کمرا ایک لمحہ کو اس معصوم کی سسکیوں سے گونجا اور پھر ان پانچ لوگوں کے قہقہوں سے۔۔۔اور پھر کیٹ نے سب کو اس کی طرف آتے دیکھا۔۔۔اور۔۔"

خولہ نے آنکھیں کھول دیں۔۔۔وہ اس منظر کو دوبارا سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

سیم تم مجھ سے دو سال بڑے تھے۔۔ایک پندرہ سال کا عام بچہ یہ سب نہیں کر سکتا۔۔۔تتت۔۔۔تم انسان نہیں ہو سیم۔۔تم شیطان ہو تم شیطان ہو۔۔وہ گلا پھاڑ کر چیخ رہی تھی۔۔خولہ کا چہرہ غصے سے لال تھا۔

"میں تمہیں سب کے لیے عبرت بنا دوں گی۔"جو نظام تم لوگ لانا چاہتے ہو وہ کبھی نہیں آئے گا۔۔

چھوڑو مجھے۔۔سیم اپنا گریبان چھڑاتے بولا۔۔"بہت بکواس کر لی تم نے۔"کیا کیا ہے تم لوگوں نے سلطان کے ساتھ"۔۔۔ہاں؟

"قتل۔۔"خولہ نے کہا ہی تھا کہ سیم نے ایک زوردار گھونسہ خولہ کے منہ پر مارا جس سے کہ وہ لڑکھڑا ای۔

خولہ نے سیدھے ہوتے ہوئے اپنے پھٹے ہونٹ پر انگلی رکھی۔اور اس سے بہتے تھوڑے سے خون کو صاف کیا۔پھر انگلی پر لگے خون کو دیکھا۔۔

www.novelsclubb.com

اگلے ہی لمحہ اس نے سیم کے منہ پر ایک جھماکے دار تھپڑ مارا جس کی وجہ سے وہ لڑکھڑا کر زمین پر جا گرا۔وہ اس حملہ کے لیے تیار نہیں تھا۔

گرتے ہی سیم کی نظریں لاشعوری طور پر اپنا ہتھیار تلاش کرنے لگیں۔اسے پاس ہی ایک چاکو نظر آیا۔۔قریب تھا کہ وہ اسے اٹھا لیتا مگر۔۔

اسی پل خولہ نے اپنی کلائی پہ بندھے چھوٹے سے خنجر کو اس کے ہاتھ کی طرف اچھالا اور کھریش۔۔ش۔۔ ششششششش۔وہ اس کے ہاتھ میں نصب ہوا۔

آہ۔ہ۔ہ۔۔بے اختیار سیم کے لبوں سے کراہ نکلی۔ خنجر مکمل طور پر اس کے ہاتھ کے بیچو بیچ پیوست ہو چکا تھا۔

خولہ قدم قدم بھڑاتی اس کے قریب آئی اور گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس کی کان میں سرگوشی کرتے بولی۔

"تمہیں پتا ہے مجھے اتنا ظالم کس نے بنایا۔۔۔میرے اپنوں کے سرد رویوں نے۔جن سے میں نے محبت کی ان کی دھوکے بازی نے جس دل میں صرف محبت تھی وہ اب ظالم کے لیے اس سے زیادہ ظالم ہے۔"خولہ نے اسے کھڑا ہونے دیا۔۔

"تم میرے پاس خود آئی ہو لیکن خود جا نہیں سکو گی۔"سیم کی وہ شیطانی مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی۔"

www.novelsclubb.com

"تمہیں معلوم ہے وہ ویڈیو۔۔"

ٹھاااا۔۔۔خولہ کے تھپڑ نے اس کے الفاظوں کا گلا گھونٹ دیا اور بس یہ انتہا تھی۔

تم۔ایک گھٹیا ترین شخص ہو سیم مجھے تم سے شدید نفرت ہے۔اور یہ کہتے ہوئے خولہ نے اس کا حشر نشر بگاڑ دیا تھا۔ سیم کا چہرہ خون سے تر تھا۔

"تمہارے آقاؤں کا بھی یہی حشر ہو گا۔تم لوگوں کی موت میرے ہاتھوں ہو گی انشاءاللہ۔۔۔"

اب مجھے بتاؤ تم لوگ ان لڑکیوں کے ساتھ کیا کرتے ہو عرفہ کہاں ہے۔اور میرے سے کیا چاہتے ہو۔"

مقابل میں ہنوز خاموشی تھی۔پھر سیم نے خولہ کی جیب سے خنجر نکال کر اس پر ہی وار کرنا چاہا مگر خولہ نے اس کا ہاتھ روک لیا۔

پیچھے پڑے بھالے کو ایک ہاتھ سے اٹھایا اور سیم کے سر میں دے مارا۔۔۔جس کے لیے وہ بالکل بھی تیار نہیں تھا۔اور پھر اسے اپنا سر گھومتا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

سیم زمین پر جا گرا اور اس کی آنکھوں میں اندھیرا چھانے لگا۔

وہ حیران نہیں ہوا تھا۔مگر ہاں شاید اسے دھچکا ضرور لگا تھا۔وہ جانتا تھا خولہ میں غیر معمولی صلاحیتیں ہیں مگر اس قدر۔وہ تو کیٹ کو جانتے تھے۔۔

سیم کو یہ معلوم تھا وہ زندہ ہے مگر کہاں یہ وہ نہیں جانتا تھا۔"وہ تو خولہ کو ڈھونڈ رہے تھے۔ مگر خولہ تو اتنے عرصے سے اسراء تھی۔۔۔"خضر، نانا اور پاشا بابا نے یوں ہی تو نہیں اس کی زندگی کے فیصلے خود لیے تھے۔۔"

تمہارے جیسے لوگ خود ڈرتے ہیں سیم۔۔اور تمہارے یہ شیطان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے دیکھ لو وہ تمہیں بھی نہیں بچا سکے۔

وہ اسے ابھی تک سنا رہی تھی۔۔ جبکہ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

"تم وہ ہو جو کلام دلفریب خریدتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔"

خولہ نے وہ کتابیں اٹھائیں اور وہ ثبوت پھر سیم کو گھسیٹتے ہوئے باہر لے آئی۔اس کچے مکان میں بہت سا خون تھا۔ مگر پر وہ کسے تھی۔

ان کے باہر آنے کی دیر تھی کہ ایک دھماکے کے ساتھ وہ کچا مکان تباہ ہو گیا۔ جیسے وہاں کبھی تھا ہی نہیں۔

www.novelsclubb.com

ہر چیز غائب تھی۔وہ حقیقت میں تھا بس نظروں سے اوجھل کر دیا گیا تھا۔

"تمہارے شیاطین بس یہ ہی کر سکتے ہیں۔۔خولہ نے ایک حقارت بھری نظر اس پر ڈالی۔۔اور اسے لے کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

ازلان، اور ابراخضر کے آفس سے نکل چکے تھے اور اب گھر کی جانب جا رہے تھے۔ وہ خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا۔

بول ابرافرید بھی نہیں رہی تھی۔۔۔ مگر ہنوز چور نظروں سے گاہے باگاہے نظر ازلان پر ڈالتی۔

جس نے اس کو نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔

"کیا وہ مجھے بھول گیا ہے۔؟؟؟"

یہ ایک سوال اس کے گرد گردش کر رہا تھا۔

وہ اس شخص کے ساتھ موجود تھی۔ جس کے ملنے کی امید شاید وہ کھو چکی تھی۔۔

لیکن اسے اپنے راب سے مانگی گئی دعاؤں پر بھروسہ تھا۔

وہ جا رہے تھے مگر اچانک ایک دوسری گاڑی ان کی گاڑی کے آگے آ کر رکی۔۔ وہ ازلان کے آوارہ دوست تھے۔۔

ازلان گاڑی سے اترا مگر ابرا وہاں ہی بیٹھی رہی۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے اذلان یار تو تو ایک ہفتہ سے غائب ہ۔۔انکل کے جنازے کے بعد سے تو نے کوئی ربطہ تک نہیں کیا۔۔۔لگتا ہے ازابیل نے تیرا دل خوب بہلا دیا ہے۔۔کہاں ہے۔"

"قبیر دیکھو مجھ سے دور رہو اور آئندہ مجھ سے ملنے کی کوشش مت کرنا۔"اذلان درشتی سے بولا۔۔

"کیا ہو گیا ہے ازابیل نے جادو کر دیا۔"شوخ لہجہ میں وہ کہتا آگے بھڑا۔۔۔

"ارے وہ یہاں ہے دیکھو تو اس حسینہ کو۔۔"ان میں سے ایک گاڑی کے شیشے پر ہاتھ جمائے باقی سب کو بلا رہا تھا۔۔

"خبردار اگر ایک قدم بھی بڑھایا تو میں تم سب کی جان لے لوں گا۔"اذلان چلایا تھا۔

"ارے ارے۔۔اتنا بھی کیا غصہ آج سے پہلے تو ہم پاٹنرز تھے۔۔"

www.novelsclubb.com

"اب نہیں ہیں ہٹو میرے راستہ سے۔۔"

"نہیں ہٹوں گا کر لے جو کرنا ہے۔۔"قبیر تڑی دیتے ہوئے بولا۔

ابراوہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔اور وہ اپنا صبر کھو رہی تھی۔۔

قبیر نے اذلان کے منہ پر ایک گھونسہ مارا اذلان اس حملہ کے لیے تیار نہیں تھا وہ ادھر کو سر کا۔۔اور بس ابرا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔۔

''میرے سامنے ازلان پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت کیسے ہوئی، تم ذلیل انسان۔۔" ابرا نے آگے بھڑتے ہی قبیر کو ایک تھپڑ جاڑا۔اور پھر نا آو دیکھا نہ تاؤ ان لڑکوں کی ایسی دھلائی کی ابرا اور اذلان نے کہ وہ اٹھنے کے قابل بھی نہ رہے۔۔

اذلان کی انکھیں ابرا کو یوں لڑتا دیکھ خیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہو چکی تھیں۔۔اور وہ الفاظ جو اس نے ادا کیا۔۔

اتنی دیر میں گشت کرنے والی پولس موبائل وہاں آئی۔

اس سے پہلے اذلان آگے بڑھتا ابرا اس کا ہاتھ پکڑ کر پولیس موبائل تک آئی۔۔

"یہ سب کیا ہے۔" انسپکٹر جمشید نے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

اذلان خیدر کو دیکھ کر انسپکٹر نے اپنا لہجہ بہت ہی نرم رکھتے ہوئے کہا۔۔

اذلان جو پہلے کئیں دفعہ غلط حالت میں پکڑا جا چکا تھا اب شرمندگی سے سر نہیں اُٹھا پا رہا تھا۔۔

انسپکٹر جمشید اسے جانتے تھے اور آج اذلان کی غلطی کی وجہ سے ایک پاک دامن لڑکی بدنام ہو جاتی۔ مگر نہیں وہ توبہ کر چکا تھا اللہ اسے کیسے مایوس کرتا۔اب اللہ اسے رسوا نہیں ہونے دے سکتا تھا۔

"انسپکٹر میں اور میرے ہزبینڈ اپنے گھر جا رہے تھے۔"اذلان نے ایک دم اپنا جُھکا چہرہ ابرا کی طرف موڑا۔

"کچھ کتوں نے ہم پر حملہ کر دیا شاید وہ بھوکے تھے اس لیے ہم نے ان کا پیٹ بھر دیا اب اگر آپ کو ان کی ضرورت ہے تو لے جائیں۔۔راستہ چھوڑیئے۔۔"

ابرا نے ابھی تک اذلان خیدر شاہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔اور کسی بچہ کی طرح وہ اسے گاڑی میں لے آئی۔

ناصرف انسپکٹر جمشید بلکہ خود اذلان بھی اس کے جملوں پر ساکت تھا۔۔

www.novelsclubb.com

انسپکٹر جمشید کو یقین نہیں آ رہا تھا، کہ کیا اذلان ہوش میں ہے یا نشے میں۔۔

"انہیں اٹھا کر ہسپتال لے جاؤ۔"انسپکٹر جمشید کہتے ہوئے اذلان کی گاڑی پر آئے۔"اذلان تم ٹھیک ہونا۔اور یہ لڑکی۔"

اذلان نے ایک کاٹ دار نظر سے انسپکٹر کو دیکھا اور بولا۔"جو وہ کہ رہی ہے وہ ٹھیک ہے اب راستہ چھوڑو۔"

انسپکٹر جمشید اور موبائل کار وہاں سے جا چکے تھے۔

اذلان شرمندگی کے سمندر میں ڈوبتا جا رہا تھا۔

"اایم سوری۔۔۔"وہ بس اتنا ہی کہ سکا۔

"سوری فوروٹ"اذلان خیدر۔۔لک ایٹ می۔۔

اذلان نے ابرا کی طرف دیکھا اور پھر ابرا نے اپنے رومال سے اس کے ہونٹ سے رستے خون کو صاف کیا۔۔"اس پر ہاتھ رکھ لیں اذلان۔۔"وہ اپنا ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولی۔

آپ کو تکلیف پہنچی ہو گی۔میرے پاس کہنے کو کچھ نہیں ابرا میں ایک برا انسان ہوں اور میری وجہ سے آج آپ کو۔۔۔وہ خود بھی تکلیف میں تھا اس لیے الفاظ ادھورے چھوڑ دیے۔

"دیکھیں اذلان خیدر جب ہم میں کوئی نیا آتا ہے تو ہم یہ نہیں پوچھتے کہ وہ کون ہے کہاں سے ہے اور کیوں آیا ہے۔۔ہم بس مرحبا کہتے ہیں کیونکہ ہم میں شامل ہونے والے کی ایک ہی منزل ہے دعوی حق۔وہ الا سے شروع ہو کر ھو پر ختم ہوتا ہے۔

اب آپ کا ماضی کیا تھا کون تھا ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔۔اذلان خیدر شاہ مر چکا ہے۔۔آپ اب خود کو نیا تعروف دیں اور آگے بڑھیں۔۔

پھر اس نے فون نکالا اور ایک نمبر ملا کر کان سے لگایا۔

"اسلام علیکم ہمزہ بھائی۔۔آج ہماری طرف ایک مہمان آرہا ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆

پیرس،

فون مسلسل بج رہا تھا مگر کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔۔فرشتے واقعی اب پریشان تھی۔

جب سے خولہ کے زندہ ہونے کا اسے پتا چلا تھا تب سے

وہ جب بھی خضر کو فون کرتی تو کبھی نا اٹھاتا۔

مگر سالار بھی پریشان تھا خضر اسے بھی فون نہیں کر رہا تھا۔شاید وہ بیزی تھا۔بابا سے انہیں صرف اتنا پتا چلا تھا کہ اسراء زندہ ہے۔

فرشتے ہم آدم کو فون کرتے ہیں وہ کہاں ہے۔۔

وہ بھی نہیں اٹھائے گا۔۔

کیوں وہ کیوں نہیں اٹھائے گا۔ سالار نے پوچھا۔

کیونکہ وہ۔۔ فرشتے کچھ بولتے بولتے رکی۔۔

ہم بابا کو فون کرتے ہیں ضرور وہ ہمیں کچھ بتادیں گے۔ فرشتے جیسے سوچتے ہوئے بولی۔

اور تمہیں لگتا ہے بابا ہمیں بتادیں گے۔ وہ خضر کی سنتے ہیں۔۔ سالار اسے یاد دلاتے ہوئے بولا۔۔

اتنی دیر میں معمت پر ان دونوں کی نظر پڑی جو دندناتا ہوا گھر میں داخل ہو رہا تھا۔۔

پھر سالار نے مسکرا کر بہن کو دیکھا۔۔ اور فرشتے جانتی تھی کہ سالار اسے اس طرح کیوں دیکھ رہا ہے۔۔ "نہیں بالکل بھی نہیں میں اس بھیڑیے سے بات نہیں کروں گی۔"

"تم کرو گی فرشتے۔۔۔ تمہارا معمت کی بیوی ہونے کا کوئی تو فائدہ ہو۔"

"اسلام علیکم ڈیئر۔۔" وہ جوتے اتارتے ہوئے بولا۔

"یہاں دو لوگ ہیں یہ کس کے لیے بولا ہے۔" سالار نے اپنی سنہری آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے سوال کیا۔

آف کورس۔۔سالار فورمائے سٹوڈنٹ۔۔۔مہمت بڑے اطمینان سے بولا۔۔فرشتے جو دوسری طرف دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں کو خود پر جمے دیکھ کر بولی "میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔" اور وہ اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔

ہیں ہیں۔۔"سالار مچھلی کو کیا ہوا۔" کیا پانی نہیں ملا۔"

نہیں آبی وہ اس نے شوہر کی نافرمان بیوی کا انجام سن لیا ہے۔۔

فرشتے نے یہ جملہ زہر کی طرح اندر اتارا۔۔

وہ چائے بنا کر لئی تو وہ دونوں ٹیوی پر کچھ دیکھ رہے تھے۔۔

"یہ لیں مہمت۔۔"فرشتے نے زندگی میں پہلی مرتبہ مہمت کو یوں بلایا۔۔اور چائے پکڑتے مہمت کو ہارٹ اٹیک نہیں ہوا مگر کوئی کثر باقی نا رہی۔۔

فرشتے چائے دے کر کچن میں خود کو نارمل کرنے آئی۔۔

کیا وہ ٹھیک ہے سالار۔۔۔مہمت نے اب کہ پریشانی سے پوچھا۔۔

"تمہاری بیوی ہے جا کر پوچھ لو۔۔" سالار نے سرسرے انداز میں کہا۔اور مہمت اٹھ کر کچن میں آیا۔وہ کام میں مصروف تھی۔۔

" کیسی ہو۔۔ "مہمت نے اس سے بڑے آرام سے پوچھا۔۔

"آپ کو اس سے کیا۔ "فرشتے یہ کیا اول فول بک رہی ہو۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔

مجھے۔۔فرشتے جو بھی ہو تم میری بیوی ہو اور تمہارا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔

"آیا بڑا میرا خیال رکھنے والا۔۔ "پھر سے فرشتے نے سوچا۔۔ پھر وہ مڑی اور بولی۔۔

مجھے کچھ کام ہے میں کر کے آتی ہوں اور وہ آگے بڑھنے لگی تھی کہ مہمت نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔اور پہلی بار فرشتے کو اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی۔۔

"تم مجھ سے کیا چھپا رہی ہو۔ "مہمت اب بالکل سیریس تھا۔۔وہ پلٹی اور تھوک نگلا۔۔اسے مہمت کا یوں اس کے لیے پریشان ہونا اچھا لگا۔

"مہمت آفندی۔ "وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔

فرشتے تم مجھے کیوں بھری جوانی میں قتل کرنا چاہتی ہو۔

"ہیئئں۔۔یہ کیا بولے جارہا ہے۔۔کیا اس کو سمجھ آ گئی ہے کہ میں ڈرامہ کررہی ہوں۔۔ہائے اللہ نہیں بہت انسلٹ ہوگی میری۔"وہ پھر سے دل میں سوچنے لگی۔

"اللہ نا کرے مہمت۔۔آپ کو کچھ ہو۔"وہ ایسے ہی بولی۔

مہمت نے فرشتے کو قریب کیا۔

"کیوں میرے صبر کو آزمارہی ہو لڑکی۔"

"اب تو واقعہ اسے پتا چل چکا ہے۔"اب کیا کروں۔۔فرشتے ہلکا سا مسکرائی اور پھر وہ بیہوش ہو گئی۔۔

اور سالاران کی تمام گفتگو اور فرشتے کی یہ جان بچانے والی حرکت کیمرے میں ریکارڈ کر رہا تھا۔ایزیویوال۔۔۔

سالار اسے کیا ہوا۔۔مہمت سامنے کھڑے سالار سے پوچھ رہا تھا۔۔

کچھ نہیں بیچاری تمہیں مس کرتی ہے اب تم آ گئے ہو تو اس سے سہا نہیں جارہا۔۔۔

سالار کے بچے میں تمہیں۔۔۔فرشتے جو بیہوشی کا ڈرامہ کررہی تھی زور سے مٹھی بھینچتے ہوئے دل میں بولی۔۔

چلو اس کو کمرے میں لے کر چلتے ہیں۔۔

پانی ڈالوں پہلے۔۔ان نے پانی کے چھنٹے فرشتے کہ منہ پر ڈالے اور وہ جو بالکل بھی بیہوش نہیں تھی، نہایت بیکار اکٹینگ کرتے ہوئے اٹھی۔۔

مگر مہمت نے غور نہیں کیا۔۔وہ اس کو سہارا دے کر کمرے میں لایا پھر اس کا فون بجا۔

"میں ابھی آتا ہوں۔" وہ کمرے سے چلا گیا۔

"سالار کے بچہ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔" وہ مہمت کے جاتے ہی سالار کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولی۔۔

"فرشتے تمہیں تو رومانٹک ہونا بھی نہیں آتا۔۔۔ کتنی فضول اکٹینگ۔۔توبہ توبہ۔۔"

فرشتے کے تو کانوں سے دھواں نکلا سالار کی باتیں سن کر۔۔۔

نہیں تو تمہارے خیال میں مجھے کیا کرنا چاہیے ہیں۔ تم ہی پتا کر لو اسراء کا۔۔

میرے خیال میں تمہیں اس کو پیار سے پوچھنا چاہیے۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر۔ جیسے سب بیویاں اپنے شوہروں سے شوپینگ کے لیے پیسے نکلواتی ہیں۔

"سالار میں تمہاری جان لے لوں گی۔" وہ اس کی باتیں سن کر دوڑی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

سالار آگے آگے اور فرشتے پیچھے پیچھے اب کہ سالار اس کے بیڈ پر تھا اور وہ نیچے پھر سالار نے باہر کی جانب چھلانگ لگائی۔۔

وہ باہر نکلا تو فرشتے اس کے پیچھے بھاگی مگر دروازے سے ممت کو آتے دیکھ کر وہ بیڈ کی طرف لپکی اور اس کا پاؤں فراک میں اٹکا پھر وہ گرنے لگی مگر ممت نے اسے تھاما۔

کیا ہو گیا فرشتے کیوں بیڈ سے اتری ہو۔

کو۔ کو۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ فرشتے کا تو دل جل کر راکھ ہو چکا تھا۔۔

ممت نے اس کو پھر سے بیڈ پر بیٹھایا۔۔

میں چلتا ہوں، بعد میں آؤں گا۔۔ وہ جانے کے لیے مڑا۔

ممت فرشتے نے اس کا بازو پکڑا۔۔ وہ میں۔۔

اسراء ٹھیک ہے اور اپنے فرائض انجام دے رہی ہے۔۔۔ تم مجھ سے ایسے بھی پوچھ سکتی ہو۔۔ میں اتنا برا نہیں ہوں۔۔

فرشتے کو بہت شرمندگی ہو رہی تھی۔۔ وہ جھوٹ نہیں بولتی تھی اور آج اس نے ممت کو پریشان کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"ایی ایم سوری "مہمت میں۔۔یہ سب سالار کی غلطی ہے۔۔

"کوئی بات نہیں انجل۔۔"وہ کہتا ہوا باہر چلا گیا۔۔

میرا نام فرشتے ہے۔۔وہ چلائی تھی۔

اوکے۔۔انجل بعد میں ملتے ہیں۔۔

تت۔۔تم اتنے بھی برے نہیں ہو۔۔پھر وہ مسکرا دی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"السلام علیکم خضر جہان،

میں ایک عظیم بابا کی بیٹی ہوں جو دعوی حق کے لیے مجھے چھوڑ گئے۔۔میری ماں نے اپنی جان دے دی مجھے بچانے کے لیے۔۔میرے نانا وہ ہیں جن نے اپنی ساری اولاد اس عظم مقصد کے لئے قربان کر دی۔۔جن نے شہادت کا جام پیا پر رازوں کی حفاظت کی۔لیکن۔میں۔۔میں بھی خولہ جلال ہوں۔

میں نے قسم کھائی ہے کہ اپنے مقصد سے کبھی نہیں ہٹوں گی۔۔۔خضر جہان میں نے زندگی میں بہت سی چیزیں سیکھیں ہیں۔۔اور ان میں پہلی چیز راز کی حفاظت

ہے۔۔میں جان دے دوں گی اپنے عظم کی خاطر، لیکن بُرائی کے خاتمہ تک موت مجھ پے حرام ہے۔۔۔

میں ان خوابوں سے چڑنے لگی تھی۔۔لگتا تھا کہ میں کرزڈ ہوں اس لیے عجیب خواب دیکھتی ہوں۔۔مگر اب اندازہ ہوا کہ میں غلط تھی اور آدم بھی۔

نہ تو میں کرزڈ ہوں اور نہ ہی یہ سب اس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ہے۔۔خضر آدم وہ کہتا ہے جو ڈاکٹر کہتے ہیں۔۔وہ کچھ کچھ ٹھیک کہتا ہے مگر مکمل نہیں۔۔میری ڈیڈ میموری مجھے وہ واقعات یاد دیلاتی ہے مگر ان میں میرے لیے اشارے ہیں۔۔

یہ صرف میرے ساتھ نہیں ہوتا ہم سب کے ساتھ ہوتا ہے۔۔اور جب ہم کسی سے کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا خواب دیکھا تو وہ ہمارا یقین نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ جو تم سوچتے ہو وہ خواب میں دیکھتے ہو۔۔

ہاں میں وہی خواب میں دیکھتی ہوں مگر ان خوابوں میں اشارے ہوتے ہیں۔میں ویژن دیکھتی ہوں۔

خضر میں جانتی تھی کہ آپ اس معاملے کو خود سلجھا رہے ہیں۔۔ان لڑکیوں کو بھی اب تک آپ نے وہاں سے چھڑا لیا ہو گا۔

اور آپ یقیناً میرا انتظار کر رہے تھے۔۔لیکن جو مجھے کرنا تھا میں وہ کر رہی ہوں۔

میں نے ہمزہ سے ریوالور صرف آپ کو انفعرم کرنے کے لیے مانگا تھا میں جانتی تھی کہ وہ آپ کو میرے آنے کی خبر دے گا۔

لیکن اس کے بعد نانا کے فون سے میں نے ابرا کو فون کیا اور اس کو معاملے کی نوعیت سے مطلع کیا۔۔

اذلان کے گھر جانے سے پہلے میں ابرا کے ساتھ تھی۔جب میں اذلان کے گھر گئی تو جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ نہیں ملی۔۔

پھر میں نے آپ کا فون جس میں آپ نے میرے لیے ٹریکر لگا رکھا تھا وہ اور یہ خط میں نے ابرا کو دے دیا۔۔میں نے اذلان سے گاڑی پرانے پٹرول پمپ پر رکوائی اور اپنی جگہ ابرا کو آپ کے پاس بیجھ دیا۔۔میں آپ کو یہ سب اس لیے بتا رہی ہوں کیونکہ آپ ہمیں کمانڈ کرتے ہیں۔۔۔کماندار خضر۔امید کرتی ہوں اب آپ میرے کام میں مداخلت نہیں کریں گے۔۔"

www.novelsclubb.com

خضر جہان نے وہ خط پڑھ کر ایک طنزیہ مسکراہٹ دی۔۔

"وہ خضر جو ساری دنیا کا دماغ پڑھ سکتا ہے وہ تمہیں نہیں پڑھ سکتا۔۔۔لیکن تم نے خود کو ثابت کیا۔خولہ جلال۔"

وہ یہ سب اس کی لوکیشن کو دیکھ کر کہ رہا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ خضر کی بھیجی (kj) کے۔جے۔والی انگوٹھی میں ایک ٹریکر تھا۔

"پر میں بھی خضر جہان ہوں خولہ۔۔"بُراق جو یہ سب سن کر ساکت تھا بڑے ہی کھوئے ہوئے انداز میں بولا۔۔

"خضر بے وہ واقعی بے رحم ہے۔"

"گاڑی نکالو اور کام کی چیزیں لینے کے بعد کیمراز کو واپس اون کرو۔۔ہم یہ معاملہ خولہ پر چھوڑتے ہیں۔۔

فی الحال تم ان لڑکیوں کو سہی مقام پر پہنچاؤ میں بھی جا رہا ہوں۔۔

پھر خضر نے کسی کو فون ملایا۔

اور کوئی بات سمجھائی۔

www.novelsclubb.com

مقابل نے بس اتنا ہی کہا۔

"باس تم فکر مت کرو۔ہم اس کا مدد کرے گا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

"بدر"

میری آنکھوں کے سامنے

وہ ایک پُرنور شہ کیا ہے؟

میری آنکھوں کے سامنے

کہیں دور اندھیروں میں

وہ چمکدار دائرہ کیا ہے؟

جو دیکھنے میں اداس ہے

جس کے اندر سیاہی کے داغ ہیں،

جو اپنے ادھورے حُسن سے

سب کو اپنی طرف کھینچتا ہے،

کیا وہ بدر ہے، جو تیز رفتاری

سے آسمان میں گیا اور اب وہیں

www.novelsclubb.com

موجود ہے، کیا مرا اسم ہے میر ا اور اس کا۔

کیوں یہ مجھے اپنی طرف بلاتا ہے،

کیا یہ تعبیر ہے میری جستجو کی،

نہیں میں اس تک نہیں جانا چاہتا،

ہاں شاید میری منزل اس سے بھی آگے ہے،

تمہیں معلوم ہے یہ ہر برستی رات میں

بادلوں سے جھانک کر مجھے دیکھتا ہے،

جب بھی میں اس سے وجہ معلوم کرتا

ہوں، تو یہ مجھے اپنے سحر میں ایسے

قید کرتا ہے کہ میں اس کے جھوٹے

حُسن کی تپش میں پگھل جاتا ہوں،

ہر مرتبہ یہ مجھے فنا کرتا ہے،

www.novelsclubb.com

میں پھر بھی اس کے پاس کھچا

چلا جاتا ہوں،

لیکن اب۔۔۔اب میں مزید اس کو

خود پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا،

میں بدر کی سیاہی کو خود پر

چڑھنے نہیں دوں گا،

یہ میری خوبصورتی کو مجھ سے

چرا نہیں پائے گا میں بھی خود

کو سفید بدلوں میں چُھپا لوں گا،

www.novelsclubb.com

اور ہر آنکھ سے روپوش ہو جاؤں گا،

میں ظاہری آنکھ سے کہیں اوجھل ہو جاؤں گا،

میں انسانوں کی بستی سے کہیں دور

چلا جاؤں گا۔۔

میری آنکھوں کے سامنے جو ہے،

وہ سراب ہے، کوئی نور نہیں،

اب مجھے معلوم ہے،

میرے سامنے موجود سفید دائرہ ایک

جال ہے۔ جو بے حد پراسرار ہے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

بارش اپنی پوری آب و تاب سے تڑتڑ برس رہی تھی۔

جگہ اور گاڑی وہی تھی مگر اب اندر دو اشخاص موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

اور دونوں کے تاثرات مختلف تھے۔

گاڑی کے اگلے شیشے کے واپرز بار بار شیشے پر موجود پانی کو ہٹا رہے تھے۔ سامنے دیکھنا دشوار تھا۔ جو روڈ پہلے خاموشی میں ڈوبی تھی اب بارش اور گرج چمک کی آواز سے لرز رہی تھی۔ چاند تو کہیں نہیں تھا۔

یہ اسلامہ آباد تھا کب کیا موسم ہو کون جانے۔

خولہ سیم کو لے کر گاڑی تک لائی تھی اور مکمل بھگ چکی تھی نجانے بارش کب شروع ہوئی۔

اب کہ وہ اسے خضر کے ہیڈ آفس کے خوفیاہ سیل میں لے جارہی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے کیٹ تم مجھے قید کر سکتی ہو۔"

سیم ہوش میں آچکا تھا اور اب اپنی ازلی ڈھٹائی دیکھاتے بولے جارہا تھا۔ مگر خولہ ہنوز خاموشی سے گاڑی چلارہی تھی۔

"تمہیں پتا ہے کیٹ مجھے تم آج بھی اتنی اچھی لگتی ہو۔ معصوم سی میری ہر بات ماننے والی۔۔۔"

"تم جو بھی بولو سیم مجھے تمہاری کسی بکواس سے فرق نہیں پڑتا۔۔" وہ بے تاثر لہجہ میں کہنے لگی۔۔۔

"فرق تو پڑتا ہے دیکھو تمہیں کتنی تکلیف ہو رہی ہے۔"

''اہ۔۔۔ سیم تم جانتے ہو میں اکیس برس کی ہوں دس سال پرانی لڑکی مر چکی ہے۔۔ کیٹ کا قتل میری زندگی کا پہلا قتل تھا۔۔ میں نے خود مارا اسے۔۔اور رہی بات ڈرنے کی۔۔ تو خولہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی۔۔ڈریکو۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔ تم ڈرتی ہو۔۔۔ اگر ایسا نا ہوتا تو تم خضر کو ایمان کا قاتل قرار نا دیتی۔۔ کیونکہ تم جانتی تھی اگر خضر۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔" خولہ نے چلا کر اس کی بات کاٹی۔۔

تم بے وقوف ہو تمہیں یہاں اکیلے نہیں آنا چاہیے تھا۔" اس کے لہجہ میں کچھ تھا کچھ بہت عجیب سا خولہ سمجھ نا سکی۔۔

پھر خولہ نے گاڑی کے سامنے کسی کو دیکھا بارش اتنی تھی کہ وہ سمجھ نا سکی اور ایک دم بریک لگائی۔

www.novelsclubb.com

اگلے ہی لمحہ وہ دروازہ کھول کر باہر نکلی۔۔ کیا وہ سب حقیقت تھا، جو وہ دیکھ رہی تھی۔ کیا وہ ویژن تھا یا خواب، خولہ کو سمجھ نا آیا۔۔۔

وہ اس پرانے چرچ کے عین سامنے تھی وہ بھیگ رہی تھی لیکن اس کا وجود اس بارش میں بھی جلنے لگا تھا۔ اسے شدید گرمائش محسوس ہو رہی تھی۔

خولہ کے ہاتھ میں ایک تلوار تھی۔

اور سامنے وہ سیاہ چوغوں میں ملبوس ہاتھوں میں خون آلود کلہاڑیاں لیے بد نما لوگ تھے یا شاید کوئی اور مخلوق۔۔۔

خولہ کی تلوار اچانک چمکی۔۔۔اس نے اسے ہوا میں لہرا کر دیکھا۔۔۔وہاں چند ستر کندہ تھے۔۔

"فَإِذَا لَقِيتُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَضَرْبَ ٱلرِّقَابِ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا۟ ٱلْوَثَاقَ"

"پس جب تم کافروں سے جنگ میں ملو تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ تم انہیں پوری طرح مسخر کر لو پھر انہیں مضبوطی سے باندھ لو۔"

47:4(٤٧.٤)

خولہ نے آنکھیں ٹپ ٹپائیں اور اس کی آنکھوں سے بارش کے قطرے گرے۔۔۔اس نے بھیگی پلکیں اٹھا کر سامنے والے لوگوں کو دیکھا جو قریب آرہے تھے۔

پھر نظر گھما کر اس اجنبی کو تلاش کرنا چاہا جو ہمیشہ وہاں ہوتا تھا۔

وہ تھا۔وہ تھا مگر وہ اسے جانتی تھی وہ۔۔۔خضر تھا۔

تو یعنی وہ شخص خضر تھا۔ پھر اس کی نظر خضر کے ساتھ موجود سفید بھیڑیے پر پڑی شہد آنکھوں والا سفید بھیڑیا۔۔۔ کیا وہ ان کا مددگار بن کر آتا تھا۔ کون تھا وہ بھیڑیا؟؟

اس کے چہرے پر ایک پر سکون مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اسے لڑنا تھا مگر آج نا تو وہ گرنے والی تھی نا ہارنے والی۔

آج اس کا ساتھی اس کے ساتھ تھا۔ اللہ کے سوا کسی سے نا ڈرنے والا خضر جہان اس کے پیچھے تھا۔ ایک مضبوط قلعہ کی دیوار کی طرح۔۔۔

پھر خولہ نے سیم کو دیکھا، وہ ان لوگوں میں سب سے آگے تھا۔

وہ شیطانی مسکراہٹ لیے مسکرا رہا تھا۔ وہاں ایک عورت تھی۔۔

ایک عورت جو خوبصورت تھی لیکن اس کا عکس اس کا حقیقی چہرہ عیاں کر رہا تھا۔۔ وہ بھیانک تھی بے حد عجیب۔۔

www.novelsclubb.com

خولہ کو اپنے ہونٹ ہلتے محسوس ہوئے، کانوں نے اللہ اکبر کی صدا سنی۔

قدموں نے لاشعوری طور پر آگے بھڑنا شروع کیا۔ اس نے خود کو سیم کی جانب جاتے دیکھا۔

اسے یہ جنگ جیتنی تھی، یہ آغازی جنگ تھی، جنگ سے پہلے چھوٹی سی لڑائی۔۔

خولہ نے اپنی تلوار کو بہت سی کلہاڑیوں کا مقابلہ کرتے دیکھا۔ بہت سا خون، بہت سے گرتے بے جان وجود۔ اس کی آنکھیں سب دیکھ رہی تھیں۔

خولہ نے سیم کو تلور سیدھے اس کے دل کی جانب لاتے دیکھا۔۔ مگر اگلے ہی پل وہ پیچھے کو جھکی تلوار اس کے اپر سے گزری۔ پھر اس نے مقابل کو موقع نہیں دیا اور خولہ نے اپنی تلوار سے سیم کا سر تن سے جادا کر دیا۔۔

اسے بہت چوٹیں آئیں تھیں اس کا خون بہ رہا تھا۔ مگر اسے درد محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔

اب وہ یوں ہی کھڑی اس بھیڑیے اور اس کے مالک کو دیکھ رہی تھی جو اس کے برابر لڑ رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

جنگ انقریب ہے۔۔ بہت جلد۔۔۔ خضر کے ہونٹ نہیں ہل رہے تھے مگر وہ ہنوز بول رہا تھا۔

پھر اس کی آواز میں ایک دوسری آواز مخل ہوئی۔۔ "باجی۔۔۔ باجی ہوش میں آجاؤ۔۔ وہ مر چکا ہے مڑا۔"

مزمل خان اپنے پختون لہجہ میں اسے ہوش میں لانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا جو سڑک کے کنارے بیٹھی ایک سانپ کو مار رہی تھی جو اس کے پہلے وار سے ہی مر چکا تھا مگر وہ رک نہیں رہی تھی اور اپنے چاکو سے مسلسل اس پر وار کر رہی تھی۔۔

خولہ نے آنکھیں کھولیں اس کا دماغ کہیں اور تھا۔ مگر اپنے عصاب پر قابو پاتے اور خنجر کو ساتھ میں بیٹھے دانیال کی گردن پر رکھتے بولی۔

"کون ہو تم لوگ۔"

دانیال اس جنگلی بلی کی اس حرکت پر بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔۔

"اللہ اللہ۔۔۔خانم آپ بہت ہی عجیب ہیں۔۔۔ایک تو ہم آپ کو بچا رہے ہیں اور آپ ہیں کہ۔"

دانیال منہ بسورتے ہوئے بولا ویسے ہی خولہ اس کو سوتن جیسی لگتی تھی اور یہ بات وہ بڑی ہی مشکل سے ہزم کرتا تھا۔ دانیال کو خضر جہان شئیر کرنا دنیا میں سب سے مشکل لگتا تھا۔

"چلو باجی یہاں سے چلو۔۔ ہمرا گھر پاس میں ہی ہے۔" مزمل خان بولا۔

"میں تم لوگوں کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی نجانے کون ہو۔"

www.novelsclubb.com

ارے ہمیں تو خ۔۔۔مزمل نے دانیال کا بازو دبایا تو وہ خاموش ہو گیا۔

(خولہ کے جی پی ایس سے معلوم کرتے خضر نے دانیال کو کال کی تھی مگر اس نے نہیں اٹھائی تو اس نے مزمل خان کو کہا۔ پھر اس نے دانیال کو ساتھ لیا اور خولہ کے پیچھے آئے۔)

اب خولہ پاس میں موجود آبادی کو بغور دیکھ رہی تھی۔ کچے مکانوں اور صاف گلیوں والی چھوٹی سی آبادی۔۔۔

وہ پہلے جب یہاں سے گزری تھی تو اس نے دھیان نہیں دیا۔۔

اب کہ اس کا دماغ کام کیا۔۔اور وہ بھاگ کر گاڑی تک آئی۔۔ سیم وہاں موجود نہیں تھا خولہ کو لگا کے کسی نے آسمان اس کے سر پر گرا دیا ہو۔۔

کیا وہ واقعہ اپنے عزم میں کامیاب ہو گیا تھا۔ کیا وہ بھاگ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں۔۔۔نہیں خولہ نے بے یقینی سے چہرہ موڑا۔۔

سامنے کھڑے مزمل اور دانیال اسی کو دیکھ رہے تھے جس کی آنکھوں میں شدید غصہ تھا۔

"مڑا باجی فکر نا کرو اس پاگل انسان کو ہم نے ٹھکانے پر پہنچادیا ہے۔ہم جب آیا تھا تو تم اس سانپ بچارے کا حلوہ بنا رہا تھا،اور وہ کمبخت درد سے کراہ رہا تھا۔

لگتا ہے باجی تم نے سانپ سے پہلے اس کا کیما بنایا ہے۔"

خولہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے انداز پر مسکرادی۔

☆☆☆☆☆☆☆

اب رات کے بارہ بج رہے تھے جب خولہ گھر لوٹی۔

قصر ازیز ویسے ہی خاموشی اور تاریکی میں ڈوبا تھا۔

بس لاؤنج کی لاٹ جل رہی تھی۔

وہ سیدھی اپنے کمرے میں آئی۔تھکن تھی جسم میں درد تھا۔وہ خواب نہیں تھا بہت جلد ہونے والی جنگ کا اعلان تھا۔اشارہ اور آگاہی تھی۔

خولہ نے وقت میں سفر کیا تھا اس لیا اس کا وجود درد کر رہا تھا۔وہ ایک طویل مسافت تہ کر کے آئی تھی۔۔آج سب مختلف تھا وہ ناگری ناڈری۔۔

اب کہ وہ فریش ہو کر باتھ سے باہر آتی دکھائی دی۔

خولہ نے اس وقت سبز سکرٹ کے اوپر سفید شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔پھر اس نے عشاء کی نماز پڑھی اور اپنے بال خشک کئے۔۔وہ زیادہ ڈرائر استعمال نہیں کرتی تھی بس اتنے سو کھائے کہ اس کے لمبے بھورے بال تھوڑے گیلے ہی رہے تھے۔۔اور اس وجہ سے اس کے بال گھنگریالے محسوس ہو رہے تھے جیسے اس نے خود ان میں گھماؤ ڈالا ہو۔۔

اس کے بال قدرتی طور پر ایسے ہی تھے۔زیادہ گھونگریلے نہیں تھے۔بس ایسے تھے جیسے لڑکیاں عمومی طور پر خود کرتیں ہیں۔

اور اس کی رنگین آنکھیں گہرے سیاہ سرمہ سے لبریز تھیں۔۔۔

وہ گھر میں ایسے کبھی نہیں گھومتی تھی کیونکہ سب ہوتے تھے مگر آج کوئی نہیں تھا اس لیے وہ بغیر دوپٹہ لیے بال کھول کر گھوم رہی تھی۔۔

اب خولہ کو بھوک لگی تھی تو وہ کچن میں آئی۔

اور کچن میں بیٹھے شخص کو دیکھ خولہ کو اپنی سانسیں بوجھل ہوتی محسوس ہوئیں۔اس کے قدم کچھ پل کو زنجیر ہو گئے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پیرس،

پیرس میں اس وقت قریب نو بجے تھے۔ مگر وہاں موجود رونق سے لگتا تھا جیسے ابھی بھی دن ہو۔

سیاحوں کا ایک بڑا ہجوم وہاں آئفل ٹاور کے ارد گرد نظر آرہا تھا۔۔۔

ہر طرح کے رنگ برنگے لوگ تھے۔ چینی، انگریز، اربی، ایشیائی نیز ہر طرح کے لوگ تھے۔

ٹاور کے وسط میں جاتی چھوٹی گلی میں موجود وہ سیاہ گیٹ والا خوبصورت گھر خاموشی سے اپنی جگہ جم کر کھڑا اپنے اندر موجود لوگوں کو غور سے تک رہا تھا۔

"اگر تم مراد منسن کے چھوٹے مگر بے انتہا خوبصورت باغ اور پورچ کو پار کر کے اندر داخل ہوتے ہو تو تمہیں ایک ہال نظر آتا ہے۔ جس کے بائیں ہاتھ پر اوپن کچن تھا۔ اور اس سے آگے ایک چھوٹی شیشے کی بنی بالکونی۔۔۔ وہاں تمہیں اس وقت ہالے اور فرشتے کچھ کام کرتی نظر آئیں گی۔

اب تم قدم بڑھا کر آگے جاؤ تو دائیں جانب ایک کمرا تھا جس میں اس وقت سبرینہ مراد اپنے لاڈلے کی منتیں کرتی نظر آرہی تھیں۔۔۔ ان کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا اور سالار ہنوز نفی میں سر ہلاتا دکھائی دے رہا تھا۔ گو کہ دودھ پینے سے انکار کر رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

ان کے کمرے کے ساتھ ایک اور کمرا تھا جو گیسٹ روم تھا۔ پھر ایک چھوٹی سی گلیلری تھی اور اس کے اختتام پر سیڑھیاں جس سے اگر اوپر جایا جائے تو وہاں کے کمرے خاموشی میں ڈوبے تھے۔

وہاں اسراء کا کمرا تھا اور ساتھ میں ایک آدم صالح کا جس کے اندر ہی اس کی سٹیڈی تھی۔

جہاں اس وقت مراد ہاشم پاشا اور مہمت بیٹھے تھے۔ ہمیشہ کی طرح بے تاثر چہرہ لیے۔ وجیہ، سفید اور سیاہ بالوں کو جل سے اچھا سا سیٹ کیے۔ نیوی بلو میں سوٹ ویسٹ پہنے وہ بہت بارعب معلوم ہوتے۔

ان کے سامنے ایک لیپ ٹاپ کھلا تھا جس پر بہت سے لوگ نظر آتے تھے۔ یقیناً وہ ایک کنفرینس کال تھی۔

اگر تم سٹیڈی میں داخل ہو کے مراد پاشا کے پیچھے جا کھڑے ہو تو تمہیں ان کے جدید لپٹاپ پے چھ لوگ نظر آتے۔ خضر، دانیال، سکندر حیات، اور دو اور لوگ، وہاں مہمت بھی ان کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔

ان کے دائیں جانب ایک بے حد خوبصورت عمارت کا موڈل رکھا تھا۔ جس کی (3 ڈی) فارم سب کے پاس تھی۔

وہ سب اس نئی عمارت پے غور و فکر کر رہے تھے وہ "(doome)ڈوم "میں موجود تھی ایک قدیم چرچ جس کے ساتھ ہی ایک بے انتہا خوبصورت قلعہ تھا۔۔۔انہیں یہ کام اس لیا دیا گیا تھا کیونکہ خضر پرانی جگہوں کو بہت اچھے سے رینویٹ کرنا جانتا تھا۔ **"اس کے بہت سے شہکار دنیا کے مختلف ممالک میں غرور سے کھاڑے اپنے بنانے والے کے لیے کانوں اور آنکھوں کا کام کر رہے تھے۔۔۔"**

☆☆☆☆☆☆

سالار انسانوں کی طرح نیچے اترو اور دودھ پیو ورنہ میں چپل اتاروں۔ سبرینہ نے غصے سے کہا۔

ممی ایک شرط پر۔۔۔سالار جو الماری کے اوپر چڑا تھا نیچے چھلانگ مارتے بولا۔۔

کتنی مرتبہ کہا ہے یہ فضول لفظ استعمال نا کیا کرو۔۔

ممی پلیز میری بات سنیں بلکہ ایسے کریں آج آپ میرے کمرے میں سو جائیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ پلیز ممی۔۔۔

"اچھا ٹھیک دودھ پی لو میں یہاں ہی ہوں۔" سبرینہ نے گلاس آگے بڑھایا۔۔۔

سالار نے اسے زہر سمجھ کر پیا۔ پھر جلدی سے بستر پر چڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

سبرینہ بھی جوتے اتار کے سالار کے ساتھ بیٹھ گئیں۔

"سالار کیا ہے کیوں اتنا سسپنس کریٹ کر رہے ہو۔۔۔"

"ممی اسراء ٹھیک ہے۔۔"سالار چہک کر بولا۔

ہاں الحمدللہ ٹھیک ہے۔۔

تو اب ہم اس کی اور خضر کی رخصتی کر دیں۔

"آئیں۔۔سالار یہ تمہارے دماغ میں بات کیسے ائی۔۔۔"

ممی اسراء خضر کی بیوی ہے بس اس کو رخصت کر کے گھر لے آئیں تو اچھا نہیں ہے۔

میں نے کل ایک اسلامک لیکچر سنا تھا کہ میا بیوی کو ایک دوسرے سے اتنا دور نہیں رہنا چاہیے۔دوسرے لوگوں کی نظر ہو سکتی ہے۔اور فرشتے کو بھی ممت کے ساتھ چلتا کریں۔۔

www.novelsclubb.com

اف میرے اللہ۔۔۔۔سالار۔۔۔سبرینہ مراد اپنا قہقہہ روک نا سکیں۔وہ کسی دادا جی کی طرح رشتے تہ کر رہا تھا۔

کیا ممی آپ ہنس رہی ہیں۔ ممی آدم کو دیکھا ہے کیسے ہر وقت اسراء کے آگے پیچھے رہتا ہے۔اس رات جب ممت ہمارے گھر آیا تھا نا۔اس رات میں اسراء کے کمرے میں سو رہا تھا۔

لیکن میری آنکھ کھل گئی تھی وہ آدم اس کو باہر لے کر گیا پھر اسراء نے کہا ہاتھ چھوڑو میرا تو اس نے نہیں چھوڑا اسراء نے اس کو تھپڑ مارا تھا ممی۔ مگر اس نے ہاتھ نہیں چھوڑا اور اس کو کمرے میں لے گیا۔۔

"سالار تم اپنے بھائی پے شک کر رہے ہو۔۔" سبرینہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولیں وہ آدم کو بھی جانتی تھیں اور سالار کو بھی ماں تھیں وہ آخر۔۔

استغفر اللہ ممی آدم میرا بھائی ہے مگر اسراء خضر کی ہے۔اور میں چاہتا ہوں خضر واپس آجائے کتنے سالوں سے میں اس سے نہیں ملا۔اسے گھر آنا چاہیۓ اسے ترکی سے اتنی محبت کیوں ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ وہاں اس کا گھر ہے سالار۔۔" چلو میں آج تمہیں کچھ بتاتی ہوں۔۔ تم بڑے ہو گئے ہو جلد ہی بارہ سال کے ہو جاؤ گے۔

اب تمہیں ہر بات پتا ہونا چاہیئے، تمہاری عمر میں خضر نے۔۔

ممی نے اسے بہت کچھ بتایا اور ممی کے الفاظ نا صرف سالار بلکہ چائے ہاتھ میں لئے دروازہ میں کھڑی ہالے کو بھی ساکت کر چکے تھے۔یہ ایک راز تھا جو ہالے اور سالار پر آج کھلا تھا۔۔

"آدم صالح۔۔۔ممی آدم میرا بھائی نہیں۔۔۔"سالار کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل رہی تھیں۔

ہالے نے خاموشی سے واپس جانا مناسب سمجھا وہ سبرینہ خالہ کو بلانے آئی تھی مگر اس کے پاس لفظ نہیں رہے تھے۔اسے اپنا آپ بے حد خالی محسوس ہو رہا تھا۔لیکن وہ ہالے تھی ایک اچھی لڑکی جس کو اپنی خدود پتا تھیں۔

وہ خاموشی سے فرشتے کے پاس آئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پکارا۔۔"فرشتے۔"

"کیا ہوا ہالے۔۔ممی کو نہیں بلایا۔۔۔"فرشتے مصروف سے انداز میں بولی۔

"فرشتے کیا خضر خولہ سے محبت کرتا ہے؟؟میرا مطلب اس نے جو نکاح کیا تھا وہ اس نے نہیں توڑا۔۔۔اس نے خولہ کو چھوڑا نہیں۔۔۔"

"نہ۔۔نہیں تو۔۔ہالے تمہیں نہیں پتا۔۔"فرشتے کو حیرت ہوئی اس کے اندازِ سوال پے حیرت ہوئی۔۔

نہیں کبھی بات نہیں ہوئی اس ٹاپک پر خیر چھوڑو کیا ہماری چکن بریڈ بیک ہو گئی۔ہالے بات ٹال گئی تھی۔

مگر فرشتے نے اس کی آنکھوں میں کچھ دیکھا تھا۔

ایک لمحہ کو کچھ تھا، کوئی تکلیف۔۔ جیسے ہالے ابراہیم کو دیچھکا لگا ہو۔۔۔ مگر کیا ہے کہ وہ سب ہی اپنے اپنے جذبات چھپانے کے ماہر تھے۔۔

پھر وہ سب چیزیں ڈائنگ ٹیبل پر سیٹ کرنے لگی۔وہ واپس بالکل ویسی ہی ہو گئی۔البتہ فرشتے الجھ گئی تھی۔

وہ کچن سے نکل کر ممی کے کمرے میں آئی تو سالار بستر پر لیٹا گہری نیند میں لگ رہی تھا اور ممی اس کے ساتھ لیٹی اس کے بال سہلا رہی تھیں۔

"ممی چائے ریڈی ہے باہر آجائیں۔"

www.novelsclubb.com

پھر وہ اوپر سٹیڈی روم میں آئی تو بابا اور مہمت آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

"بابا، مہمت نیچے آجائیں چائے ریڈی ہے۔"

"اوکے بچے"۔۔۔پیار سے کہتے مراد پاشا کھڑے ہوئے اور قدم بڑھائے کمرے سے چلے گئے۔

وہ بھی جانے لگی مگر پھر رک کر مہمت کو دیکھا جو ہنوز فون کی سکرین تک رہا تھا۔

نہیں اس بھیڑیے سے کچھ نہیں پوچھوں گی وہ سر جھٹک کر چلی گئی۔

مہمت خضر کو خولہ کی ٹیٹ ریپورٹس سینڈ کرنے لگ گیا تھا اس نے فرشتے پر دھیان ہی نہیں دیا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"خوف"

انسان کے اندر

خوف جنم لیتا تھا،

جب وہ اپنی زندگی

کا پہلا قدم لیتا ہے،

تم جانتے ہو نا

ایک بچا جب چلتا ہے

تو ڈر ڈر کر قدم اٹھاتا ہے،

www.novelsclubb.com

کیونکہ وہ گرنے سے ڈرتا ہے،

ہاں ہاں یہاں سے خوف کی ابتدا

ہوتی ہے جو موت کے وقت قبر

میں گرنے کے خوف تک جاتی ہے،

خوف ایک سایا ہے، وہ تمہارے گرد

منڈلاتا ہے، جو تمہیں ہر قدم پر ڈراتا

ہے کہیں تم گرنا جاؤ،

گرنے کا خوف ہار جانے کا خوف

آخر کیوں ہے؟ کیا ہے یہ خوف؟

نہیں اصل میں انسان نہیں ڈرتا

اس کے اندر موجود خوف ڈرتا ہے،

یعنی تمہارا نفس ڈرتا ہے، موت سے۔۔

www.novelsclubb.com

تم گر گئے تو کہیں اُٹھنے کے بعد اپنی

آنکھیں نا کھول لو، کہیں تم گرنے

کے بعد حق اور باطل میں فرق نا

کرنے لگو۔۔۔اگر ایسا ہوا تو نفس مر

جائے گا۔وہ اپنی موت سے ڈرتا ہے۔

اس لیے ہر قدم پر تمہیں خوف دلاتا

ہے کہ تم ہار جاؤ گے مت کرو،

خ۔۔خالی

و۔۔وقت

www.novelsclubb.com

ف۔۔فرض

خالی پن کا وقت خوف تم پر فرض

کرتا ہے، تم اپنے سوچوں کو کھو دیتے ہو،

خالی ہونے کی دو حالتیں ہیں تم خوف

والی میں ہو، تمہارا دل روشنی چاہ رہا ہے،

اسے امید کی شمع دے کر روشن کرو،

خوف کے اس نادیدہ بُت کو

ابراہیم کے کلہاڑے سے توڑ دو،

اور پھر خوشی خوشی ظاہری آگ

میں کود جاؤ تم دیکھو گے،

کہ آگ تو تھی ہی نہیں تمہارا خوف تھا۔

اس خوف کی نظر کو آنکھوں سے

www.novelsclubb.com

نوچ کر بہادری کے آتشدان میں ڈل دو،

اب تم دیکھو گے جب خوف کی جابر

دیوار ریزہ ریزہ ہو گی، تو تم دیکھو گے،

تم دیکھو گے کہ تم پروں کے بغیر اُڑ سکتے ہو،

تم دیکھو گے۔۔ تم اپنی آزاد آنکھوں سے

دیکھو گے۔۔۔ کہ وہ تو نفس کا خوف تھا

جس نے تمہیں پروں کا محتاج بنا رکھا تھا،

اور تمہیں آج تک اُڑنے نا دیا کہ کہیں

تم گرنا جاؤ۔۔۔ البتہ گرنے کا خوف تو

وہ تم کو دلاتا ہے، اصل میں وہ

تمہاری آزاد پرواز سے خائف ہے،

کہ کہیں تم حق اور باطل کی

جنگ جیت نا جاؤ۔۔۔ کہیں تم

بہادری کی تلوار سے خود کو

ختم کر کے اس نفس کی غلامی

www.novelsclubb.com

سے آزاد نا کرالو۔۔۔بس اس خوف نے

تمہارے نفس کو بے چین کر دیا،

اٹھو اور دیکھو کہ تم کون ہو،

خود کو جان جانے والوں کی

منزل آسمانوں سے آگے ہوتی ہے،

ہوا ان کی سواری ہوتی ہے،

اب اٹھو اور خوف کے بُت کو کچل ڈالو۔۔

اپنے آپ کو نفس کی غلامی سے آزاد کر ڈالو۔۔

تم آدم ہو۔۔۔خود کو شیطانیت میں مت ڈالو۔۔۔

www.novelsclubb.com

اُٹھو اور خوف کے نادیدہ بُت کو نابود کر ڈالو۔۔۔

اُٹھو۔۔۔اُٹھو۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

خولہ کچن کے دروازے میں بت بنی کھڑی تھی۔

اور وہاں موجود خضر جہان کو کافی پیتے دیکھ کر ایک لمحہ کو وہ ٹھٹھکی۔۔وہ کب آیا تھا۔کیا وہ کوئی جن تھا جو اچانک سے کہیں بھی نمودار ہو جاتا۔

پھر بغیر توجہ دیے فریج تک آئی۔اور چاول نکال کر گرم کرنے لگی۔

خولہ اپنے اوپر اس کی نظروں کی تپش کو محسوس کرتے ہوئے پلٹی مگر وہ اپنے فون میں مصروف تھا۔۔

پھر وہ پانی کی بوتل فریج سے نکال رہی تھی جبھی وہ بے رحم محسن اسی بے رحمی سے بولا۔۔

"تو مس خولہ !آپ کس سے پوچھ کر وہاں گئی تھیں۔"

لیکن آج خولہ کا لہجہ اس سے زیادہ بے رحم تھا۔۔

"مجھے اپنا فرض پورا کرنے کے لیے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے مسٹر خضر۔۔"

خضر کرسی دھکیلتا اس کے روبرو کھڑا ہو گیا۔

آج کتنے عرصے کے بعد خضر نے اسے یوں کُھلے بالوں میں دیکھا تھا۔وہ بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی اور خضر اس پر سے نظر نہیں ہٹا پا رہا تھا۔خولہ کی آنکھیں جو سیاہ کاجل سے اور بھی گہری لگ رہیں تھیں وہ کچھ لمحوں کے لیے منجمد ہو گیا۔۔

پھر اس نے خولہ کو دیوار سے لگا کر دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں دیوار سے لگائے اور خولہ کو اپنے بازوں کے اس حصار میں قید کرتے ہوئے بڑی ہی سفاکی سے بولا۔

" آپ کو مجھے اس سب کا حساب دینا ہو گا مس خولہ۔"خضر نے ایک ایک لفظ توڑ توڑ کر ادا کیا۔

خولہ جو خط میں تو کچھ بھی لکھ سکتی تھی۔مگر یوں اس کے سامنے وہ کمزور پڑ رہی تھی۔خضر جہان کا انداز اسے خائف کر رہا تھا۔۔

مگر وہ خولہ تھی کبھی کمزور نا پڑنے والی۔"دوں گی ہر چیز کا حساب دوں گی۔"مگر کمانڈار خضر جہان کو۔اس وقت آپ میرے نانا کے گھر میں کسی اور حیثیت سے موجود ہیں۔۔اور میں۔۔

شیش۔۔وہ اس کے منہ پر انگلی رکھتے ہوئے بولا۔"جب آپ کا کمانڈر یا باس آپ کو حکم دے تو آپ سوال کرنے کا اختیار کھو دیتے ہیں۔"

خولہ نے اس کا ہاتھ پیچھے کیا اور تاسف بھرے لہجہ میں کہنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"پہلی بات کہ میں خولہ ہوں کسی کی غلام نہیں اور دوسری بات کہ کیا آپ اپنے نیچے کام کرنے والے ہر انسان کا حساب ایسے ہی لیتے ہیں۔۔"

اتنی دیر میں مائکروویو کی گھنٹی بجی۔۔

وہ خضر کا بازوں ہٹاتے ہوئے اون تک آئی اور چاولوں کا برتن نکالا۔۔

وہ اب چاول پلیٹ میں ڈال رہی تھی۔اسے احساس ہو گیا کہ وہ چلا گیا ہے۔۔ پھر وہ باہر آئی تو وہ لائونچ میں کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔

خضر اندر آیا تو خولہ اس کو دیکھے بغیر مخاطب ہوئی۔

"آپ چاہیں تو کھانا کھالیں پھر میں آپ کو حساب دے دوں گی۔"میں جانتی ہوں کہ آپ نے کھانا نہیں کھایا۔

"اور تمہیں کیسے پتا کہ میں نے کھانا نہیں کھایا۔"وہ کرسی کھینچتے ہوئے بولا۔

"اگر آپ نے کھانا کھایا ہوتا تو پانچ کپ جتنی کافی کی بوتل کو خالی نا کرتے۔توبہ ہے۔۔۔کیوں اپنی جان کے دشمن بنے ہیں،کون اتنی کیفین لیتا ہے۔۔۔اللہ اللہ۔۔"

خضر خولہ کے اس انداز پے پہلی بار مسکرایا۔اور خولہ کو وہ ایک لمحہ کے لیے بالکل آدم صالح سا لگا۔وہ کرسی پر بیٹھا اور بولا تو لہجہ یکسر تبدیل تھا۔۔

"جانتی ہو خولہ رحم کا زہر انسان کو ایک جھٹکے میں مات دے دیتا ہے۔۔اور تم انہیں میں سے ہو جو محبت اور رحم سے دنیا فتح کرتے ہیں۔۔"

"اور آپ تیمور ہیں۔"وہ چاولوں سے بھرا چمچہ منہ میں ڈالتے ہوئے بولی۔

"یہ تم ہمیشہ مجھے تیمور سے کیوں ملاتی ہو۔۔"خضر نے پر سکون انداز میں پوچھا۔

"امیر تیمور جو (تمرلین) تیمور لنگ کے نام سے بھی مشہور تھا، جس کی پیدائش 1336ء میں ہوئی اور وفات 1405ء میں ۔۔۔ تیموری سلطنت کا بانی اور تاریخ عالم کا ایک عظیم جنگجو حکمران تھا۔ تیمور کے استاد کا نام علی بیگ تھا. کہا جاتا ہے کہ استاد علی بیگ اپنے طالب علموں کو سبق یاد کرانے کے لیے ڈنڈے کا استعمال کرتے تھے لیکن انہوں نے کبھی بھی تیمور کو نہیں مارا کیونکہ تیمور ہمیشہ اپنا سبق یاد کر لیتا تھا۔ایک دن علی بیگ نے تیمور کے والد کو بلا کر کہا کہ اس بچے کی قدر جان، یہ نا صرف ذہین اور دوسرے بچوں سے بہت آگے ہے بلکہ اس میں ناقابل یقین صلاحیتیں ہیں۔ تیمور نے صرف دس سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا۔

تیمور ایک ترک منگول قبیلے برلاس سے تعلق رکھتا تھا، چنگیز خان اور امیر تیمور دونوں کا جد امجد تومنہ خان تھا۔ تیمور لنگ کا تعلق سمرقند سے تھا۔وہ سمرقند کے

قریب ایک گاؤں ”کیش“ میں پیدا ہوا۔اس کے والدین معمولی درجے کے زمیندار تھے۔

تخت نشین ہونے کے بعد اس نے صاحبِ قرآن کا لقب اختیار کیا۔(علوم نجوم کی رو سے صاحب قران وہ شخص کہلاتا ہے جس کی پیدائش کے
وقت زہرہ اور مشتری یا زحل اور مشتری ایک ہی برج میں ہوں۔ایسا شخص اقبال مند، بہادر اور جری سمجھا جاتا ہے، مجازاً اپنے دور کا عظیم ترین حکمران)۔

تیمور نے اپنی زندگی میں بیالیس ممالک فتح کیے۔وہ دنیا کے چند نادر لوگوں میں بھی شامل ہوتا ہے۔تیمور کی ایک خاص بات یہ تھی کہ وہ ایک وقت میں اپنے دونوں ہاتھوں سے کام لے سکتا تھا۔وہ ایک ہاتھ میں تلوار اُٹھاتا تھا اور دوسرے ہاتھ میں کلہاڑا۔"

"لوگ کہتے ہیں کہ وہ ظالم تھا۔۔مگر میں کہتی ہوں وہ بہادر تھا۔۔۔وہ چاہتا تھا لوگ اسے ظالم سمجھیں تاکہ اس کا رعب ہمیشہ قائم رہے۔۔"

اب اپنا موازنہ خود کرلیں۔آپ میں اور اس میں کوئی فرق نہیں۔۔۔وہ سب کہہ کر خاموش ہوئی۔۔

"تو تم مجھ پر اتنا تدبیر کرتی ہو خانم۔۔"

وہ اس کی طرف ہی دیکھ کر کہہ رہا تھا۔ وہ مسکرایا تھا۔ گال کا گھڑا گہرا ہوا۔

خولہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر پھر خضر کی وہ متعدی مسکراہٹ دیکھ کر نظریں چرا گئی۔

وہ اچھا کرتا تھا کہ کم ہنستا مسکراتا تھا، ورنہ اس کی مسکان لوگوں کے ایمان ڈگمگا دیتی۔

"میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔" وہ کھانا کھا کر کمرے کی طرف جاتے ہوئے بولا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اذلان سر جھکائے صوفے پر بیٹھا تھا۔

ہمزہ اس کے سامنے تھا۔۔ "آج سے تمہارا نام عمر ہے۔۔"

اذلان نے خیرت سے اسے دیکھا۔۔ "کیا میں اس نام کے قابل ہوں۔"

www.novelsclubb.com

بالکل میری بہن کو عمر چاہیے سو اس نے یہ نام دیا ہے۔۔۔ اگر تم چاہو تو خود اپنا نام رکھ لو۔۔

اذلان بے یقینی سے ہمزہ کو دیکھ رہا تھا۔

"میری بہن تم سے شادی کرنا چاہتی ہے۔" اگر تمہیں اعتراض نہیں ہے تو کل تمہارا نکاح میری بہن سے کر دیں ہم۔۔

اذلان نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہمزہ کو دیکھا۔۔ وہ اور شرمندہ ہو رہا تھا وہ آج ہی تو ملے تھے۔۔

"ایسا نہیں ہے کہ وہ بدنامی کہ وجہ سے نکاح کر رہی ہے۔۔۔" ایک اور وجہ ہے مگر وہ خود تمہیں بتائے گی۔ ہمارے ہاں ایسے ہی شادیاں ہوتی ہیں۔۔ نکاح کو آسان بنانا چاہیئے۔۔۔ اللہ کے ہاں یہ سب سے پسندیدہ عمل ہے۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔" اذلان نے درد سے کہا۔ اسے اعتراض ہو بھی کیسے سکتا تھا۔ اللہ اسے پاک عورتوں میں سے ایک دے رہا تھا۔

ٹھیک ہے پھر ہم کل تمہارا نکاح کریں گے۔۔ اب تم آرام کر لو۔ ویسے تم نے ابرا کو دیکھا ہے۔ ہمزہ نے جیسے تصدیق چاہی۔

جی۔۔ صرف ایک مرتبہ۔

ہمزہ مسکرا دیا۔ "وہ اسے یاد نہیں آئی تھی۔"

☆☆☆☆☆☆☆

ٹھک ٹھک۔۔دروازے پر دستک ہو رہی تھی۔۔

آجاؤ۔۔خضر جہان کی سرد آواز گونجی۔۔

وہ دس منٹ بعد کمرے میں آئی تھی۔

وہ آئی تو وہ راکنگ چیئر پر بیٹھا ہاتھ میں پنسل گُھما رہا تھا۔

"آپ جانتی ہیں مس خولہ میں آدھی نیند کر چکا ہوں۔"

"میں اتنی بھی لیٹ نہیں آئی۔"وہ اسی طرح جلدی سے سفائی دیتے بولی۔

"میرے سر کہتے تھے ایک پنسل لو اور ایک آرام دے کرسی پر بیٹھو،اس پنسل کو اپنی مٹھی میں بینچ لو۔پھر خود کو سکون دو آنکھیں بند کرو۔۔تم نیند کی وادیوں میں چلے جاؤ گے۔۔آہستہ آہستہ جب تم گہری نیند میں جاؤ گے تو تمہارا ہاتھ پنسل کو چھوڑ دے گا۔پھر ایک دم چھوڑنے کی وجہ سے تمہاری آنکھ کھل جائے گی۔۔اور تم آدھی نیند کر لو گے۔

"میں نے آپ سے وہاں بیٹھنے کے لئے نہیں کہا۔"وہ یوں ہی بیٹھے بیٹھے بولا۔حلانکہ اس کا چہرا دوسری جانب تھا مگر وہ محسوس کر سکتا تھا۔

خولہ جو کرسی پر بیٹھ رہی تھی ایک دم کھڑی ہو گئی۔وہ اس کا باس تھا کمانڈر تھا اس وقت۔

وہ یوں ہی اسے تکلیف دے رہا تھا۔۔کئیں آنسوں اس نے اندر اتارے تھے۔۔۔خواب ہو یا حقیقت خضر جہان باسفورس آبنائے کی برف جیسا ظالم مہربان تھا۔

پہلے مہربانی کرتا بعد میں ظلم ڈھانے کے لیے۔۔

وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

خضر کچھ کہنے لگا پھر رُکا اور بہت غور سے اسے دیکھا۔

" گردن پر کیا ہوا ہے۔۔"وہ اس کی گردن کو چھونے لگا مگر وہ پیچھے ہو گئی۔۔

پلیز خضر بے۔۔۔ڈونڈ ٹچ می۔خولہ کو غصہ آگیا تھا اس پر۔۔

خضر کے ماتھے پر شکنیں پڑنے لگیں۔

"میں نے پوچھا ہے کیا ہوا ہے یہ؟؟"

www.novelsclubb.com

"کچھ خاص نہیں ہے سیم کو قابو کرنے میں ہلکی سی چوٹ لگی ہے۔۔"ہم کام کی بات کرتے ہیں۔۔پھر۔۔

وہ بول رہی تھی کہ خضر اس کا بازو پکڑ کر آئینہ کے سامنے لایا۔

یہ دیکھو تمہیں یہ نارمل لگ رہا ہے۔۔۔خولہ وہ دیکھ کر ٹھٹھکی اور ہاتھ لگا کر اس نشان کو چھوا۔

وہ دیکھنے میں کسی کے دانتوں کا نشان لگ رہا تھا۔اس کی گردن کے بائیں جانب وہ عجیب سا تھا۔

پھر وہ مسکرای۔الوژن ہے۔۔خضر بے۔۔نظروں کا دھوکا۔

کمرے کا درجہ حرارت بھڑ چکا تھا۔

"ہم یہاں اکیلے نہیں ہیں،وہ اپنا بدلا لینے آئے ہیں۔"

پھر ان دونوں نے زیرِلب کلامِ پاک دہرایا۔

اب واقعی خولہ کی گردن پر صرف گالا دبانے کی وجہ سے ہلکی سی سرخی تھی۔اور ہونٹ پر ہلکا سا زخم۔۔

"واللہ ہی میں ان سے نفرت کرتا ہوں۔۔"خضر جہان غصہ میں تھا۔۔اس کے بازوں کی رگیں واضح ہو رہی تھیں اور ماتھے کی بھی۔

وہ جا کر ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔جو کھڑکی کے پاس دو کرسیوں کے ساتھ رکھا تھا۔

خولہ چلتی ہوئی وہاں آئی۔

"یہ کہانی شروع کہاں سے،اور کیوں ہوئی میں سچ میں کچھ نہیں جانتی۔

میں ان چیزوں کو بچپن سے محسوس کرتی ہوں۔مگر سب سے زیادہ احساس ڈوم جانے کے بعد ہوا۔

میں اکثر جو خواب دیکھتی ہوں وہ سچ ہوتے ہیں۔۔اس وقت نہیں مگر آگے جا کر۔

ان کا کوئی نا کوئی مقصد ہوتا ہے۔خواب کسی اور کے بارے میں ہوتا ہے۔میں اسے کبھی نہیں سمجھتی مگر جب وہ واقعہ میری زندگی میں پیش آتا ہے یا نظروں سے گزرتا ہے تو مجھے خواب کے معانی سمجھ آتے ہیں۔

آدم صالح اور میں دونوں غلط ہیں۔یا تو وہ سب جانتا ہے اور مجھے نہیں بتاتا یا وہ سچ مچ نہیں جانتا۔میں اس سب کو اپنے گناہوں کی سزا سمجھتی تھی۔اور خود کو کر زڈ۔

آدم کہتا ہے کہ وہ سب میری ڈیڈ میموری ہے۔۔ مگر خضر بے۔۔۔ وہ اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی۔

کل رات جب میں خواب سے جاگی تو اندازہ ہوا کہ میں غلط تھی۔ یہ میری ڈیڈ میموری ہے مگر ان میں اشارے بھی ہیں۔۔۔

جیسے خود کو دیون درویش میں یونس دیلگر کے سامنے پانا۔۔ اور ان کا یہ کہنا۔ "اللہ نے تمہیں خیر خواہ بنا کر بھیجا ہے۔۔ اس نے تمہیں نور دیا ہے۔۔"

میں نے اور بہت کچھ دیکھا۔۔۔ پھر جب میں جاگی تو۔ نانا کی دی ہوئی کتاب پر اور بھی تدبُر کیا۔ اس میں ماضی میں ہونے والی کچھ چیزیں تھیں۔

وہاں سیم کے بارے میں لکھا تھا۔۔ سیم حیدر شاہ ابنِ میلیسہ سیئلو۔۔۔ وہ اس کی ماں تھی شاید۔ میں نے ابرا کے ساتھ مل کر اسے سرچ کیا۔

www.novelsclubb.com

مجھے وہ ساری باتیں یاد آئیں۔۔ خضر بے۔۔ میں نے تین دن کڑی سے کڑی ملائی۔۔

پاکستان آنے سے پہلے عجیب سا خوف، وحشت اور خواب۔ ایک اجنبی فون کال۔۔

پھر بازار میں ایک فقیر کا دروازوں کے بارے میں بات کرنا۔۔

ٹھیک اگلے دن تیار ہوتے ہوئے کسی کو دیکھنا۔۔ وہ سیاہ لباس میں ملبوس ہیولہ۔

پھر سالار کو کہیں جاتے دیکھنا۔اس دن وہ شخص مجھ پر گولی نہیں چلانا چاہتا تھا۔۔اس ہیولے کا اس کے پیچھے کھڑے ہو کر گولی چلوانا۔وہ آواز کس نے دی تھی میں نہیں جانتی۔۔مگر میرے گرد ہمیشہ دو طاقتیں ہوتی ہیں۔

میں یہ سب پہلے کسی اور طرح خواب میں دیکھ چکی تھی۔۔اسی لیے آدم کو کہہ رہی تھی۔کہ مجھے پاکستان جانے سے ڈر لگ رہا ہے۔

پھر گولی لگنے کے بعد ہسپتال میں خود کے گرد پھر سے دو طرح کی آوازوں کو سنا۔غنودگی میں ایک شخص کو اپنے قریب آتے دیکھنا مگر پھر مجھے ہاتھ لگاتے ہی اس کو جھٹکے سے دور جاتے دیکھنا۔۔یقیناً وہ سیم تھا۔

ان کا میرے دل کے بارے میں بات کرنا۔اور ماں میں اپنی ماں کو خواب میں دیکھتی ہوں۔

میں ہمیشہ خواب میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں مگر ساتھ ہی میں وہاں موجود اپنے آپ کو بھگتے اور گرتے دیکھتی ہوں۔لیکن وہ میں نہیں ہوتی وہ میری ماں ہیں زینب۔وہ مجھے راستہ دیکھتی ہیں۔۔

ماں کی ایک تصویر تھی وہ بھی بہت خراب سی مگر نانا نے بتایا تھا کہ میں ماں کے جیسی ہوں ہو بہو۔۔

پھر اذلان کے اندر ایک عجیب کیفیت کو دیکھنا۔وہ خود نہیں تھا کوئی اور تھا اس کے پیچھے۔۔

جس دن میں اسلام آباد آئی اور سلطان نانا کو لایا۔اس رات میں نے اس کمرے کا چپا چپا چھنا اور وہاں مجھے سیم حیدر شاہ کی تصویر ملی۔

(یہ بات ادھورا سچ تھی۔وہ پورا بتا نہیں سکی۔۔)

اور پھر نانا کو قتل کرتے ہوئے ان کے پیچھے انہیں سیاہ لباس میں ملبوس لوگوں کو دیکھنا۔اس کے بعد اذلان مجھے کمرے میں لایا۔اس کی حالت بالکل ٹھیک نہیں تھی۔میں نے نانا کی دی انفارمیشن یوز کی۔

اذلان نے جس وقت مجھ سے پوچھا کہ میں اس سے نکاح کرلوں تو مجھے نانا کی بات یاد آئی کہ اذلان قرآن کو بہت غور سے پڑھتا تھا۔وہ ایک اچھا انسان ہے اس کی ماں نے اس کی بہترین تربیت کی تھی۔وہ مجھے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔

میں نے اس کے پیچھے انہیں دیکھا تھا۔۔۔جو ہمیشہ ہی ہمارے ارد گرد رہتے ہیں۔

"میرا دل میں کلام پاک دوہرانا۔پھر اذلان کا جھٹکے سے پیچھے ہونا۔اس کے بعد میری باتوں سے اسے تکلیف ہونا۔۔ جیسے نشا ٹوٹ رہا ہو۔۔۔

کیونکہ سحر بھی نشے جیسا ہوتا ہے۔۔ سحر کا نشا انسان کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے۔اور اذلان تو کئیں سالوں سے اس سحر کے زیر اثر تھا۔

اس کے بعد میں اس گھر سے نکلی اور اپنے پیچھے کسی کو پھر سے محسوس کیا۔۔میں نے سورہ فلق دوہراتے ہوئے اطراف کا جائزہ لیا۔۔

میرا دماغ کام کرنے لگا۔۔میں نے ایک دفعہ کھانا کھایا تھا وہاں۔۔اور اس دن میں اپنے آپ کو بہت کمزور محسوس کر رہی تھی۔۔یعنی کھانے میں کچھ تھا۔شاید کوئی تعویذ یا طلسماتی کلمات پھونکے گئے تھے۔

ماں کو ناخوش دیکھا خواب میں ایک بوجھ کو سینے پر محسوس کیا۔

پھر سلطان کا میرے ہاتھ پر وار کرنا۔۔وہ خنجر کسی اور نے کینچا۔

میرا خون وہاں گرا تھا۔۔اس کے بعد کچھ نہیں ہوا میں نے جاگنے کے بعد ہر ثبوت ہر کڑی جوڑی۔۔ سیم ہمیشہ کہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیٹ یور ہارٹ از ٹو مچ پریشیاس۔۔

“Kate your heart is too much priceous.....

I want it"

اس کے کمرے میں ڈارکنیس تھی۔۔۔وہ شیٹینک سونگ سنتا تھا۔۔وہ بچپن سے عجیب تھا۔۔وہاں سکول میں بہت کم ہوتا تھا۔۔۔وہ ہم سب سے بڑا تھا۔۔وہ کہتا تھا کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ رہتا ہے مگر وہ کبھی نہیں ہوتیں تھیں۔وہ مجھ سے دو سال بڑا تھا مگر دیکھنے میں چار پانچ سال بڑا لگتا تھا۔وہ دوسروں کے سامنے ایک ماصوم سا میری عمر کا بچہ تھا۔مگر وہ ایسا نہیں تھا۔

مجھے تو اب اس کے انسان ہونے میں بھی شک ہے۔

مجھے کچھ چیزیں یاد ہیں سب نہیں۔۔۔پتا نہیں میں نے تب غور کیوں نہیں کیا۔میں جب اس کی طرف جاتی تو وہ مجھے چاکلیٹس اور زیادہ مارشمیلو دیتا۔۔

میں نے سب چیزوں کو جمع کیا۔۔

پھر ابرا کی مدد سے سیم کا ٹھکانا ڈھونڈا اور اس کو پلین بتایا۔۔

www.novelsclubb.com

اذلان کے گھر گئی اور سلطان کے کمرے سے چند اور معلومات حاصل کیں۔۔

وہ جن کے لیے کام کرتے ہیں وہ فریمیسنز اور "illuminati"الومناطی جیسی ہی تنظیمیں ہیں۔انہیں کی چھوٹی شاخیں۔۔۔

جو شیطان کی عبادت کرتے ہیں۔۔وہ کبالا میجیک کا استعمال کرتے ہیں۔۔کالا جادو بہت چھوٹی چیز ہے۔کبالا میجیک ایک قدیم جادو نسخہ ہے۔

اور لڑکیاں،وہ ان کا بہترین صرتح ہے اپنے کام کو چلانے کا۔

وہ لڑکیوں کو آفرز دیتے ہیں موڈل اور ایکٹریس وغیرہ بنے کی وہ انھیں سلیبرٹی بناتے ہیں۔تاکہ وہ یوتھ کی رول موڈلز بن جائیں اور بس جب آپ اپنا رول موڈل سلیکٹ کر لیتے ہیں نا۔تو پھر آپ وہ ہی کرتے ہیں جو آپ کا رول موڈل کرتا دِکھائی دیتا ہے۔

میوزک ان کا بہترین ہتھیار ہے۔۔میوزک تو ان کو انرجی دیتا ہے۔۔

وہ لوگ دو دنیاؤں کو ملانا چاہتے ہیں۔وہ پورٹلز کھولنا چاہتے ہیں۔یعنی دروازے۔تاکہ وہ اپنے سو کلڈ خداوں کو خوش کر سکیں۔۔۔لیکن یہ سب یہودیوں کی تیاریاں ہیں اپنے مسیح دجال کے لیے۔۔

www.novelsclubb.com

مردوں سے زیادہ عورتوں کا استعمال کرتے ہیں یہ لوگ کیونکہ عورت ایک اٹکرکٹیو کریایشن ہے نا۔جتنا وہ خود کو عیاں کرے گی اتنی خوبصورت لگے گی۔

ہمارے معاشرے میں ماں اور باپ سے اولاد کا کمزور رشتہ۔۔اولاد کو تباہ کر رہا ہے۔۔ماں باپ کو خود بھی علم نہیں کہ دشمن ان کی اولادوں کو تباہ کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔

سیم جیسے لوگ وہ کام کرتے ہیں جن سے شیطان خوش ہو۔۔وہ اپنی روح شیطان کو بیچ دیتے ہیں۔۔

اور یہ ایک باقاعدہ سودہ ہے۔بہت سے لوگ ان سب چیزوں سے انکار کرتے ہیں کیونکہ وہ خود بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔۔وہ میوزک نہیں چھوڑ سکتے اسی لیے حقائق کو جھٹلاتے ہیں۔۔جب کہ اگر وہ جان لیں کے وہ اپنے اندر زہر انجکٹ کر رہے ہیں تو شاید وہ میوزک سے دور رہیں۔۔

ارفہ کو اس کے باپ نے کسی اور کو نہیں بیچا تھا۔بلکہ خود سیم کو دیا تھا۔۔اور سکینہ بیگم یہ جان چکی تھیں اس لیے ان نے ان کو قتل کر دیا۔

نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ تمام مسلم ریاستوں میں وہ ہم جنس پرستی جیسے ناسور کو چھوڑ چکے ہیں۔۔اب تو اس بلا سے پاکستان بھی محفوظ نہیں۔۔ LGBTQایجنڈا کس تیزی سے پاکستانی نوجوان نسل کو اپنی گرفت میں لے رہا ہے اس کا اندازہ ماں باپ کو نہیں ہے۔۔اگر انہیں روکا نا گیا تو خلات بد تر ہو جائیں گے۔

ان کا مقصد one world orderلانا ہے۔جس کے تحت وہ انسانوں کی نسلوں کو گھٹانا چاہتے ہیں۔اور اللہ کے بنائے قانون کو بدلنا ہے۔۔یہ سب شیطان ان سے کہتا ہے۔۔۔

وہ دجال کے پیروکار ہیں۔اس کے لیے راستہ صاف کر رہے ہیں اور دروازے کھول رہے ہیں۔۔۔دجال ایک انسان ہوگا مگر میرے نزدیک وہ سسٹم بھی ہے۔جو اس وقت پوری دنیا میں اثرانداز ہے۔۔

بہت جلد ہی ٹکنالوجی کی دنیا کا سیاہ اور مکروہ چہرہ دنیا کے سامنے آجائے گا مگر۔۔۔مجھے ڈر ہے تب تک ہم ہر شہ کھو نادیں۔اس لیے ہمیں کوشش کرنی ہے۔

جب پرانے وقت میں دشمن سرحد تک آتا تو مومن اس کو جلا کر رکھ کر دیتا۔۔اور آج وہ ہمارے کمروں میں ہیں۔۔۔اس نے فون اٹھاتے ہوئے کہا۔اشارہ جدید ٹیکنالوجی کی طرف تھا۔

لیکن وہ بھول گئے کہ وہ اللہ کی بچھائی بساط کے مہرے ہیں۔۔جو اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔اللہ تعالٰی تو ان کا انجام لکھ چکا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

خیر پھر میں وہاں گئی۔۔اور سیم کو پکڑ لیا۔

اس کے شیاطین کچھ نہیں کر سکے۔۔وہ مجھے کبھی نقصان نہیں پہنچائیں گے اتنا میں جان گئی ہوں۔

وہ مجھ سے ڈرتے ہیں۔۔ مگر کچھ ہے جو وہ مجھ سے چاہتے ہیں۔۔اور میں وہ نہیں جانتی۔۔البتہ سیم صرف اس جنگ کا آغاز ہے۔۔اس کے پیچھے کوئی اور ہے یقینی طور پر بہت طاقت ور ہے۔

"میں جو جانتی تھی وہ آپ کو بتا چکی ہوں خضر بے۔۔اب ہم کل اس سے معلومات حاصل کریں گے۔"اور یہ کہتے ہوئے خولہ نے پہلی بار خضر کو دیکھا۔جو نجانے کب سے اسے یوں ہی دیکھ رہا تھا۔

اب کہ ہر سو خاموشی تھی۔۔۔ہوکے اس عالم میں خضر کی دل مو لینے والی آواز گونجی۔۔

"اور آخری خربہ وہ عجیب نشان تھا۔"غلط فہمی،ہیں نا خولہ۔"یہ کہتے خضر وہاں اس کے سامنے آیا۔

www.novelsclubb.com

"خولہ تم کب سے اس سب سے گزر رہی ہو۔"

"پچھلے کئیں سالوں سے خضر۔۔"خولہ کی اواز مین بہت سالوں کا درد تھا۔

"ہم اس جنگ کو مل کر لڑیں گے۔۔ فکر مت کرو۔۔"وہ کہ کر واپس کھڑکی کی جانب چلا گیا۔۔

آپ کو لگتا ہے میں آٹھ سال ان عجیب واقعات کی وجہ سے پریشان رہی۔۔ نہیں خضر جہان ماضی کی کتاب جسے آپ نے اور میں نے بند کیا تھا نا۔۔اس ماضی نے کبھی میرا پیچھا چھوڑا ہی نہیں۔مجھے ہمیشہ ڈرایا۔

اب تو مجھے حقیقت نظر آتی ہے۔جب ضرورت تھی تو اللہ کے سوا کوئی نہیں تھا۔۔اب میں اپنی جنگ۔۔۔وہ رک گئی خواب یاد آیا۔(یہ صرف اس کی جنگ نہیں تھی۔اور جنگیں مل کر لڑی جاتی ہیں)اس نے سوچا۔۔۔وہ دونوں ہی ابھی ایک دوسرے کو حقیقت بتانے سے ڈر رہے تھے۔ابھی ایک کمزور سہی مگر خوف کی دیوار باقی تھی۔۔

"کیا میں چلی جاؤں خضر بے۔۔"

"خولہ۔۔"وہ آنکھیں میچھتے ہوئے کہنے لگا۔۔پھر منہ موڑ کر بولا۔۔۔

"چلی جاؤ۔۔مگر۔۔"خضر جہان یہ کہ کر رُکا گو کہ لفظ تلاش رہا ہو۔۔

www.novelsclubb.com

"مگر کیا خضر۔۔"خولہ واپس آئی۔

"اگر میں تم سے کہوں کہ میں بھی انہیں محسوس کرتا ہوں تو۔۔"

تو میں یقین کرلوں گی۔میں نے پہلے بھی یقین کیا تھا۔ہمارے ساتھ جو پانچ سال قبل ہوا تھا خضر وہ سب ان ہی کی وجہ سے ہوا تھا۔

مگر تب میں نے غلط فیصلہ لیا تھا۔ہم دونوں ہی انہیں محسوس کرتے ہیں کیونکہ ہم دونوں ہی مختلف ہیں۔۔اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو آنکھیں دی ہیں مگر دل کی آنکھ ہر ایک کو نہیں ملتی۔البتہ اس آنکھ کے ساتھ ہمیں ایک زمادار ی دی گئی ہے جسے پورا کرنا ہم پر فرض ہے۔

مجھے اس سارے وقت کاافسوس ہے جو میں نے غفلت میں گزارا مگر اب جس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا میں بس اس پر قائم رہنا چاہتی ہوں۔۔۔میں وعدالأرواح کو پورا کرنا چاہتی ہوں۔

آدم اور ابلیس کی جنگ ازل تاابد قائم رہنے والی جنگ ہے۔مگر یہ ہمارا زمانہ ہے اور اس وقت کی برائی کا خاتمہ ہم پر فرض ہے خضر جہان۔۔

آگے کا ہمیں معلوم نہیں۔اور ناہی وہ سوال ہم سے کیا جانا ہے۔

خولہ بہت مدھم لہجہ میں بولی۔اور وہاں سے چلی گئی۔

آج وہ خود بھرے ظلمت کی کالی گھٹاؤں کو محسوس کر رہا تھا۔۔آج خضر جہان کو سب غلط فہمیاں یاد آئیں۔۔لیکن خضر کو اتمنان ہوا یہ جان کر کہ وہ اکیلا نہیں ہے۔۔۔اس کی ساتھی ہے اس کے ساتھ جسے اس پر یقین ہے۔

"اگر تم خضر کے کمرے سے خولہ کے ساتھ ساتھ نکلو تو تمہیں اندازہ ہو گا کے ان کے کمرے ایک ساتھ تھے۔

چار قدم چل کر خولہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے کی دائیں جانب والی دیوار تک آئی۔۔۔وہاں چند پودے خاموشی سے اس قدیم شہزادی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

خولہ نے ان کو چھوا اور ایک بے رحم کانٹا اس کے ہاتھ میں گھس گیا۔خون کا ایک چھوٹا قطرہ گرا اور زمین بوس ہو گیا۔ مگر حقیقت میں وہ قطرہ کسی کی مرہم بن گیا۔۔

خولہ اسی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے بیٹھ گئی۔

اسی دیوار کے دوسری جانب خضر جہان بھی یوں ہی ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ایک دیوار۔۔۔خوف کی بس ایک آخری دیوار ان دونوں کے بیچ حائل تھی جو اَن قریب زمین بوس ہونے والی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ یوں ہی بیٹھی تھی کہ کسی خیال کے تحت اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر الماری سے قرآن اور کتاب نکالی۔۔۔اسے یہ جنگ جیتنی تھی خوف کے تمام بتوں کو زیر کرنا تھا۔۔

تو پس جب بھی انسان کو (صراط مستقیم) چاہیئے ہو، یعنی کہ جب اسے اپنے راستہ کا سہی سے تعین کرنا ہو، تو اسے اللہ کے کلام کے سوا اور کون سی چیز مدد دے سکتی ہے۔۔

عربی میں راستہ کے لیے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔۔(مسار, طریق, درب, سبیل, ممر, نھج) یہ سب الفاظ مختلف جگہ راستے کو ڈیفائن کرتے ہیں۔۔۔ کیونکہ راستے تو بہت سے ہوتے ہیں نا۔۔ لیکن ان راستوں میں تمہیں جس کو چنا ہے وہ ہے صراط یعنی راستہ اور مستقیم یعنی سیدھا۔۔اور جب اللہ صراط کے ساتھ مستقیم کا استعمال کر رہے ہیں تو مقصد یہ بتانا ہے کہ ہر راستہ سیدھا نہیں ہوتا، ہر راستے پر نہیں چل پڑتے۔۔اپنی آنکھیں پر سے دنیاوی آسائشات کی سنہری جھالر اتار کر دیکھو تمہیں سیدھا راستہ اور دوسرے راستے الگ الگ نظر آنے لگیں گے اب یہ تم پے منحصر ہے کہ دیکھ کر بھی اندیکھا کر دو یا پھر سیدھی راہ پر چل پڑو۔۔۔

صراط مستقیم ایک ایسا راستہ ہے جس کی منزل وضح ہے۔۔ایک نکتے سے دوسرے نکتے تک۔۔ بالکل الیف کی طرح سیدھی جس کے ایک نقطہ سے تم اپنی منزل کا آغاز کروگے اور آغاز سے ہی تم یہ جانتے ہوگے کہ آخری نکتے پے تمہاری منزل کیا ہے۔۔۔ تمہیں اللہ تعالیٰ مل جائیں گے۔۔یہ تو تہ ہے، بس اب تمہیں اس راستہ سے ادھر اُدھر نہیں ہونا،

دیکھو اللہ انسان کو ازماتا بھی تو ہے، کیونکہ وہ تم سے محبت کرتا ہے اس لیے راستہ میں اپ کا دشمن کانٹے بیچھائے گا۔۔۔ کبھی مایوس کے تو کبھی گمراہی کے۔۔ مگر تم۔۔ تم اللہ پر بھروسہ کرنا اور چلتے رہنا وہ الحکیم بھی ہے صاحب حکمت اور شافی۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ سیدھا ہے البتہ اگر تم سے غلطی ہو تو اپنا سفر وہاں سے دوبارہ شروع کرو جہاں سے بھٹک گئے۔۔۔ایک بار نہیں لکھ بار بھی بھٹک جاؤ تو لوٹ آنا۔۔۔ وہ اللہ ہے۔۔ جو لا محدود محبت کرتا ہے۔۔ جس کی ایک مثال یہ حدیث ہے کہ :

"(أوحی اللہ إلی داود علیہ السلام فقال: یاداود لو یعلم المدبرون عني انتظاري لھم، وشوقي إلی ترک معاصیھم لماتوا شوقا إلي۔ولتقطعت أوصالھم لمحبتي، وشوقي إلی ترک معاصیھم لماتوا شوقا إلي۔ولتقطعت أوصالھم لمحبتي،)"

اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی کی اور فرمایا: **اے داؤد، اگر ان نافرمانیاں کو پتا چل جائے کہ میں ان سے کتنا پیار کرتا ہوں تو ان کے کلیجے پھٹ جائیں۔۔۔اے داؤد، اگر میں نافرمانی سے اتنا پیار کرتا ہوں تو فرمانبرداروں سے کتنا کرتا ہوں گا؟؟**

"یاابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لک ولا أبالي..."

الترمذي سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ایک حدیث قدسی میں : کہ اللہ نے فرمایا۔۔ **"اے ابن آدم، اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔"**

کیا تمہیں اب بھی لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بڑے سے بڑے گناہ کو معاف نہیں فرمائیں گے۔۔۔ تمہارا ماضی جس پر تم نے توبہ کی اس پر بھی تمہیں سزا دے

گا۔۔سنو۔۔(نعوذ باللہ)اللہ کوئی جلاد نہیں جو ہر وقت سر کاٹنے کو تیار رہے تم اسے پڑھو تو۔۔۔اسے جانو تو سہی ایک بار کوشش تو کرو اللہ کو جاننے کی اسے پہچاننے کی ۔۔۔میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ اس سے ملنے کے بعد یعنی اللہ کو جوں ہی تلاش کرنا شروع کرو کہ تو تم اللہ کی محبت میں اس قدر کہ گرفتار ہو جاؤ گے کہ پھر اس کی محبت اس کے خوف پے غالب آجائے گی۔۔

اب میں تم سے پوچھتی ہوں کیا تمہیں اب بھی اس کے رحمٰن اور رحیم ہونے میں شک ہے۔۔؟؟کیونکہ ظاہر ہے اگر تمہیں یقین ہو گا کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہیں تو تم کبھی مایوس نہیں ہو گے۔۔

کیا تم جانتے ہو آدم اور ابلیس میں سب سے بڑا فرق کیا ہے۔۔وہ ایک لفظ جس نے آدم کو ایک رطبہ دیا اور ازازیل کو ابلیس بنا دیا۔۔

وہ ہے "مایوسی" ابلیس یعنی دھتکارا ہوا مایوس کن۔۔آدم کو بھی جنت سے نکالا گیا تھا۔۔۔ابلیس کو بھی نکالا گیا۔۔

مگر فرق تھا "مایوسی"،اللہ جانتا تھا آدم علیہ السلام ضرور توبہ کریں گے۔۔اور معاف کرنا تو اللہ کا پسندیدہ عمل ہے،اللہ تو بار بار معاف کرتا ہے۔

خولہ نے قرآن کھولا تو اچانک نظروں کے سامنے ایک آیت آئی۔۔۔

خولہ نے بے یقینی سے اس آیت کو دیکھا۔ پھر مسکرائی۔۔۔

اللہ تعالیٰ آپ میرے سب سے اچھے دوست ہیں۔۔۔ ابھی میں نے اپنا درد بھی بیان نہیں کیا اور آپ مجھے اس کی۔ مرحم بھی دے رہے ہیں۔۔۔

بِسۡمِ اللّٰ ہِ الرَّحۡمٰ نِ الرَّحِیۡمِ۔۔۔ شروع اللہ کے بابرکات نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ۔۔۔ میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔۔ اس نے ساتھ رکھی کتاب پے اب کہ لکھنا شروع کیا۔۔

"وَاتَّبَعُوۡا مَا تَتۡلُوا الشَّيٰطِيۡنُ عَلٰى مُلۡكِ سُلَيۡمٰنَ‌ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيۡمٰنُ وَلٰـكِنَّ الشَّيٰـطِيۡنَ كَفَرُوۡا يُعَلِّمُوۡنَ النَّاسَ السِّحۡرَ وَمَآ اُنۡزِلَ عَلَى الۡمَلَکَيۡنِ بِبَابِلَ هَارُوۡتَ وَمَارُوۡتَ‌ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوۡلَآ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَكۡفُرۡ‌ ؕ فَيَتَعَلَّمُوۡنَ مِنۡهُمَا مَا يُفَرِّقُوۡنَ بِهٖ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَ زَوۡجِهٖ‌ وَمَا هُمۡ بِضَآرِّيۡنَ بِهٖ مِنۡ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ وَيَتَعَلَّمُوۡنَ مَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ‌ وَلَقَدۡ عَلِمُوۡا لَمَنِ اشۡتَرٰٮهُ مَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ وَلَبِئۡسَ مَا شَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ‌ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ۱۰۲"

"اور لگے ان چیزوں کی پیروی کرنے، جو شیاطین سلیمانؑ کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے، حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی کفر نہیں کیا، کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے

جو لوگوں کو جادو گری کی تعلیم دیتے تھے۔اور پیچھے پڑے اس چیز کے جو بابل میں دو فرشتوں،ھاروت وماروت پر نازل کی گئی تھی،حالانکہ وہ (فرشتے) جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے،تو پہلے صاف طور پر متنبّہ کر دیا کرتے تھے کہ "دیکھ،ہم محض ایک آزمائش ہیں،تُو کفر میں مبتلا نہ ہو" پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جُدائی ڈال دیں۔ظاہر تھا کہ اذنِ الٰہی کہ بغیر وہ اس ذریعے سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے،مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو خود ان کے لیے نفع بخش نہیں،بلکہ نقصان دہ تھی اور انھیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا،اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔کتنی بُری متاع تھی جس کے بدلہ انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا،کاش انھیں معلوم ہوتا۔"(سورۃ البقرۃ:۱۰۲)

(اس کے بجائے) وہ اس (جادو) کی پیروی کرنے لگے جس کی طرف شیاطین سلیمان کی بادشاہی (کی عظمت) کو جھوٹا قرار دیتے تھے۔درحقیقت سلیمان کبھی بھی کفر کے کسی عمل میں ملوث نہیں تھے،لیکن شیطان جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے،خود کفر کے مرتکب تھے۔وہ اس چیز کے بعد تھے جو بابل میں دو فرشتے ہاروت اور ماروت کی طرف بھیجی گئی تھی۔جب بھی یہ دونوں فرشتے کسی کو جادو سکھاتے،تو وہ ہمیشہ پہلے سے واضح تنبیہ کرتے،کہتے،"ہم تمہارے لیے محض ایک آزمائش ہیں۔لہذا آپ کو توہین رسالت کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے۔لیکن اس تنبیہ کے باوجود وہ لوگ فرشتوں

سے وہ فن سیکھتے تھے جو میاں بیوی کے درمیان تفرقہ کا باعث بنتے تھے۔اگرچہ یہ ظاہر تھا کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر اس جادو کے ذریعے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے، پھر بھی انہوں نے وہ فن سیکھ لیا جو ان کے لیے نفع بخش بھی نہیں بلکہ درحقیقت نقصان دہ ہے۔مزید یہ کہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ جس نے بھی اس فن کو خریدا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔یہ کیسی گھٹیا چیز تھی جس کے لیے انہوں نے اپنی جان بیچ ڈالی، کاش وہ جانتے ہوتے!۔۔(تفسیر ابوالاعلیٰ مودودی)

"اور لگے ان چیزوں کی پیروی کرنے۔۔"کون؟؟ کن چیزوں کی؟؟؟

خولہ نے لکھتے سوالیہ نشان لگایا۔۔۔پھر دوبارا قرآن پڑھنے لگی۔۔

أَوَكُلَّمَا عَـٰهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُۥ فَرِيقٌ مِّنْهُم بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○(۱۰۰)

"کیا ہمیشہ ایسا ہی نہیں ہوتا رہا ہے کہ جب انہوں نے کوئی عہد کیا، تو ان میں سے ایک نہ ایک گروہ نے اسے ضرور ہی بالائے طاق رکھ دیا؟ بلکہ ان میں سے اکثر ایسے ہی ہیں، جو سچے دل سے ایمان نہیں لاتے۔"

اچھا تو اللہ تعالیٰ ہمیں آیت (100) میں بتا رہے ہیں کہ کون پیروی کرنے لگے۔۔۔یعنی یہ آیت ہر اس شخص پہ لاگو ہوتی ہے جو اس شیطانی علم کی پیروی کرتا ہے۔۔یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنا عہد توڑ دیتے ہیں۔۔"

اللہ میں آپ سے کیے گئے عہد کو وعدالأرواح کا نام دیتی ہوں کیونکہ اس وقت ہم روحیں تھیں۔۔۔تو یعنی واقعہ اکثر لوگ وعدالأرواح کو نہیں نبھاتے کیونکہ ان کے اندر نفاق ہوتا ہے۔وہ منافق ہیں۔۔۔وہ آپ کی کچھ باتیں تو مان لیتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں۔۔۔اور جو مانتے ہیں وہ بھی زبان سے اس میں فعل شامل نہیں وہ عمل نہیں کرتے۔۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا ٱلْكِتَـٰبَ كِتَـٰبَ ٱللَّهِ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (۱۰۱)

اور جب آیا ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول (یعنی محمد ﷺ تصدیق کرنے والا) اس کتاب کی جو ان کے پاس موجود ہے تو اہل کتاب میں سے ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں۔۔۔

اچھا اب آیت 101 میں اللہ تعالیٰ ہمیں بتا رہے ہیں کہ یہ لوگ یعنی یہودی اور نصرانی جو اہل کتاب تھے ان نے نا صرف قرآن کو جھٹلایا بلکہ اس کی پیروی کرنی شروع کر دی جو شیاطین سلیمانؑ کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے۔۔۔یعنی شیاطین نے یہ کہ کر یہ سیاہ علم یہود و نصاری تک پہنچایا کہ نعوذ باللہ یہ حضرت سلیمان کا علم ہے اور ان نے سیکھایا ہے سچا علم۔۔ خلانکہ یہ جھوٹ تھا۔۔شیاطین تو ہوتے ہی جھوٹے ہیں۔۔۔وہ حضرت سلیمان کا نام استعمال کر رہے تھے۔۔ تبھی اللہ تعالیٰ نے خود گواہی

دی اور فرمایا: "حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی کفر نہیں کیا، کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادو گری کی تعلیم دیتے تھے۔۔۔"

اللہ اکبر۔۔۔

خولہ لکھ رہی تھی کہ فجر کی اذانوں کی صدا گونجی۔۔اس نے کتاب اور قرآن بند کر دیا۔۔اس نے اٹھ کر انہیں الماری میں رکھا۔اور پھر دیوار کے ساتھ بچھی جائے نماز پر جا کھڑی ہوئی۔۔

خولہ نماز مکمل کر لینے کے بعد واپس اسی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور آنکھیں موند لیں۔شاید کہ نیند غالب آ رہی تھی۔۔

"وہ دوڑتی ہوئی جا رہی تھی جب اس کی سماعت سے ایک، دو پھر تین گولیوں کی آواز ٹکرائی۔۔۔ہر آواز پر دل پھٹنے کو آیا۔۔

وہ تو کسی فسوں میں کسی کے پیچھے جا رہی تھی۔۔۔ لیکن اس بے رحم آواز نے اس کا فسوں توڑا۔۔وہ انہیں قدموں پلٹی۔۔۔

اا۔۔ایمان۔۔۔اور یہ نام لیتے وہ بجلی کی سی رفتار سے زمین پر گرے شخص تک آئی۔۔وہاں زمین پہ اس لڑکے کے ساتھ بیٹھ گئی۔اسے ایک گولی لگی تھی۔۔یقیناً باقی کی گولیاں ہوا میں فائر کی گئیں تھیں۔

اس نے نگاہ اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا پھر نقابت سے اس کے ہاتھ میں موجود پسٹل کو۔۔

"قاتل"۔۔۔اور اس کے سوا وہ کچھ کہہ ہی نا سکی۔۔اتنے میں پولیس موبائل کے سائرن کی آوازیں قریب اور قریب آنے لگیں۔۔

"مم۔میں۔۔میں نے یہ نہیں کیا۔۔سامنے کھڑا شخص ساکت تھا۔۔اس کا ہاتھ ڈھلک چکا تھا۔پیشانی پے پسینہ کے بوندیں صاف نظر آتی تھیں۔۔۔واللہ ہی یہ میں نے نہیں کیا۔۔۔"

لڑکی نے اپنی طرف دوڑتی چلی آتی پولیس کو دیکھا پھر واپس اس شخص کو لیکن اس کی نظروں میں جو خوف تھا وہ کوئی اور تھا۔۔آج پھر کسی اپنے کو کھو دینے کا۔۔

اس نے اپنے سامنے کھڑے اس سنسان قعلہ کو دیکھا۔۔۔جس کی کھڑی میں وہ اسے صاف دیکھ سکتی تھی۔۔مگر وہ قعلہ حقیقت میں وہاں تھا کیا؟کیا وہ خواب دیکھ رہی تھی؟

پھر وہ لڑکی زور سے چلائی۔۔۔۔یہ ہی ہے قاتل۔۔۔ہاں یہ ہے قاتل۔۔

مقابل میں کھڑا لڑکا اس کی اس بات پر شکوہ کن نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

جن سے محبت ہو اور وہ تکلیف دیں تو تکلیف سزا بن جاتی ہے، تکلیف ظلم بن جاتی ہے، دل پھٹنے لگتا ہے، آنکھیں برستیں ہیں اور لہو پورے بدن سے رستا دیکھائی دیتا ہے۔ جو لوگ دل کے قریب ہوں اور وہ تکلیف دیں تو یوں لگتا ہے جیسے کسی نے دل میں سفاکیت سے برچھی پیوست کی ہو اور اسی سفاکیت سے برچھی کا پھل کھنچا ہو۔ اور کلیجا ایک پل میں پھٹ کر دو ٹکڑے ہو جائے۔۔ روح جسم کو چھوڑ دے اور وجود خالی بے حد خالی ہو جائے۔۔۔

اس شخص نے دوسری مرتبہ اس کیفیت کو محسوس کیا تھا۔۔ اور اس بار وہ اور بھی جان لیوا تھی۔۔

ماضی کے خوف تمہارا پیچھے نہیں چھوڑتے وہ ایک بیج کی طرح کہیں اندر اور اندر جا کر دفن ہو جاتے ہیں اور پھر اپنی جڑیں زہر کی طرح تمہارے وجود میں پھیلاتے ہیں۔۔ اور وہ بڑھتا ہے اگر تم اس کی جڑوں کو نہیں کاٹتے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

دروازہ پر دستک ہو رہی تھی شاید۔۔۔ اس نے ایک دم آنکھیں کھول دیں۔۔ وہ کافی وقت سے سو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک سنسان اور بیان جگہ وہ اکلوتا قعلہ نما محل پُر طیش انداز میں اپنی جگہ کھڑا تھا۔

اس کے آس پاس کوئی انسانی آبادی نہیں تھی وہ بے حد اونچائی پے واقعہ تھا۔۔

وہ کسی قدیم زمانے کا قلعہ معلوم ہوتا یونی طرز پر اونچے اونچے میناروں والا۔۔۔

وہاں سے بس دل دہلانے والی آوازیں آرہیں تھیں۔

جیسے بہت سی شیطانی روحیں کسی صحرا میں بین کر رہی ہوں۔

اس جگہ ہوا جماد دینے والی تھی مگر نجانے کیوں پھر بھی گرمائش تھی حدت تھی۔۔۔

اس کے سیاہ اور بے حد وسیع دروازے کے بائیں جانب لگی تختی پر سنہرے حروف سے "lady gorgon" لکھا تھا۔۔

"گورگن —یونانی نام ہے جس کے معنی خوفناک بھی ہے۔

گورگن یونانی افسانوں کے شیطانی عفریت تھے۔ مشہور میڈوسا ایک گورگن تھی۔"

www.novelsclubb.com

"وہ گھر بھی اپنے نام کی طرح خوفناک معلوم ہوتا تھا۔۔۔"

کیا معلوم اس کے مکین کیسے ہوں؟

کیا معلوم وہاں واقعی گورگن رہتے ہوں یونانی افسانوں کے شیطانی عفریت؟؟

کیا معلوم کے وہاں اس دور کی میڈوسا ہو؟؟

آخر کون رہتا ہے وہاں؟

کون تھی لیڈی گورگن دی میڈوسا۔؟؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

پیرس،

سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے،

فرشتے اور ہالے کی بنائی چکن بریڈ کھانے میں مصروف۔۔

مراد ہشام ہمیشہ کی طرح سپاٹ انداز میں بنا تاثر کے چہرہ لیے توجہ کھانے پر مرکوز کیا کھا رہے تھے۔

ہالے بھی اب نارمل سی ہو کر اپنا کھانا کھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

سبھی خاموشی سے کھا رہے تھے کہ سبرینہ مراد کھنکھرتے ہوئے بولیں۔۔۔

"ہم اس مرتبہ پاکستان جا کر خضر اور خولہ کی رخصتی کر دیں گے۔۔"

اکم اکمممم۔۔۔۔ کھانا کھاتی ہالے کے گلے میں پھندا لگا۔۔

سبرینہ اپنی بات کہہ کر عام سے انداز میں کھانے لگیں۔

مگر باقی سب انہیں حیرت انگیز نظروں سے دیکھنے لگے۔

سبرینہ نے نظریں اٹھائیں اوران سب کو دیکھ کر کاندھے اچکاتے ہوئے مسکرادیں۔

"فرشتے اور مہمت کی بھی ساتھ میں ہی کر دیں گے۔"

اور فرشتے نے بے ساختہ بابا کی جانب دیکھا جو نیپکن سے منہ تھپتھپاتے پر سکون انداز میں کرسی پر پیچھے کو ہو کر بیٹھے۔۔

"سبرینہ آپ یہ فیصلہ خضر اور خولہ کی اجازت کے بغیر کیسے کر سکتی ہیں۔۔" مراد پاشا اپنے سرد انداز میں بولے۔

"مراد خولہ خضر کی بیوی ہے، جو پانچ سال پہلے ہوا تھا وہ اور بات تھی وہ چھوٹی تھی نادان تھی، وہ خود اس سے ملنے کی خواہش کر چکی ہے۔ وہ خود آدم کے سامنے اقرار کر چکی ہے اسے اب خضر سے ملنا ہے۔ اور اب وہ پاکستان اس کے ساتھ ہے اگر اسے کوئی مسئلہ ہوتا تو وہ ہم میں سے کسی کو کہہ دیتی۔۔"

"سبرینہ آپ یہ فیصلہ خضر اور خولہ پر چھوڑ دیں۔۔ کیونکہ کسی سے ملنے کی خواہش کرنے میں اور اس کے ساتھ زندگی گزارنے میں فرق ہے۔ وہ خود مختار ہیں۔۔ اپنا فیصلہ لے سکتے ہیں۔۔"

لیکن فرشتے اور ممت کے بارے میں آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ان کی رخصتی اب ہو جانی چاہیئے۔

"کیوں آپ دونوں کو کوئی اعتراض ہے؟؟" مراد پاشا نے ممت اور فرشتے سے پوچھا۔

نہیں پاشا مجھے کیا اعتراض ہونا ہے۔۔ ممت نے آرام سے جواب دیا۔۔

فرشتے یک ٹک سب کو دیکھنے لگی۔۔ پھر بولی۔۔

مم۔۔ مجھے اعتراض ہے بابا۔

"کیا اعتراض تمہیں فرشتے۔۔" مراد پاشا نے پوچھا۔

"ن۔ نن۔۔۔ نانا۔۔ نانا میں ان کے بغیر شادی نہیں کروں گی۔ وہ کہاں۔۔ جب آئیں گے تب شادی ہو گی۔۔"

www.novelsclubb.com

اور فرشتے کے اس سوال سے راضی ہوتے ہوئے سبرینہ اور ہالے نے مداخلت کرتے پوچھا۔

"واقعی نانا کہاں ہیں۔ کب آئیں گے۔۔"

ممت نے مراد پاشا کی جانب دیکھا جن کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نا آئی تھی۔۔

"ناناوہ۔۔"

"کسی ضروری کام پر ہیں ابھی نہیں آئیں گے۔۔۔مہمت کچھ بولنا چاہتا تھا مگر پاشا نے بات بدل دی تھی،وہ جانتے تھے کہ باباازیز کے شہید ہونے کی خبر دینے کا ابھی سہی وقت نہیں ہے۔۔"

☆☆☆☆☆☆

دروازے پر دستک کی اواز سے اس کی انکھ کُھلی تھی۔۔وہ وہیں دیوار کے ساتھ ہی بیٹھی بیٹھی سوگئی تھی۔

پھر وہ اٹھی دروازہ کھولا تو خضر جہان سامنے کھڑا تھا۔خولہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔یعنی وہ رات یہیں رکا تھا۔۔

"آپ۔۔"خولہ نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔۔اس کا سفید اور شفاف چہرہ سیاہ رنگ کے سکارف میں لپٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اذلان کا نکاح ہے ابراسے تیار ہو جاؤ۔"ہم نے جانا ہے۔"

خضر یوں ہی اُجلت میں کہتا جانے لگا مگر پھر واپس خولہ کی جانب پلٹا۔۔

اذلان اب عمر ہے۔۔وہ بولا اور ذرا سا آگے ہو کر اس کے کمرے میں جھانکا۔۔خولہ نے بھی نا سمجھی سے پیچھے دیکھا، اور پھر سوالیا نظروں سے خضر کی جانب۔۔تو وہ بہت دھیمہ لہجہ میں بولا:

"جو چیزیں چبھنے لگیں انہیں زندگی سے نکال دیتے ہیں خولہ۔۔۔کیونکہ وہ انسان کو تکلیف دیتی ہیں۔۔۔خود کو تکلیف مت پہنچاؤ۔"کچھ تھا اس کی اواز میں فکر ،درد، تکلیف، خضر کا لہجہ موسم کی طرح یک دم تبدیل ہوا تھا۔۔۔وہ پھر کہ کر رکا نہیں وہاں سے چلا گیا۔۔

خولہ مسکرای۔۔نہیں۔۔نہیں وہ مسکرانا چاہتی تھی مگر مسکرانا تو دور وہ ہل بھی نا پائی۔۔

خولہ بس پیچھے پڑے پودے کو دیکھ رہی تھی جو رات کو اس کی انگلی میں چبھا تھا۔۔

اسے کیسے معلوم ہوا تھا۔۔۔خولہ کو سمجھ نا آیا پھر وہ سر جھٹک کر تیار ہونے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆

"اس نے آج سرخ رنگ کا مخمل کا ترک انداز پر بنا لباس پہنا تھا۔وہ بالکل شہزادی لگ رہی تھی۔اس لباس میں اُوپری جانب موتیوں سے بلکل ہلکا سا کام ہوا تھا۔۔اور نیچے سے سادہ تھا۔۔وہ سارا سرخ نہیں تھا۔۔بس اوپر سے تھا۔"

نیچے سیاہ رنگ تھا۔ یہ ہی رنگ اس کو پسند تھے۔ وہ اپنی چیزیں بیگ میں ڈال رہی تھی جب تین دفعہ گاڑی کا ہارن بجا۔۔ خولہ باہر آئی تو وہ گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔ مہرون سوٹ اور ویسٹ میں ملبوس۔

بالوں کو سٹائلش ساجل سے سیٹ کیے ہوئے۔۔ چہرے پر ہلکی شیو۔۔ ماتھے پر حسب معمول پڑیں شکنیں۔۔ مغرور کھڑی ناک پے ٹکایا سیاہ چشمہ۔۔۔ اس پر مخصوص انداز میں بازو پے بندھی بے حد قیمتی گھڑی۔۔

وہ اس سیاہ گاڑی میں کوئی شہزادہ لگ رہا تھا۔۔ مگر وہ ایک ظالم مہربان تھا۔۔ کیونکہ وہ خضر جہان تھا۔ جو پہلے مہربانی کرتا تھا بعد میں ظلم ڈھانے کے لیے۔۔

"میں آپ کے ساتھ نہیں جائوں گی۔۔" وہ قریب آتے ہوئے بولی۔

"میری اپنی۔۔" خولہ نے مڑ کر دیکھا تو ابراوالی گاڑی موجود نہیں تھی۔۔۔ ایک کاٹ دار نظر خضر جہان پے ڈالی۔ پھر گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولنے لگی تو وہ سرد انداز میں بولا:

"مدام میں تمہارا ڈرائیور نہیں ہوں۔ "آگے آہ کر بیٹھو۔"

"کون اپنے باس۔۔۔" وہ بول رہی تھی مگر خضر جہان گاڑی سے نکلا اور اس کا بازو پکڑ کر گاڑی میں بیٹھایا۔

"مجھے وقت کا زیاں بلکل بھی پسند نہیں۔۔" وہ سرد مہری سے کہتا اپنی سیٹ پر آ بیٹھا۔۔

ٹھاااا۔۔۔خولہ نے اپنی طرف کا دروازہ زور سے بند کیا۔

"خاتون۔۔" وہ گاڑی سٹرٹ کرتے ہوئے نہایت ہی ہموار لہجہ میں کہنے لگا۔ "یہ میرا منہ نہیں ہے۔۔۔"میری گاڑی کا دروازہ ہے۔ "زرا آرام سے۔"

واقع اس وقت خولہ کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ اس کو دے مارے۔۔اپنا پسندیدہ چانٹا۔ "لیکن ہائے یہ رشتہ کا تقدس۔۔۔کاش وہ اس کا صرف کزن ہوتا تو اب تک وہ یہ ارمان پورا کر چکی ہوتی۔۔

"اب یہ بتاؤ کہ ہمیں ان کے لیے کیا لے جانا چاہیئے۔ خضر کا اشارہ ابرا اور عمر کی جانب تھا۔

"میں آپ کی پرسنل سیکرٹری نہیں ہوں جو آپ کے پرسنل میٹر میں مداخلت کروں۔۔وہ سپاٹ انداز میں بولی۔"

www.novelsclubb.com

"ویسے میں اس بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔تو پھر ٹھیک ہے، آج سے تم میری پرسنل سیکرٹری ہو۔"

"ہیں ہیں۔۔۔ایک منٹ ایسے ہی۔۔آپ کو کس نے کہا کہ میں آپ کی پرسنل سیکرٹری بن گئی ہوں۔۔ابھی میں اتنی نہیں گری کے کوئی بھی مجھے بغیر قیمت کے حاصل کر سکے۔۔۔"

"تو کیا قیمت لگائیں گی مس خولہ آپ اپنی۔"

وہ دونوں معنی خیز جملوں کا تبادلہ کر رہے تھے۔

"دنیا میں ابھی کوئی ایسی قیمت نہیں ہے جس سے خولہ جلال کو خریدا جا سکے۔"

"تو ٹھیک ہے پھر، ہم آپ کو جیت لیں گے۔۔"

"یہ ناممکن ہے خضر بے۔"وہ مسکرائی۔

"خضر جہان کی زندگی میں ناممکن اکزیزٹ ہی نہیں کرتا۔۔"ہاں مشکل ہو سکتا ہے مگر ناممکن نہیں۔"خضر نے بہت ہی ہموار مگر سنجیدہ انداز میں اپنی بات کہی۔۔

"تو پھر بنیں گی۔"مس خولہ آپ میری پرسنل سیکرٹری۔انداز میں شرارت تھی یا نہیں اس کا انداز مشکل تھا۔وہ بہت ہی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"آپ مجھے ابھی بھی قائل نہیں کر سکے۔۔"مجھے کیا ملے گا آپ کی سیکرٹری بن کر۔۔میں کیوں بنو آپ کی سیکرٹری۔۔"

وہ بات کر ہی رہے تھے کہ اشارہ پر ان کی گاڑی رکی۔۔خولہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی جہاں ساتھ والی گاڑی میں بیٹھی لڑکیاں خضر کی جانب دیکھتے ہوئے کسمسا رہی تھیں۔

پھر ایک لڑکی نے خولہ کو اپنی طرف متوجہ پا کر بولا۔

"...How Handsome is your brother"

برادر۔۔۔خولہ نے خضر کی طرف ایک نظر ڈالی جو کندھے اچکاتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔

اور پھر ان لڑکیوں کو دیکھا جو مسلسل خضر کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔

"ارے میں تمہیں بتاتی ہوں۔۔۔قریب تھا خولہ غصے میں چلتی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل جائے۔۔۔ مگر خضر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے کیا۔۔جو بس گاڑی کا دروازہ کھولنے ہی والی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"انسان بن کر بیٹھو مرنا ہی ہے تو جا کے کسی اچھے طریقے سے مرو۔۔میں ایک بار پھر تمہاری وجہ سے قاتل یا مجرم نہیں بننا چاہتا۔۔زیادہ ہیروئن بننے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

خولہ نے تاسف سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"آپ اس سب کے لیے مجھے معاف نہیں کر سکتے۔" لہجہ میں شرمندگی تھی۔

"نہیں۔۔۔" کیونکہ میں تو ایک "brutal King" ہوں نا

"madam۔۔" مدام

"کوئی شک بھی نہیں اس میں۔" خولہ نے چہرہ واپس کھڑکی کی جانب موڑ لیا۔

"تو تم میری پرسنل سیکرٹری نہیں۔۔"

"بالکل بھی نہیں۔۔۔" خضر کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ کھٹک سے بولی۔۔

"ٹھیک ہے مت بنو۔۔" ویسے بھی میرے ارد گرد بہت سی خوبصورت لڑکیاں ہیں جو میری (پرررر۔۔ سنل) سیکرٹری بننا چاہتی ہیں۔" خضر نے پرسنل پر زور دیا۔۔

خولہ نے اپنی ہتھیلی زور سے بھینچ لی۔اسے شدید غصہ آ رہا تھا۔۔

پھر چند لمحوں بعد خضر نے ایک گیفٹ شوپ پر گاڑی روکی۔وہ دونوں اندر آئے۔۔خولہ نے ایک کتاب اٹھائی۔۔وہ جانتی تھی کہ ابرا کو وہ پسند آئے گی۔۔اور پھر خضر نے خولہ کو ایک نیکلیس کو چھوتے دیکھا۔

وہ ونٹیج سٹائل لاکٹ تھا۔۔مگر خولہ نے اسے نہیں اٹھایا بلکہ کوئی دوسرا لاکٹ لیا، ساتھ میں ایک پن۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ عام پن نہیں تھا۔وہ بہت خاص تھا۔۔وہ موتیوں سے بنا۔۔ایک خوبصورت قلم تھا۔۔خضر نے عمر کے لیے بھی کچھ اچھا سا خریدہ۔

"چلو۔۔یہ چیزیں مجھے دو اور گاڑی میں جا کر بیٹھو۔"خضر مصروف سے انداز میں بولا۔۔"میں پے کر کے آتا ہوں۔۔"

"کیوں۔۔اس طرح آپ مجھے اپنا سیکرٹری بنائیں گے۔۔"خولہ اب کہ طنزیہ لہجہ میں بول رہی تھی۔۔

"ارے نہیں۔۔۔تمہارے بیگ میں جو بنک کارڈ ہے وہ میرا ہی ہے۔۔"خضر نے وہی متعدی مسکراہٹ دی اور اس کے گال کا گھڑا اور گہرا ہوا۔۔

خولہ نے جلدی سے بیگ سے کارڈ نکالا۔۔اس پر خضر جہان کا نام لکھا تھا۔۔اس نے جلدی جلدی میں غور ہی نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

خولہ نے کارڈ خضر کی جانب بڑھایا۔۔"یہ لیں۔۔ویسے نانا نے سامان کے ساتھ یہ بھی دیا تھا۔لیکن میرے پاس کیش ہے۔"

"خولہ اس وقت ہم بازار میں ہیں۔۔یہ کارڈ اپنے پاس رکھو اور گاڑی میں بیٹھو۔۔"وہ اب سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

"نہیں میں۔۔"وہ بول رہی تھی مگر خضر نے اس کی بات کاٹی۔

خولہ۔گو۔۔ناؤ۔وہ پیر جھٹکتی گاڑی میں چلی گئی۔

پانچ منٹ میں خضر گفٹ پیک کرالایا۔

"یہ دیکھو۔۔"وہ خولہ کو وہی نیکلیس دکھارہا تھا۔۔"یہ میں نے اپنی پرسنل سیکرٹری کے لیے خریدا ہے۔۔"وہ بڑے مزے سے بتارہا تھا۔

"تو۔۔میں کیا کروں،جاکے دے دیں۔۔"خولہ نے ایک نظر ڈالی مگر پھر چہرہ موڑ لیا۔

"دوں گا بس کنفرم کررہا تھا۔۔اچھا ہے نا۔"

"ہمیں دیر ہورہی ہے۔۔"وہ جلدی سے بات بدل گئی۔اسے برا کیوں لگ رہا تھا اتنا وہ سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ہمزہ کے گھر پہنچ چکے تھے۔وہ گاڑی پارک کررہا تھا جب خولہ نے کچھ کیش اس کی طرف بھڑایا۔

"آپ کے پیسے۔۔"

خضر گاڑی بند کر کے نیچے اترا اور خولہ بھی اتر کر اس کے سامنے آئی۔۔

پھر خضر اس کے کندھے سے مصنوعی گرد جھڑتے ہوئے بولا۔

"Spend your time with me,I will spend my money".....

پاگل لڑکی۔۔اور یہ کہ کر وہ آگے بھڑ گیا۔

کچھ تھا جو چھن سے ٹوٹا تھا۔۔کتنے آنسو اندر اترے۔اسے درد محسوس ہوا تھا۔۔وہ کون تھی۔خضر جہان کیا کہ کر گیا تھا۔کیا وہ ہا کر تھی یا طواف جو خود کو پیش کرتی اس کے پیسوں کے لیے۔۔

خولہ کو اپنی تذلیل محسوس ہوئی تھی۔۔پھر وہ سر جھٹک کر آگے بڑھنے لگی۔۔وہ برٹل کنگ تھا۔۔وہ ظالم مہربان تھا وہ خضر جہان تھا۔جو پہلے مہربانی کرتا بعد میں ظلم ڈھانے کے لیے۔پھر خولہ نے دل میں سوچا۔۔

www.novelsclubb.com

"اب میں آپ کو بتاؤں گی کے Stubborn, revenge کیا ہوتا ہے۔۔"

وہ اندر آئی تو سب تیار تھے۔۔

مولوی صاحب بس نکاح شروع کر رہے تھے۔

اور عمر نے خولہ کو دیکھا تھا۔۔وہ آج بھی اس سے شرمندہ تھا۔۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھایا اب کہ لڑکیاں ابرا کے کمرے میں آ گئیں۔۔اور سارے مرد ہال میں تھے۔۔۔

خولہ کو جانا تھا۔۔انہیں سیم سے معلومات اکٹھا کرنی تھیں۔

وہ نیچے آئی تو سب کھانا کھا رہے تھے۔۔جب اس نے اسلم کو آواز دی۔۔

"یہاں آو۔"

"جی۔۔"

"اپنے کھڑوس اور زہریلے کماندار سے کہو کہ میں ان کا ویٹ کر رہی ہوں۔۔"

"اچھا کہتا ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ وہاں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جو خاموشی سے صوفے پر بیٹھا اپنا فون استعمال کر رہا تھا۔سب سے الگ تھلگ۔۔وہ ایسا کیوں تھا کہ ہر ایک میں مختلف لگتا۔اپنے اندر درد، تکلیف اور راز رکھتا مگر چہرہ ہر احساس سے ہالی ہوتا،وہ اتنا گہرہ کیوں تھا کہ اسے دیکھ کر ہی انسان ڈوبنے لگتا۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کو دیکھ کر اس کے لب کیوں

مسکرا رہے ہیں۔۔۔انکھوں میں چمک کیوں اتر آئی ہے۔۔۔وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ خوف کی شام ڈھل رہی ہے۔۔یا شاید وہ سمجھ چکی تھی۔۔۔۔

وہ آیا تو خولہ خود کو سنجیدہ کرتے،سپاٹ انداز میں گویا ہوئی۔

"باس اگر آپ کا وقت برباد نا ہو تو کیا آپ آفس جانا پسند کریں گے۔۔"

وہ وہاں کھڑے تھے اور سورج کی کرنوں سے بننے والا ان کا عکس پانی میں رقص کر رہا تھا۔۔

جبرائیل ان دونوں کو کیمرے میں مقید کرنا چاہتا تھا مگر خولہ کی کھا جانے والی نظریں اور پھر دبی ہوئی آواز میں چلانا۔۔جبرائیل کو لگا کہ وہ خواب دیکھ رہا ہو۔۔۔خولہ تو کبھی ایسے بات نہیں کرتی۔

"جبرائیل آفندی تمہیں کس نے کہا ہے کہ میری تصویر اتارو۔"دیکھو یہاں بہت سی لڑکیاں ہیں۔۔"اگر کسی کو بہت شوق ہو رہا ہے۔تو وہ کسی اور کے ساتھ بنوا لے تصویر۔۔"وہ یہ کہتے ہوئے خضر کی جانب مڑی جس نے لاپرواہی سے کاندھے اچکائے۔۔

www.novelsclubb.com

"اور تم جبرائیل۔" واپس جبرائیل سے گویا ہوئی۔ "اگر مجھے تصویر اتروانی ہوتی تو میں کسی اور کے ساتھ اترواتی مثلاً۔۔۔ وہ سوچ میں پڑ گئی اور کچھ نا سمجھ آنے پر بس اتنا ہی بولی۔ "کوئی بھی نہیں۔"

"میں باہر ویٹ کر رہی ہوں۔۔" وہ جھنجلا کر کہتی باہر چلی گئی۔۔

"انہیں کیا ہوا ہے خضر بے۔۔" جبرائیل خولہ کے اس انداز پر شوکڈ تھا۔۔

"کچھ نہیں وہ خضر جہان بن رہی ہے۔۔" خضر اس کا کندھا تھپتھپاتا آگے بڑھ گیا۔

"یہ دونوں ریورس ہو گئے ہیں۔۔" جبرائیل مسکرا دیا۔۔

تصویر تو وہ لے چکا تھا۔ ہمیشہ کی طرح۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com
روشنی اور سایہ دونوں،

محبت کا رقص ہیں،

محبت کی کوئی وجہ نہیں ہوتی،

یہ خدا کے رازوں کا علم نجوم ہے۔

عاشق اور محبت لازم وملزوم اور لازوال ہیں۔

اگرچہ میں محبت کو بیان کرنے

کی کوشش کر سکتا ہوں،

لیکن جب میں اس کا تجربہ کرتا ہوں،

تو میں بے آواز ہو جاتا ہوں۔

اگرچہ میں محبت کے بارے میں،

لکھنے کی کوشش کر سکتا ہوں،

لیکن میں بے بس ہوں۔۔۔

میرا قلم ٹوٹ جاتا ہے اور کاغذ،

ناقابل فہم جگہ پر پھسل جاتا ہے۔۔

جب عاشق، اور محبوب ایک ہوتا ہے،

ہر لمحہ شاندار بن جاتا ہے محبت کی روشنی میں۔۔۔

www.novelsclubb.com

(محبت کے معنی: مولانا جلال الدین رومی)

☆☆☆☆☆☆☆

"ماضی"

کیٹ مر چکی تھی، اس رات خضر اور خولہ نے مل کر کیٹ کی کتاب کو بند کیا تھا۔

اس وقت وہ خولہ تھی، مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ جس نام کی اس نے ساری زندگی بے قدری کی تھی وہ اتنی آسانی سے کیسے مل جاتا۔

نکاح کے بعد خضر خولہ کو اپنے گھر لایا تھا۔

"آج کی رات یہیں رکو۔۔ کل ہم دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے۔۔"

خضر نے خولہ کو اس کا کمرا دکھایا اور خود وہ اپنے کمرے میں آگیا۔۔ وہ کمرے میں آتے ہی بغیر جوتے اتارے یوں ہی بیڈ پر چت لیٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ سوچ رہا تھا۔۔

"یہ میں نے کیا کیا ہے، ایک ایسی لڑکی سے نکاح کر لیا ہے جو ہمیشہ میرے پیاروں کو مجھ سے دور کرنے کی وجہ بنی ہے، اس لڑکی سے شادی کی ہے جس سے مجھے نفرت تھی۔۔ مگر وہ تو کیٹ تھی میں نے خولہ سے شادی کی ہے،

میں اپنے خوابوں کا کیا کروں وہ بچہ اور پرینسیس میری جان نہیں چھوڑتے۔۔"

خضر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر لیٹا یوں ہی سوچ رہا تھا جب خولہ اس کے کمرے میں آئی۔۔وہ یوں دبے پاؤں آئی جیسے کوئی بلی ہو۔۔۔

خولہ اس کے قریب آئی تو شاید وہ سو رہا تھا۔۔اس کو خضر کو جاگنا بُرا لگ رہا تھا۔دو دفعہ اس نے ہاتھ بڑھایا مگر پھر اس نے نہیں اٹھایا اور واپس پلٹی۔۔وہ مڑی ہی تھی جب خضر نے اسے آواز دی۔۔وہ اب اٹھ کے بیٹھ گیا تھا۔

"کیا کر رہی ہو یہاں خولہ؟"کچھ چاہیے؟"نجانے کیوں اس سے بات کرتے خضر کا لہجہ اپنے آپ ہی مدھم اور شائستہ پڑنے لگا تھا۔۔

خولہ نے خضر کو دیکھا اور بولی۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔"وہ اپنے چہرے پر ازلی معصومیت سجائے بولی۔

www.novelsclubb.com

خضر نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔"تو خولہ سو جاؤ جا کر۔"۔یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"میں ان کپڑوں میں کیسے سو جاؤں۔۔مجھے الجھن ہو رہی ہے۔۔"وہ وہاں خضر کے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

"خولہ میں اس وقت تمہیں کپڑے لا کر نہیں دے سکتا۔"

"ٹھیک ہے میں ساری رات بیٹھی بیٹھی سو جاؤں گی۔"تم آرام کرو۔۔"وہ کہتی وہاں سے جانے لگی۔

"اچھا رکو میں کچھ کرتا ہوں۔"وہ نانا کے گھر ہوتے تو فرشتے کے کپڑے اسے دے دیتا مگر وہ اپنے گھر تھا۔

پھر خضر نے دانیال کو فون کیا۔۔

"اسلام علیکم خضر تم کہاں تھے سارا دن،فون بھی نہیں اٹھایا کل سے۔سب ٹھیک ہے۔"

"وعلیکم السلام ہاں سب ٹھیک ہے۔وہ اصل میں میری کزن کسی وجہ سے میرے گھر آئی ہوئی ہے۔۔کیا تم اپنی بہن کے کوئی کپڑے لا دو گے مجھے۔۔اس وقت تک سب دکانیں بند ہو چکی ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

خضر سب واقع ٹھیک ہے؟؟اچھا میں آتا ہوں۔۔"دانیال کو شدید حیرت ہوئی مگر وہ گھر آکر بات کرنا چاہتا تھا۔۔

کچھ دیر میں بیل ہوئی تو خضر نے دروازہ کھولا۔

"یہ لو۔۔میں لے آیا ہوں۔مگر تم مجھے پریشان کر رہے ہو خضر۔۔"

دانیال ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔وہ میری کزن۔۔اس سے پہلے کہ خضر اپنی بات مکمل کرتا خولہ اندر سے بولتی ہوئی آئی۔۔

"خضر کپڑے کب آئیں گے۔"

خضر تو لب بھینچ کے رہ گیا۔۔۔

رہا دانیال تو وہ شوکڈ تھا وہ اس خوبصورت اور چھوٹی سی دولہن کو دیکھ کر ایک منٹ کے لیے ہل کر رہ گیا تھا۔جو اپنا لہنگا سنبھالتی آ رہی تھی۔

"خولہ یہ کپڑے لو اور جلدی سے کمرے میں چلی جاؤ۔۔"خضر درشتی سے بولا۔خولہ نے بھی کھینچنے والے انداز میں کپڑوں والا بیگ لیا۔

پھر خضر دانیال کی جانب مڑا۔۔اور دانیال کا منہ کھلا دیکھ کر خضر بے زاری سے بولا۔

"اپنا منہ تو بند کر لو۔نکاح کیا ہے۔بھاگا کر نہیں لایا۔۔مجبوری تھی۔"

وہ کندھے اچکاتے ہوئے کچن میں آ گیا۔۔اور دانیال اس کے پیچھے پیچھے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

"حال"

خولہ باہر گاڑی کے ساتھ کھڑی فون استعمال کر رہی تھی جب خضر گاڑی کا لاک کھولتے ہوئے بولا۔۔

"گاڑی آپ چلائیں گی مس خولہ۔۔" وہ تند لہجہ میں کہتا چابیاں اس کی طرف اچھال کر دوسری جانب بیٹھ گیا۔

خولہ غصے سے اس کی طرف آئی۔ مسٹر خضر میں ابھی بھی آپ کی پرسنل سیکرٹری نہیں ہوں۔ سو پلیز۔۔

"لیکن میں تمہارا باس ہوں اور یہ میرا حکم ہے۔" اب میں ڈرائیور ساتھ نہیں لایا۔۔ تو مس خولہ آپ کو یہ تکلیف اٹھانی پڑے گی۔"

خولہ ایک دم مسکرای "ویدمائے پلیئر۔۔"

خضر کو تشویش ہوئی۔۔ وہ کیوں مسکرای تھی۔

www.novelsclubb.com

خضر جہان کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔

خولہ نے گاڑی کو جنگلی گھوڑا سمجھتے ہوئے ایسی سپیڈ دی کے خضر جہان جو فون پے مصروف تھا۔ فون کال بند کرتے ہوئے بولا۔۔

"خانم مارنے کے اور بھی طریقے ہیں۔"

"آہ نہیں خضر بے میں آپ کو قتل کر کے جیل نہیں جانا چاہتی۔۔اس لیے آپ بالکل بھی فکر نا کریں۔۔"

وہ گاڑی کو اسی طرح دوڑا رہی تھی جیسے بگڑے ہوئے جوان لڑکے دوستوں کے ساتھ چلاتے ہیں۔

"خولہ گاڑی آہستہ چلاو۔۔آگے سیکورٹی آفیسر ہیں وہ تمہیں چلان کر دیں گے۔۔"خولہ کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔اور گاڑی بھی تیز ہوئی۔۔

"یا ربی۔۔خولہ۔۔"خضر واپس اپنے فون پر لگ گیا۔۔۔

پھر آفیسر کے گاڑی رکوانے سے پہلے ہی خولہ نے گاڑی روکی۔

جی۔آفیسر فرمائے۔خولہ نے مودبانہ لہجہ میں کہا۔

"محترمہ آپ جانتی ہیں کہ آپ کس سپیڈ پر گاڑی چلا رہی ہیں۔۔"ٹریفک اہلکار نے کہا۔

خولہ نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکلی۔

"دیکھیں آفیسر۔۔۔میرے نہایت ماصوم باس کو بہت جلدی ہے۔ان کے پاس ڈرائیور نہیں تھا۔۔اب خود گاڑی چلاتے ہوئے اچھے تو نہیں لگتے سو۔۔۔ان نے مجھ

سے مدد مانگی تو آپ تو جانتے ہیں کسی مجبور کی مدد نیکی ہے۔ میں نے کر دی۔ اب مجھے گاڑی کا اتنا تجربہ نہیں ہے۔"

مگر آپ بلکل بھی فکر مت کریں۔

"وہ کیا ہے نا میرے باس کو مجھ پر پیسا لگانے کا بہت شوق ہے۔۔"

کیوں باس۔ وہ خضر کو مخاطب کرتے ہوئے بولی۔۔ جو اپنی مٹھیاں بھینچ کر خود پر قابو پا رہا تھا۔۔

اس لیے آپ چلان کاٹیں۔ بلکہ آپ رہنے دیں۔۔ مجھے پتا ہے کتنا دینا ہے۔۔

"لائے باس پانچ ہزار۔۔ آپ کا چلان۔۔"

آفیسر کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا وہ پانچ سو کے بجائے پانچ ہزار روپے دے رہی تھی۔۔۔

خضر نے بغیر مزاحمت کے اسے پیسے دے دیے۔ اب کہ آفیسر نے خضر جہان کو مخاطب کیا۔۔

"سر میرا مشورہ مانیں تو خود گاڑی چلالیں۔ ورنہ آگلے چیک پوائنٹ پر یہ بی بی آپ کا دیوالیہ کر دے گیں۔"

اس سے پہلے خضر کچھ کہتا خولہ نے اپنا لہجہ تبدیل کرتے ہوئے سپاٹ انداز میں آفیسر کو جھڑکا۔

آپ اپنے مشورے اپنے پاس رکھیں اور یہاں سے رفوع چکر ہو جائیں۔۔اس سے پہلے کہ جو دیا ہے وہ بھی لے لوں۔۔

خولہ گاڑی میں بیٹھی اور پھر سے ڈرائیو کرنے لگی۔۔اب کہ وہ نارمل چلا رہی تھی۔

"یہ سب کیا تھا مس خولہ جلال۔"خضر بھاری سرسراتے لہجہ میں بولا۔

وہ اس کے طرز تخاطب پہ لحظہ بھر کو گڑبڑائی مگر پھر سنبھالتے ہوئے گویا ہوئی۔۔

کیوں خضر جہان آپ کو کیا لگتا ہے۔۔میں کوئی ہاکر یار قاصہ ہوں۔۔جو اپنا آپ،آپ کو پیش کرے گی اور آپ اپنا پیسا لوٹائیں گے۔۔ہونہہ۔۔۔میں خولہ ہو خولہ جلال۔۔خضر خاموش ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے گاڑی پارک کی اور دونوں باہر نکلے۔۔خضر اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔۔اور کن انکھیوں سے خولہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"تم واقعہ پاگل ہو۔۔"نہیں بلکہ پاگلوں کی ملکہ ہو وہ بھی قدیم۔۔۔"

"ہونہہ۔۔"خولہ سر جھٹکتی وہاں سے چلی گئی۔وہ خضر کی بات واقعی نہیں سمجھی تھی۔ایک نمبر کی جذباتی لڑکی۔

"سلمان پلیز سیم کے لوکر کی چابیاں دو۔۔"

وہ سلیمان سے چابیاں لے کر پہلے ایک کمرے میں آئی اور وہاں اس نے اپنا لباس تبدیل کیا۔۔یہ ویسا ہی لباس تھا۔۔بھورے رنگ کا گھٹنوں تک آتا فراک اس پر چمڑے کے بازو۔۔چمڑے کی جیکٹ اور بیلٹس۔۔

جن میں جیبیں تھیں۔اور چمڑے کے سیاہ لمبے جوتے۔سر پر اربیوں جیسا سکارف اور منہ پر سکارف کے ایک پلو سے کیا نقاب۔وہ پھر سے پندرہویں صدی کی جنگجو بن گئی تھی۔

وہ باہر نکلی تو وہاں خضر اس کا منتظر تھا۔ایک لمحہ کو خضر جہان خولہ کی پیچیدہ آنکھوں میں دیکھتا رہا۔اس کی آنکھوں میں کچھ تھا،خضر نے وہ محسوس کیا تھا۔۔

چلیں وہ چابیاں اسے دیتے آگے بھڑ گئی۔

"قدیم شہزادی۔۔۔"خضر منمنایا۔

☆☆☆☆☆☆☆

آفس کے بیسمنٹ میں موجود وہ ایک تفتیشی سیل تھا، وہاں ایک میز رکھی تھی جس کی ایک جانب سیم بیٹھا تھا۔۔اور وہ دونوں اس کے سامنے۔۔ سیم خضر کو دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔وہ صرف خولہ کی طرف متوجہ تھا۔۔

"میں نے تمہیں ساری رات مس کیا خولہ۔۔ تمہارا دیا زخم بھی سکون دے رہا ہے۔"وہ بے شرمی سے بولے جا رہا تھا۔۔

"میں تمہارا حشر بگاڑ دوں گی۔۔۔"وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔۔

"تم مجھ سے کچھ نہیں اگلوا سکتی۔"سیم بڑے تحمل سے بولا۔۔

"نہیں سیم، میں تمہیں بالکل بھی پریشان نہیں کروں گی۔ میں نے تو بس تمہیں میلیسہ سیئےلو کی صورت حال سے آگاہ کرنا تھا۔۔"

اور اس نام پے سیم خیدر شاہ کا رنگ فق ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ بالکل بھی اچھی حالت میں نہیں ہیں۔۔۔یہ دیکھو۔۔"

خولہ نے ایک تصویر نکال کر اسے دی۔۔ سیم نے کھا جانے والی نظریں خولہ پر جمائیں۔۔۔

"کیا کیا تم نے ان کے ساتھ۔"

"تمہیں لگتا ہے سیم کہ میں تمہاری جیسی درندہ صفت ہوں۔میں تو اتنا ہی جانتی ہوں کہ۔۔۔

"کہ وہ لنڈن کے ایک منٹل ہسپتال میں زیر علاج ہے۔۔خضر نے خولہ کی بات مکمل کرتے ہوئے مداخلت کی۔۔

"اس پے ڈائین ہونے کا الزام ہے۔۔گاؤں والے اسے جلانا چاہتے تھے مگر ہیومن رائٹس کے مطابق اس کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔اب اگر تم ہمیں عرفہ کا پتا دے دو تو تمہاری موت کچھ آسان ہو جائے گی۔"

خولہ حیرت سے خضر کو دیکھ رہی تھی۔۔جو بات خولہ کو معلوم نہیں تھی۔۔خضر وہ جانتا تھا۔۔

پھر سیم نے ایک زوردار اور پراسرار قہقہہ لگایا۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں لگتا ہے کہ میں اتنا بے وقوف ہوں کہ اس لڑکی کا پتا دے دوں۔۔جو جلد ہی میرے کام کی تکمیل کرنے والی ہے۔۔اور پھر میں تمہارے دل تک پہنچوں گا۔۔مائے ڈیئر کیٹ۔۔"

وہ عجیب انداز میں بول رہا تھا۔۔اور سیم کی آنکھوں میں کچھ تھا جو خولہ کو تکلیف پہنچا رہا تھا۔

خولہ نے ساتھ بیٹھے خضر کے ہاتھ کو اتنی مضبوطی سے پکڑا کہ خضر نے چہرہ موڑ کر خولہ کو دیکھا۔۔

اسے تکلیف کیوں ہو رہی تھی۔ سیم کے الفاظ یقین گوئی جادوئی طلسم تھے۔۔ خضر ایک دم اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"چلو خولہ ہم باقی بات بعد میں کریں گے۔۔"

خولہ بلکل ساکت تھی۔اور خاموشی سے اٹھ کر خضر کے ساتھ باہر چلی گئی۔اس نے ابھی تک خضر کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔وہ باہر آئے تو خضر نے اسے پکارا

"خولہ کیا تم ٹھیک ہو۔"

وہ یک دم سے جیسے ہوش میں آئی ہو۔۔۔ پھر نظر جھکا کر خضر کے ہاتھ کو دیکھا۔۔

"آئی۔ایم۔سوری خضر میں نے جان کر۔۔"وہ بول رہی تھی مگر پھر اس کو اپنی ناک سے کچھ بہتا محسوس ہوا۔۔۔اس نے ناک چھوا اور ہاں وہ خون تھا۔

خولہ کی ناک سے بہتا خون خضر نے اب دیکھا جب اس نے اپنا چہرہ اٹھایا اور نقاب ہٹایا۔۔

"خولہ۔۔"وہ اس کو اپنے آفس میں لے آیا۔

"یہاں بیٹھو۔۔۔یہ لو۔۔۔"خضر کے بعد ٹیشو نکال کر اسے دیتا گیا۔اب کہ خون رک چکا تھا۔۔وہ ناک پہ ہاتھ رکھے صوفے پر گردن پیچھے کو ڈھلکائے بیٹھی تھی۔۔

اور خضر اس کے سامنے۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ماضی"

ایک نیلی آنکھوں والا لڑکا اسے پکار رہا تھا،

ایک لڑکی تھی۔خوبصورت شہزادی۔وہ اسے بھی پکار رہا تھا۔

وہ رو رہا تھا۔

کیوں؟خضر نہیں جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر اس نے ایک تصویر دیکھی۔

اور وہ چلایا بابا۔۔۔اس پر لکھا تھا۔

"Please help me"

☆☆☆☆☆☆☆☆

شاید آدھی رات تھی خولہ کی آنکھ کسی کے چلانے کی اواز پر کھلی تھی۔وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئی۔پھر وہ دوڑتی ہوئی خضر جہان کے کمرے میں آئی۔۔

خولہ نے دروازہ کھولا۔

تو خضر پاگلوں کی طرح دھیمی آواز میں روتے ہوئے چلا رہا تھا۔اور اپنا سر دیوار پر مار رہا تھا۔۔ہلکے ہلکے۔۔یوں کے درد سے کرہ رہا ہو۔خولہ کا روم روم کانپ رہا تھا۔اس نے ڈرتے ڈرتے خضر کو آواز دی۔۔

خضر۔کیا ہوا ہے۔۔خضر نہیں پلٹا گو کہ اس نے سنا ہی نہیں۔وہ قدم قدم بڑھاتی اس کے پاس گئی۔۔خولہ نے اس کی شرٹ پکڑ کر ہلائی۔۔خضر۔۔خ۔۔ضر۔۔

اور خضر ایک دم پلٹا۔۔"جاؤ یہاں سے۔۔"وہ بہت مشکل سے بول پایا۔

"پر تم ٹھیک نہیں ہو۔۔کیا تم خواب میں ڈر گئے ہو۔۔"

www.novelsclubb.com

"یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔۔"تم ہی اس سب کی زمادار ہو۔۔"

خضر۔۔وہ اتنا ہی بولی تھی کہ خضر نے سنگھار میز پر پڑی پرفیوم کی بوتل اٹھا کر زور سے زمین پر پٹخی۔۔وہاں کرچیاں ہی کرچیاں بکھر گئیں۔۔

اور سارا کمرا خوشبو سے مہک اٹھا۔

خولہ اتنا ڈری کے بغیر دیکھے کہ نیچے کانچ ہے۔۔وہ باہر کی طرف ڈورنے لگی، مگر پہلے ہی قدم پر کانچ کے کئی ٹکڑے اس کے دائیں پیر میں گھب چکے تھے۔۔

وہ وہاں ہی درد سے کرہ کر گر گئی۔اور خضر کا وہ روپ پھر کانچ کا پاؤں میں گھسنا۔۔اسے بہت رونا آرہا تھا۔۔خولہ نے اپنے آنسو ضبط کرتے ہوئے نگاہ اٹھا کر خضر کو دیکھا۔۔۔جو دوسری پر فیوم ہاتھ میں لیے اسی کو دیکھ رہا تھا۔

اور پھر جو آنسوُر کے تھے وہ سیلاب کی طرح بہ نکلے۔

اور وہ دونوں ہاتھوں میں منہ دیے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔خضر جہان کو اس کی آواز پے جیسے ہوش آیا۔۔

"آہ یہ خواب یہ مجھے مار ڈالیں گے کسی دن۔۔"وہ منہ میں بڑبڑایا کمرے کی لئیٹ جلائی۔

www.novelsclubb.com

"اور اس کے پاس آیا۔آئی ایم سوری خولہ۔۔" چلو آؤ تمہارے پاوں سے خون بہ رہا ہے۔آؤ۔"

خولہ نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کے ہاتھ کو دیکھا اور غصے سے تھاما۔۔۔خضر خولہ کو سہارا دے کر دوسری طرف سے بیڈ پر لے گیا۔۔یہاں بیٹھو۔۔۔

پھر دراز سے "فرسٹ ایڈ باکس" نکالا اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔

وہ کہ اب اس کے پاؤں میں سے کانچ نکالنے لگا۔۔اور خولہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔

"خولہ چُپ ہو جاؤ۔" رو وہ رہی تھی لیکن نجانے تکلیف اسے کیوں ہوئی تھی۔

خضر اس کے پاؤں کی ڈریسنگ کرتے ہوئے بہت پیار سے بولا۔

"خولہ میں آگ ہوں مجھ سے دور رہو ورنہ تم جل کر راکھ ہو جاؤ گی۔"

وہ ہلکا سا اٹھی اور اس کے قریب ہو کر اپنے ننھے ہاتھ سے اس کے ماتھے کو سہلانے لگی۔۔

"کیا تمہیں درد ہو رہا خضر۔" وہ تیرہ سالہ لڑکی بہت پہلے سے ہی اس کے لیے مرہم تھی۔بس وہ دونوں جانتے نہیں تھے۔

"نہیں جانم تم سو جاؤ۔۔" "میں ٹھیک ہوں۔خضر کو خود شدید حیرت تھی کہ وہ کیسے ایک دم نارمل ہو گیا ہے کیونکہ اکثر وہ خواب دیکھنے کے بعد بہت عجیب ہو جاتا تھا، چڑچڑا سا۔۔۔لیکن آج خولہ کہ ہوتے ہوئے وہ ایک دم نارمل ہو گیا تھا۔۔

وہ ابھی اسے دیکھ رہا تھا کہ خولہ نے پیار سے اس کا ماتھا چوما۔"میں جانتی ہوں تمہیں درد ہو رہا ہے۔۔"تم اتنی زور سے اپنا سر دیوار سے مار رہے تھے اور تم رو بھی رہے تھے خضر۔۔"

"مجھے بھی ایسے ہی خواب میں ڈر لگتا ہے۔پر کوئی میرا یقین ہی نہیں کرتا۔وہ سب مجھے پاگل سمجھتے ہیں۔"

"میرا بھی کوئی یقین نہیں کرتا۔۔۔"خضر خولہ کی پیچیدہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"مجھے ہے۔۔مجھے ہے یقین خضر۔۔"وہ ایسے ہی جوش سے بولی۔۔

خضر کو لگا کہ کسی نے اسے برف کا مجسمہ بنا ڈالا ہو۔

"خولہ تم چھوٹی ہو ابھی،اتنی مت سوچو۔یہ سب فضول باتیں ہیں۔۔"خضر جہان تمام خیالات کو جھٹک کر اسے تنبیہ کرنے لگا۔۔

"اچھا اور اسی چھوٹی بچی سے تم نے نکاح کیا ہے،چھوٹے بچے شادیاں نہیں کرتے۔۔"میں چھوٹی نہیں ہوں۔۔"خولہ ناک سے مکھی اڑتے مذاق میں بولی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مگر خضر وہ ساکت سا اسے دیکھے گیا۔ کون تھی یہ لڑکی۔ ایک ہی رات میں وہ خضر جہان کو جیت چکی تھی یا وہ پہلے سے ہی اس کے وجود کا لاپتہ حصہ تھی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"حال"

خولہ کیا ہوا ہے۔۔ خضر اب پریشان تھا۔ وہ اب بھی گردن صوفے پے گرائے بیٹھی تھی۔

"کچھ نہیں خضر بے۔۔ کیا آپ نے وہ محسوس کیا۔" خولہ نے الٹا سوال کیا۔۔

"وہ تمہارا دل چاہتے ہیں جانتی ہو کیوں۔۔" خضر جہان اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا۔۔ خولہ نے حیرت سے ابرو اچکائی۔

"کیونکہ تم وہ محسوس کرتی ہو جو میں بھی نہیں کر سکتا۔۔" خیر تم نے کیا دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ عجیب جگہ تھی۔۔ جیسے کوئی پرانا ہسپتال یا چرچ وہ عرفہ تھی بالکل ٹھیک نہیں تھی۔۔ وہی خواب والی مدد کی پکار، مگر ایک چیز۔ جو وہاں الگ نظر آئی وہ تھا ایک قعلہ۔۔ مگر وہ قعلہ میں پہلے دیکھ چکی البتہ میں نے اس کا نام دیکھا۔"

سنہرے حروف سے "lady gorgon ,the medusa" لکھا تھا۔۔

"خولہ تمہیں یقین ہے کہ یہی تھا۔۔"خضر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔خولہ نے ہاں میں گردن ہلائی اور جلدی سے اپنا ہاتھ چھڑواتی اس کے ٹیبل پر آئی۔وہاں پڑی پانی کی بوتل کو ایک سانس میں خالی کیا۔

"خولہ ہم شام میں جائیں گے۔۔"خضر اس سے مخاطب ہوتے ہوئے بولا۔

کہاں۔"لیڈی گورگن کے قعلہ میں۔۔۔اس نے جیسے اپنے ہی سوال کا جواب دیتے ہوئے تردید چاہی۔

"ہم وہاں تب جائیں گے۔جب ہمیں چابیاں ملیں گی۔ابھی ہم کہیں اور جائیں گے۔تم چاہو تو ساتھ چل لو ایک کام ہے۔۔"

"ٹھیک ہے پھر میں ابھی جاکر وہ پیرس والی نئی بیلڈینگ کا کام فائنل کرلوں۔۔۔"وہ جارہی تھی جب خضر نے اسے پکارا۔۔"خولہ۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ پلٹی۔۔"اب تم سیم کے پاس نہیں جاؤ گی۔"جو تفتیش ہوگی میں خود کرلوں گا۔

"خضر مگر۔۔"وہ کچھ بولنا چاہتی تھی مگر خضر نے اسے ٹوک دیا۔۔

'خانم کیا تم پے فرض ہے مجھے ناں کرنا۔۔"

اور اس بات پر خولہ کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔"جی ہاں سوائے تین دفعہ کے۔۔" پھر وہ وہاں سے چلی گئی۔

اور ظالم مہربان پھر سے مہربانی کر رہا تھا۔۔۔ ظلم ڈھانے کے لیے۔

☆☆☆☆☆☆☆

عمر کمرے میں داخل ہوا۔۔تو ابرا بیڈ کے بجائے سنگھار میز پر بیٹھی تھی۔وہ قدم قدم بڑھاتا اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔

ابرا کھڑی ہوئی اور پلٹ کر اسے دیکھتے ہوئے مسکرائی۔

اس مسکراہٹ میں ایک خوشی تھی۔۔ایسی خوشی جو کسی کھوئے ہوئے کے مل جانے کی ہو۔۔عمر کو لگا کہ وہ اس مسکراہٹ سے واقف ہے۔

عمر کی زندگی میں عورت ایک ٹشو سے زیادہ کچھ نہیں تھی۔وہ استعمال کر کے پھینک دیتا تھا۔لیکن یہ لڑکی اسے کے دماغ کے کسی گوشے میں آج بھی تھی۔

"آپ مجھے اب بھی نہیں پہچانے عمر۔"ابرا اس کی آنکھوں میں اجنبیت دیکھ کر کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نامحرم کا قرب۔۔وہ آگ ہے، جو وجود کی پارسائی کو خشک لکڑیوں کی طرح کھا جاتا ہے، ابرا۔۔"

عمر کا یہ لحظہ تخاطب اس کے ماضی کے درد اور یادوں کو سرِ بر ملا بیان کر رہا تھا۔

"عمر کیا آپ کو میں واقع یاد نہیں۔ چلیں کوئی بات نہیں ہم ماضی کو نہیں کھولتے۔۔۔اسراء نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے مگر آپ کا مجھ سے یوں ملوانا یہ وہ احسان ہے جو میں کبھی نہیں اتار سکتی عمر۔۔"

وہ عمر کے دونوں ہاتھوں کو تھامے کھڑی تھی۔۔آپ کو میں یاد نہیں ہوں مگر میں آپ کو کبھی نہیں بھولی۔

میری محبت اور دعاؤں میں صدق تھا۔میری خاموش محبت میں بہت طاقت تھی۔ تبھی اللہ نے آپ کو میرا کر دیا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔اب کہ عمر کو کچھ یاد آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ حسین اور خوبصورت لڑکی۔ جس کی سیاہ گہری آنکھیں تھیں اور دودھ سی سفید جلد۔جو آذر بائیجانوئوں جسے نقوش رکھتی تھی۔ جس کے سیاہ لمبے بال رات سے زیادہ گہرے تھے۔اور گالوں میں پڑتے گھڑے۔وہ اسے یاد آ رہی تھی۔۔عمر نے اسے پہلے کہیں دیکھا تھا۔

"آپ بہت خوبصورت ہیں ابرا۔"

وہ اس کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑاستے ہوئے بولا۔ "کیا آپ مجھے محبت کا صفر سنائیں گی ابرا۔" وہ ایسے ہی اسے دیکھ کر کہ رہا تھا۔

"آپ کو تکلیف ہو گی عمر۔۔" ابرا نہایت ماصوم انداز میں گویا ہوئی۔

"ابرا میں وہ شخص ہوں جو شاید ساری زندگی اپنے گناہوں کا بوج سہتار ہوں گا۔ابرا میں برا نہیں تھا۔

ممی اور عرفہ سے محبت کرتا تھا۔دادا ہمیشہ کہتے تھے سکینہ کے ساتھ میں نے زیادتی کی ہے۔۔میرے بابا ہمیشہ انہیں مارتے تھے۔۔ممی دادا کی بھتیجی تھیں۔۔گیارہ سال کا تھا جب ماں کو کھویا تھا۔

میں قرآن کی بہت اچھی تلاوت کرتا تھا ممی روز سنتی تھیں۔اور اللہ۔یہ کہتے ہوئے وہ وہاں بیڈ پر بیٹھ گیا اور بل بلا کر رونے لگا۔

www.novelsclubb.com

میں نے بیوفائی کی۔وہ میرے دوست تھے سب سے اچھے میں نے ان کو چھوڑ دیا۔۔اور اللہ نے میری معافی پر پھر سے معاف کر دیا۔

کوئی اتنا مہربان کیسے ہو سکتا ہے۔کیوں میں اللہ سے مایوس ہو گیا۔۔

"ان دنوں گھر میں ممی اور بابا کے بہت جھگڑے ہو رہے تھے۔اس رات عرفہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی بابا مجھے کہیں جھج رہے ہیں۔وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔میں نے اسے حوصلہ دیا کہ ایسا کچھ نہیں ہو گا مگر میں غلط تھا۔۔

عرفہ اگلے دن سکول سے غائب ہو گئی۔۔اور پھر اسی دن ممی کی لاش سوئمنگ پول سے ملی۔دس سال کا تھا جب دادا کی اچنک ڈیتھ ہوئی تھی۔ایسے ہی اور اب ممی کی۔۔

میں اللہ سے ناراض ہو گیا۔

کیونکہ مجھے عرفہ اور ممی واپس چاہیے تھیں اور وہ نہیں آرہی تھیں۔اس دن سے لے کر خولہ کے حقیقت بتانے تک میں بحر ظلمت کی اس کوٹری میں تھا جہاں میرا سانسیں بھی کسی اور کی ملکیت میں تھیں۔

میرے دادا بہت اچھے تھے مگر ابرا۔۔میرا باپ مجھے اپنے آپ سے نفرت میں مبتلا کر گیا ہے۔۔میں پل پل مر رہا ہوں یہ سوچ کر کہ اس شخص کا خون میری رگوں میں دوڑ رہا ہے۔۔اب کہ وہ اپنے آنسو قمیض کے بازو سے صاف کر رہا تھا۔

ابرا کی آنکھیں بھی ویسی ہی نم تھیں۔

"عمر آپ کا باپ بہت اچھا انسان تھا کیونکہ وہ سلطان خیدر شاہ نہیں تھا بلکہ فرقان خیدر شاہ تھا۔۔"

ابرا کی رندھی ہوئی آواز میں کہا گیا یہ جملہ عمر کو بالکل ساکت کر گیا تھا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ابرا۔۔وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔"

آپ کے دادا ہمیشہ آپ کی ممی کی شادی اپنے دوسرے بیٹے سے کروانے پر پچھتاتے تھے۔۔

جب خولہ نے آپ کے بارے میں بتایا تھا اور معلومات اکٹھا کرنے کو کہا۔تو آپ کی زندگی کی کتاب کو میں نے حفظ کر لیا۔وہ یوں ہی اس محبت کی علامت کو دیکھ رہا تھا۔جسے وہ جانتا تھا۔مگر کیسے۔

☆☆☆☆☆☆☆

بے وفائی،بے ایمانی

کیا تم نے آدم کو دیکھا ہے،

کیا آدم بیوفا ہوتا ہے،

اگر تم مجھ سے پوچھو،

تو ہر انسان کی نظر میں،

www.novelsclubb.com

اس سے بڑا وفادار کوئی نہیں۔

اور سامنے والے سے زیادہ

بے وفا کوئی نہیں۔

مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔

آدم وفادار بنتا ہے۔اپنی مرضی سے۔

وہ خوش قسمت ہے،

کیونکہ اس کے پاس منتخب

کرنے کا اختیار ہے جو وہ چاہتا ہے،

اور چونکہ انسان جلد باز ہے،

تو وہ ہمیشہ بیوفائی کر جاتا ہے۔

کیا تم غور نہیں کرتے،

سورج، چاند، دن اور رات،

www.novelsclubb.com

کیا وہ بیوفائی کرتے

نظر آتے ہیں؟؟ نہیں

جانتے ہو! ان کی بیوفائی

قیامت برپا کر دے گی۔

مگر آدم ہر بار کھالیتا ہے،

گندم کا دانہ۔

کیا تم سوچتے نہیں،

کہ اگر آدم بے وفائی کرتا

ہے تو سزا کے بجائے امتحان

میں کیوں ڈالا جاتا ہے۔۔

چلو میں تمہیں بتائوں،

کیونکہ آدم بے ایمان نہیں ہوتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور جو بے ایمان ہوتا ہے وہ آدم نہیں ہوتا،

ازازیل سے ابلیس کے سفر،

میں بیوفائی کے ساتھ بے ایمانی

بھی ہوتی ہے۔۔

اور کیا تم نے بے ایمانی

کی زہریلی جڑ کو دیکھا؟؟

کیا تم نے اسے اکھاڑا؟؟

کیونکہ اگر تم اسے تباہ نہیں

کرتے۔۔۔تو وہ تمہاری ان

رنگین روشنیوں کو بجھا دے گی۔۔

اور تم اندھیرے کی اس گھاٹی

میں دخل ہو گے،

www.novelsclubb.com

جہاں درد اور مایوسی ہے۔

کیا تم اس قابل ہو کہ،

محبت اور عشق کی پاک

عقیدت کے بغیر رہ سکو۔۔

پھر آدم تم بیوفائی کیوں کرتے ہو۔

اس سے، جس سے وفا کا حق ہے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

فون مسلسل بج رہا تھا۔آدم دیکھ رہا تھا۔

"آہ اسراء خانم تم میرے بغیر نہیں رہ سکتی۔"

www.novelsclubb.com

پھر وہ فون اٹھاتے ہوئے بولا۔

"اسلام علیکم۔"

"وعلیکم السلام آدم صالح تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔"

اسراء میں ایک غریب اور مصروف انسان ہوں۔میں جاب کرتا ہوں۔۔تمہارے باس کی طرح امیر تو ہوں نہیں۔

"اف او۔۔اب رہنے بھی دو آدم صالح۔۔"وہ چڑ کر بولی۔

"خضر کیسا ہے۔۔"آدم نے مصروفیت سے پوچھا۔

مجھ سے تو ایسے پوچھ رہے ہو جیسے تمہارا تو رابطہ ہی نہیں اس اکھڑ و انسان سے۔

آدم جو کچھ لکھ رہا تھا۔قلم چھوڑ کر کرسی پر پیچھے کو ہو کر بیٹھا اور آبرو اچکا کر بولا۔

اسراء میں نے سنا ہے تمہیں پرسنل سیکرٹری بنا رہا ہے۔لیکن تم۔۔اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

اسراء نے زور سے مٹھی بھینچتے ہوئے ضبط کیا مگر پھر وہ اپنا کنٹرول کھوتے ہوئے نہایت غصے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"خضر ایک

پاگل۔۔جنونی۔سائیکو۔۔ظالم۔۔۔جابر۔۔کھڑوس۔۔۔بے مروت۔۔اور اور۔۔۔چنگیز خان ہے۔۔"

اور ٹھاااکی آواز کے ساتھ اس کے کیبن کا دروازہ کھلا۔

خولہ کے ہاتھ سے فون پھسل کر نیچے گرا۔

"کیا کہ رہیں تھیں آپ مس خولہ کہ میں ایک سنکو، جنونی،اور شاید چنگیز خان ہوں۔۔"وٹ ایور۔۔"ویسے آپ جانتیں ہیں مس خولہ۔۔آپ کی اس شدید بد تمیزی پر میں آپ کو سزا دوں گا۔ مگر ابھی نہیں۔"اس وقت میں آپ کو یہ بتانے آیا ہوں کہ میں سیلینہ کے ساتھ لنچ پر جا رہا ہوں۔۔

واپسی پر ٹھیک چھے بجے میں آپ کو یہاں سے پک کر لوں گا۔خضر جہان اسی بھاری سر سراتے لہجہ میں کہ کر باہر چلا گیا۔

اور خولہ ساکت سی کھڑی تھی۔۔۔"اف اللہ سب کچھ سن لیا۔"

"اچھا ہی ہے۔۔"پھر اس نے جلدی سے فون اٹھایا جس پر کال چل رہی تھی۔۔یعنی آدم صالح نے سن لیا۔۔"خولہ نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

www.novelsclubb.com

"ویسی اسراء اتنا بھی بُرا نہیں ہے وہ۔۔"آدم صالح اس کی خاموشی کو بھمپتے ہوئے نہایت مدھم اور پُر سکون انداز میں بولا۔بالکل خضر کے بر عکس۔۔ہاں ان کی آواز و ،ان کی شکل مشابہت رکھتی تھی مگر آدم اور خضر میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔۔سب ملنے کے باوجود ان کا انداز بے حد مختلف تھا۔۔

"آدم یہ سیلینہ کون ہے۔۔"وہ اب بلکل سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔۔

آدم ذرا سا کنکھارا اور بولا۔"تم اسے نہیں جانتی۔۔"

نہیں۔۔۔

"اب تم نے پرسنل سیکرٹری بنے سے انکار کر دیا ہے۔تو سیلینہ ایک بیسٹ آپشن ہے۔"

"اچھا مگر لنچ پر کیوں لے کر گئے ہیں۔۔"خولہ بڑے تجسس سے پوچھ رہی تھی۔۔

اسسسس لڑکی تم کچھ نہیں سمجھتی۔

خولہ کے عصاب تن گئے۔۔"آدم صالح پہیلیاں مت بجھواؤ۔"

"اسراء خانم وہ خضر کی یونی فرینڈ تھی اب خضر ذرا لڑکیوں سے دور رہنے والا شریف لڑکا ہے۔۔ کیا ہے کہ سیلینہ بیچاری تمہارے اس بہادر اور خوبصورت باس پر دل ہار گئی۔"مگر خضر نے اسے ٹھکرا دیا۔اب کہ وہ ناراض ہے۔تم تو جانتی ہو تمارا ڈیئر کزن ہر کسی کو فکس کرنا جانتا ہے۔تو اس لیے اسراء خانم وہ اسے لنچ پے لے گیا۔اور وہ کچھ بتا رہا تھا کسی لاکٹ کے بارے میں۔۔"

خولہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔اسے کیوں برا لگ رہا تھا۔بھاڑ میں جائے میری طرف سے۔۔وہ سوچ رہی تھی کہ ایک اور سوال ناگ بن کر اس کے سر پر ناچنے لگا۔

"آدم صالح ابھی دو بجے ہیں اور لنچ میں ایک گھنٹا لگتا ہے۔ تو وہ چھے بجے تک اس لڑکی۔ کیا نام ہے۔۔۔"سیلینہ۔۔"آدم ہلکا سا بولا۔

"ہاں جو بھی ہے اس کے ساتھ کیا کریں گے۔"

"آہ اسراء اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔ جتنا میں سیلینہ کو جانتا ہوں وہ اتنی آسانی سے نہیں مانے گی۔ اب وہ خضر سے اپنے نخرے تو اٹھوائے گی۔"

"مثلاً۔۔"وہ یہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔۔

"مثلاً۔۔۔شاپنگ۔ مووی۔۔یا شاید کچھ اور۔۔"

خولہ کے سر پر بجی اور تلووں پر لگی۔۔

"اب تم پچھتا رہی ہو اسراء۔۔۔"آدم اسے چڑا رہا تھا۔ اور نجانے کیوں خولہ کا یہ انداز اسے محفوظ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر وہ بھی خولہ ہے۔۔۔"پچھتائیں گے تو خضر جہان۔۔ جو اس قسم کی لڑکی کو اپنا پرسنل سیکرٹری بنا رہے ہیں۔"

آدم مسکرایا۔۔"مجال ہے کہ یہ لڑکی اعتراف کرے۔۔"

"چھوڑو آدم تم یہ بتاؤ فرشتے اور ممت ٹھیک ہیں۔"

"اسراء تم نے ابھی تک گھر فون نہیں کیا۔اب کہ آدم ذرا سنجیدگی سے بولا۔۔"

"آا۔۔آدم میں ان سب سے شرمندہ ہوں۔۔میری وجہ سے فرشتے کی خوشی خراب ہوئی۔۔اور سالار کو میری وجہ سے اتنی تکلیف اٹھانی پڑی۔پھر میں نے اس کے سامنے نجانے کیا اول فول بولا تھا۔"

"پہلی بات اسراء کہ فرشتے کو چھوڑ دو۔۔"وہ ویسی خوش نہیں تھی مگر اس سب کہ بہانے وہ ٹھیک ہو گئی ہے ممت کے ساتھ۔۔"

"اور رہا سالار۔۔تو تم نے اس کی جان بچائی ہے۔۔اور تم نے کوئی فضول بات نہیں کی۔۔شاید تم ٹھیک تھی۔"

"کچھ دیر کے لیے میری سانسیں بھی رکی تھیں۔اسراء چار دن میرے لیے قیامت تھے۔"اچھا ہم بعد میں بات کریں۔۔"

پیچھے شور تھا یقیناً وہ کہیں باہر آگیا تھا۔۔"مجھے ابھی ضروری کام ہے۔۔"

"ٹھیک ہے آدم صالح فی امان اللہ۔خیال رکھنا اپنا۔"

خولہ نے فون سائیڈ پر رکھا۔۔

"اسے میرے مرنے سے اتنی تکلیف کیوں ہوئی۔۔۔"

پھر خولہ نے سر جھٹکتے ہوئے فائل کھولی۔۔ مگر اس کی توجہ کہیں اور تھی۔اس نے ریسیپشن پر سلیمان کو کال کی۔

"سلیمان کیا خضر بے جا چکے ہیں۔"

"جی اسراء خانم وہ تو نکل گئے ہیں۔"

"ٹھیک ہے تھینکس۔"

کام کر کے وہ نماز پڑھنے چلی گئی۔

وہ واپس آئی تو میز پر وہی پیلے اور نارنجی سے گلاب رکھے تھے۔۔ مگر آج کوئی کرڈ نہیں تھا۔۔ بلکہ فون پے میسج آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

“I hate you”

خولہ کی انگلیاں تیزی سے چلیں۔

“I can't even hate you.”

"میں آپ سے نفرت بھی نہیں کر سکتی" خولہ نے یوں ہی لکھا اور اسی نمبر پر بھیج دیا۔ جو انون تھا۔ پھر اس نے ان پھولوں کو ناک کے پاس لے جاتے ہوئے۔ آنکھیں زور سے میچ لیں۔ اور پورے دل سے ان کی خوشبو سونگھی۔ کچھ دیر کے لیے اسے بے اختیار وہ خواب یاد آیا۔

جب وہ دنیا سے الگ کسی جگہ تھی اور اسی طرح وہ ان خوبصورت پھولوں کو محسوس کر رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہر چیز میں وہ اللہ کو تلاش لیتی ہے۔۔ اس کا نور ہر جگہ ہے۔۔ وہ خولہ تھی، بہاری کی علامت کہ اسے اسی لیا بنایا گیا تھا۔۔ دنیا سے دور کہ اس کی منزل آسمانوں سے آگے تھی۔۔

انسان صرف اس چیز کو حاصل کر سکتا ہے، جس کی جستجو اس کے دل کے ایک گوشہ میں آگ کی جنگاری کی مانند کیونکہ وہ دائمی ہوتی ہے، لیکن اپنے ذہن میں آنے والی خواہشات کے پیچھے بھاگتے بھاگتے ہم دل کی اس سچی جستجو کو نظر انداز کر دیتے ہیں، جبکہ ہمارا سکون اسی سے جڑا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

انسان کے دل کو صرف جنابِ حق کی محبت چاہیے جو اسے نہیں دیتے، وہ بے سکون لوگ ہو جاتے ہیں، کیونکہ وہ خلا کبھی پُر نہیں ہوتی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

عمر یوں ہی ابرا کو دیکھ رہا تھا۔۔"ابرا اب جب آپ اتنا کچھ جانتیں ہیں میرے بارے میں تو پھر اپنے بارے میں بتائیں۔"

ابرا نے آنسو صاف کیے۔اور اٹھ کر الماری تک آئی۔ایک لفافہ نکالا اور بیڈ پر عمر کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔اس میں ایک کتاب تھی.

Audiophile(a person who is enthusiastic " about high-fidelity sound "reproduction......"AD")

یہ اس کتاب کے پہلے صفحہ پر بہت بڑا لکھا تھا۔

پھر ابرا نے پہلہ صفحہ پلٹا۔۔

"کیا کسی نے اس لڑکے کو دیکھا ہے جو خود کو آڈیو فائل کہلاتا ہے؟اور نیچے ایک خوبصورت لڑکے کی تصویر تھی جو کسی کینٹین میں بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر صفحہ پلٹایا گیا۔۔

"کیا کسی نے اس لڑکے کو دیکھا ہے جو ہمیشہ ڈارک کلر کی ہوڈی میں اکیلا گھومتا تھا؟"

اور پھر وہاں تین تصاویر تھیں جن میں ایک لڑکا کسی یونیورسٹی میں گہرے رنگوں کی ہوڈی میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا کسی نے اس لڑکے کو دیکھا ہے جو سگرٹ منفرد انداز میں پیتا تھا؟"اور وہاں پھر سے ایک تصویر تھی

یوں ہی تھا ہر ایک صفحہ پر اس کی تصویر تھی اور وہ الفاظ۔۔"کیا کسی نے اس لڑکے کو دیکھا ہے جو گیٹار کھندے پر لٹکائے گھومتا تھا؟"

"کیا کسی نے اس لڑکے کو دیکھا ہے جو میوزک سے محبت کرتا تھا؟"اور ہر کوئی اسے سننا چاہتا تھا۔"

"کیا کسی نے اس لڑکے کو دیکھا ہے، جو غصے میں کسی کو بھی مار سکتا تھا؟"

"کیا کسی نے اس لڑکے کو دیکھا ہے جو محبت میں ہارا تھا؟"کیا کسی نے اس کو دیکھا ہے جوان ساری برائیوں کے باوجود رحم دل تھا؟"

www.novelsclubb.com

"کیا کسی نے اسے دیکھا ہے جو اس کے بعد درندہ بن گیا۔۔ایک سفاک درندہ؟"

"کیا کسی نے AD کو دیکھا ہے؟"

"میں عائشہ ابرافریدا سے کب سے ڈھونڈ رہی ہوں۔وہ مجھ سے کھو گیا ہے۔"

"کیا کسی نے اذلان کو دیکھا ہے؟"ابرا نے وہ کتاب بند کر دی۔اور نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو خاموش تھا بالکل خاموش۔۔۔

جس کی آنکھوں میں شاید ایسی تکلیف تھی جو اسے سانس نہیں لینے دے رہی تھی۔اور پھر ایک دم وہ اٹھا اور سامنے بیٹھی لڑکی کی طرف بے یقینی سے دیکھا۔۔

"نہیں ابرا تم عائشہ نہیں ہو سکتی۔۔عائشہ مر چکی تھی م۔۔مم۔۔۔میں نے اسے خود مارا تھا اپنے ان گنہگار ہاتھوں سے۔۔وہ چھوٹے بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔ابرا جو خود بھی رو رہی تھی۔اسے دیکھ کر اور رونے لگی۔

"میں ہی ہوں عمر میں ہی ہوں عائشہ ابرا فرید۔"آپ کی وہ محبت جسے کبھی آپ نے کھو دیا تھا۔اور آپ۔میری وہ محبت جو ہمیشہ میرے ساتھ رہی۔"میری وہ خاموش محبت جس کا شور عرش تک گیا ہو گا۔۔وہ محبت جسے میں نے پہلی دفعہ دل کی گہرائیوں سے مانگا تھا۔"

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

"ماضی"

خولہ کی آنکھ سورج کی ان کرنوں سے کُھلی تھی جو پردوں کے پیچھے سے جھلک جھلک کر آ رہی تھیں۔خولہ اٹھی تو وہ خضر کے کمرے میں ہی تھی۔۔یعنی وہ رات کو یہاں ہی سو گئی تھی۔۔اسے پیر میں درد تھا پھر اسے یاد نہیں وہ کب سو گئی۔۔

وہ ایک شہانہ طرز کا کمرا تھا۔۔یا اسے کمرا کہنا غلط ہو گا۔۔وہ دیو کامل ایک ہیکل سا تھا۔۔بے حد وسیع اور نہایت منزم۔۔۔وہ راؤنڈ بیڈ پے لیٹی تھی جس کے اوپر سرخ چادر آراستہ تھی۔۔وہ جہاز نما راؤنڈ بیڈ کمرے کے بیچ و بیچ تھا۔۔ایک طرف اس کا ایک عمدہ ڈریسنگ روم تھا۔۔جہاں اس کے کپڑوں سے لے کر جوتے ہر ہر چیز ایک بہترین انداز میں سیٹ تھی۔۔گو کہ کبھی چھوئی نا ہوں۔۔وہ کمرا واقع بہت خوبصورت تھا۔

وہ بستر سے اتری تو نرم سرخ قالین پر اس نے اپنے سفید پیر رکھے پھر بڑی نفاست سے اتر کر وہ آئینہ تک آئی۔۔اور پھر ایک ایک کر کے اس نے خضر کے کمرے کا چپا چپا چھانا۔۔اس کی کوئی ایسی پرفیوم نہیں تھی جو خولہ نے ٹرائے نا کی ہوں۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ خضر جہان جو اپنی چیزوں کو کبھی شئیر نہیں کرتا تھا۔آج وہ قدیم شہزادی بغیر کچھ کہے ہی اس کے کمرے پر قبضہ کر چکی تھی۔"

اسے خوشبو آ رہی تھی۔۔۔کوئی ناشتا بنا رہا تھا۔وہ فریش ہوئی اور پھر ڈوڑتی ہوئی سیڑھیاں اتری اور کچن میں آئی۔۔"اسسسس۔۔۔"اس کے پائوں میں تکلیف تھی ابھی۔۔دوڑنے سے تکلیف محسوس ہوئی۔

وہاں وہ اپرن بندھے ناشتا بنا رہا تھا۔۔جب وہ بولی۔"ہائے۔۔"

"وعلیکم السلام۔۔"خضر نے ایسے ہی جواب دیا۔۔

"ارے شرمندہ ہی کر دیا۔۔میں بھی بولتی ہوں ایسے۔"

تم نے "dragon blue" کے علاوہ اور کون کون سی پرفیوم لگئی ہے،وہ یوں ہی کام کرتے کرتے بولا۔

"خولہ نے اپنی شرٹ کا کالر گردن نیچے کر کے سونگھا۔۔۔ارے ذرا سی لگئی تھی تمہیں کیسے پتا چلا۔"

www.novelsclubb.com

"خولہ جلال،خضر جہان اپنی چیزوں سے بیوفائی نہیں کرتا کیونکہ وہ میری وفادار ہیں۔۔جب وہ مجھ سے بیوفائی نہیں کرتیں تو میں بھی ہر پل ان کی خبر رکھتا ہوں، آئندہ میری کسی بھی چیز کو بغیر پوچھے مت چھونا۔۔"

،،تم کتنے کنجوس، مکھی چوس ہو خضر، خیر چھوڑو" تمہیں ناشتا بنانا آتا ہے۔۔"خولہ وہاں شیلف پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ وہ خاموش رہا۔۔ وہ ایسا ہی تھا۔۔ کم گو۔۔ زیادہ تر خاموش رہنے والا۔اس یہ گہری خاموشی اس کو اور بھی پس اسرار بناتی تھی۔

"تمہیں پتا ہے ہمارے گھر میں لڑکے کچن کے پاس سے اگر گزریں تو ثناء پھو پھو اور تائی پورے گھر کو سر پے اٹھا لیتی تھیں۔ مگر جبیل بھائی ہمیشہ میری ہیلپ کرتے تھے۔ تین دفعہ میرا ہاتھ جلا تھا۔اور دو دفعہ تائی نے جلایا تھا۔ دیکھو ابھی بھی نشان ہیں۔

خضر جہان برق رفتاری سے پلٹا اور اس کا سفید بازو دیکھنے لگا جہاں جلنے کے بھورے نشان واضح تھے۔۔

"تم نے کوئی دوا نہیں لگائی۔"

"ارے نہیں خضر بھا۔۔۔"ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

سوری خولہ نظریں چراتی ہوئی بولی۔۔ وہ جبیل بھائی کہتے تھے کہ تمہیں ڈاکٹر کے لے جائوں یا دوا لگا دوں۔ مگر میں ہمیشہ یہی کہتی مجھے نہیں جانا۔اور ٹوتھ پیسٹ لگا لیتی۔ ہمنہ پھو پھو کبھی کبھی دیکھ لیں تو غصہ کرتیں مگر میں اپنے زخم کسی کو نہیں دیکھاتی۔ تاکہ کوئی مجھے کمزور نا سمجھے۔

www.novelsclubb.com

"تو مجھے کیوں دیکھا رہی ہو۔"

خضر اس کا بازو چھوڑ کر چائے ڈالنے لگا۔

"کیونکہ آپ مجھے بچانے آئے تھے۔"

"خولہ میں ہر بار بچانے نہیں آؤ گا۔"

"!اور آپ مجھے کبھی ہرٹ نہیں کریں گے۔" خولہ معصومیت سے بولی۔

"اور اگر کیا تو۔" خضر ٹیبل پر چیزیں رکھتے کہنے لگا۔۔

آپ نہیں کریں گے مجھے یقین ہے۔۔وہ بھی پورے وثوق سے گردن اکڑائے کہنے لگی۔۔

"کیوں۔۔" خضر نے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ آپ خضر ہیں، آپ نے مجھے بچایا ہے، اس رات جب آپ نے مجھے عردل سے بچایا میں پوری رات آپ کے پاس تھی۔۔آپ نے میری خفاظت کی۔۔۔کیا یہ سب کرنے والے ہرٹ کرتے ہیں خضر۔۔۔کیا اختر ام اور عزت کے ساتھ خفاظت کرنے والے ہرٹ کرتے ہیں؟"

خضر کے چہرے سے ایک سایہ سا گزرا۔۔اور کچھ لمحوں کے لیے قدم زنجیر ہوئے، "اتنا بھروسہ کیسے تھا اسے خضر پر۔" کیا خضر پے بھی کوئی اس قدر بھروسہ کر سکتا تھا۔ "خضر ہمیشہ تمہاری حفاظت کرے گا خولہ۔" وہ کھوئے انداز میں بولا، وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسے کیا ہو گیا ہے۔۔

"میرے اس گھر میں دو ہی ہمدرد تھے جنہیں میں ہمیشہ یاد رکھوں گی۔۔ ہمنہ پھوپھو اور جبیل بھائی۔ بلکہ جس دن تایا نے مجھے سیم کی وجہ سے مارا تھا اور کہا تھا کہ۔۔

"کیٹ میں تمہاری شادی اسی ہفتہ کر دوں گا۔" اس دن جبیل بھائی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں ان سے شادی کر لوں۔ مگر میں نے انکار کر دیا۔۔ پتا ہے کیوں، کیونکہ ثناء پھوپھو کہتی تھیں کہ میں ان کے بیٹے پر ڈورے ڈالتی ہوں۔ اگر جبیل بھائی سے شادی کرتی تو تائی کہتیں یہ میرے بیٹے پر کالا جادو کرواتی ہے۔ وہ اپنی باتوں پے ہنس رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر خضر جہان کا اندر باہر جل رہا تھا۔ نجانے کیوں اسے تکلیف ہو رہی تھی۔ اندار ہی اندار وہ خود کو اس کا قصوروار قرار دے رہا تھا۔۔ نجانے کیوں۔۔

"پتا ہے خضر حسن اور ساحل دونوں مجھے پریشان کرتے تھے۔ ان دونوں کی وجہ سے میں اکثر ہی مار کھاتی تھی۔۔ یہ دیکھو۔۔ وہ اپنی ٹانگ سے ہلکا سا ٹروزیر اوپر کرتے

ہوئے بولی۔۔ایسے نیل میرے پورے جسم پر ہیں۔ مگر مجھے بالکل بھی درد نہیں ہوتا۔"

جب تائی نے مجھ پر چوری کا الزام لگایا تو مجھے بہت غصہ آیا۔میں نے وہ نیکلیس دوسرے دن اٹھایا اور بیچ دیا اور اپنی دوستوں کو پارٹی دی۔خود عیاشی کی اور گھر واپس آگئی۔

میں نے اپنی دوست کو یہ نہیں بتایا کہ وہ گولڈ کا ہے وہ غریب تھی۔اس لیے اس نے اپنی ماں کو دیا اور اس کی ممی نے میرے لیے بیس ہزار بھیجوئے۔۔تو میں نے اس طرح ایک دن میں وہ اڑا دیئے۔۔میں پورا دن گھر سے باہر رہی۔اب جب گھر آئی تو تائی کا تو دماغ خراب ہوا تھا۔

وہ کچھ نہیں کہ سکتی تھیں۔۔پچھلے ہفتے ان کے جھوٹ پر مار پڑی تھی مجھے اور نیکلیس بھی برآمد نہیں ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب اگر وہ کہتی کہ خولہ نے بیچا ہے تو ان کا بھید کھول جاتا۔اس لیے اس رات سردی میں انہوں نے مجھے باہر کھڑا کر دیا۔

اس رات مجھے بہت ڈر لگا تھا۔میں اپنے ارد گرد عجیب چیزیں محسوس کر رہی تھی۔۔ڈراؤنے ڈراؤنے لوگ وہ مجھے مرنا چاہتے تھے شاید۔۔

میں بہت روئی۔ میں نے اللہ سے کہا کہ وہ مجھے بھی ماما بابا کے پاس جھج دیں۔۔۔ مگر پھر مجھے نیند آئی جیسے ماما ہوں اور وہ مجھے سلا رہی ہوں۔۔ مجھے آواز آ رہی تھی ماما کی، وہ مجھے نظم سنا رہی تھیں۔۔

اور میں شیرو کے پنجرے میں جا کر اس کے ساتھ سو گئی۔ صبح جب جبیل بھائی فجر کے وقت شیرو کو واک پر لے جانے لگے تو ان نے مجھے پایا۔ پھر ان نے تائی سے بحث کی مگر تائی کو کوئی فرق نہیں پڑا۔۔

البتہ مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔ میں ایک ڈھیٹ انسان ہوں۔۔۔" کھی۔ کھی۔ کھی۔۔ وہ پھر سے ہنسی۔۔

"میں نے بھی تائی کی زندگی اجیرن کی ہوئی تھی۔۔ تمہیں پتا ہے۔۔ میں ان کا ہر کام الٹا کر دیتی تھی۔ اف اللہ خضر میں کیا بتاؤں تمہیں، ایک دن تایا آفس سے آئے اور تائی چائے چڑھا کر گئیں۔ میں نے اس میں نمک ڈال دیا۔۔"

اور واللہ ہی مجھے بہت مزا آیا۔۔ جب تایا نے تائی کو بلایا اور ڈانٹا۔۔۔ اللہ اللہ۔۔۔ کیا سین تھا۔۔ مگر جب ان نے تائی کو گالی دی تو مجھے دکھ ہوا میری وجہ سے انھیں گالی سنی پڑی۔۔ پھر میں نے جا کر تایا کو بتا دیا کہ یہ میں نے کیا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

تائی نے نہیں۔۔تو پھر کیا تھا وہ دونوں جانتے تھے کہ یہ میں نے کیا ہے۔اس لیے تایا نے گالی دی تھی تا کہ میں سچ بول دوں۔پھر مجھے ایک پورا دن کھانا نہیں ملا۔۔

ہمنہ پھوپھو نے چھپ کر کھلایا۔۔رات کو جب میرا جسم بھوک سے کانپ رہا تھا۔۔

اور وہ بولے جا رہی تھی کہ خضر نے ڈبل روٹی اور انڈے کا ایک نوالہ اس کے منہ کے آگے کیا۔

"کتنا بولتی ہو لڑکی۔خاموش نہیں ہو سکتی۔۔" پاؤں کیسا ہے؟؟

خولہ نے وہ نوالہ منہ میں توڑالا۔مگر اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ اتنی دیر سے جیسے سنا رہی تھی۔۔اسے پروہ ہی نہیں ہے۔۔وہ خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا۔۔پھر وہ دوسرا لقمہ بناتے ہوئے بولا۔

"کیا ہم نے کل کیٹ کی کتاب کو بند نہیں کیا۔۔"

www.novelsclubb.com

خولہ نے ہاں میں سر ہلایا۔"تو خانم تم اسے بھول جاؤ۔۔ناشتا کرو پھر تیار ہو۔۔آج ہم جا رہے ہیں۔"

"کہاں۔۔"وہ جلدی سے بولی۔

"ترکی۔۔"خضر نے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"ہم مطلب تم اور میں خضر۔۔"اس کا چہرا کھلکھلا اٹھا۔

"کیا ہمارے علاوہ ہے یہاں کوئی۔۔"پھر سے الٹا جواب۔۔

اچھا ہم وہاں۔۔

شیش۔۔وہ بول رہی تھی جب خضر نے خاموش ہونے کا کہا۔۔"اگر اب تم بولی تو میں تمہیں یہاں ہی چھوڑ جاؤں گا اور واللہ ہی جو خضر جہان ایک بار کہ دے وہ کام وہ کر کہ رہتا ہے۔۔خصر جہان کی زبان سے ادا ہوئے الفاظ پورے ہوئے بغیر لوٹا نہیں کرتے ۔۔۔"سمجھی پاگل لڑکی۔

☆☆☆☆☆☆☆

حال،

پیرس،

www.novelsclubb.com

سالار قرآن پڑھ رہا تھا۔پھر ایک ان نون نمبر سے کال آئی۔

وہ کون تھا۔۔سالار نہیں جانتا تھا۔جب قرآن پڑھ چکا تو فون اٹھائی۔اور کرڑک انداز میں بولا

"اسلام علیکم۔۔کون۔"

"....Do you want built a snowman"......

"ہاں وہ جانتا تھا۔۔یہ اسراء تھی۔۔۔ہاں اس کی اسراء۔۔۔اور پھر وہ دونوں کچھ نہیں بولے۔۔فقت ان کی آنکھیں برسیں۔۔۔

"اسراء میں تم سے ناراض ہوں۔"تم مجھے چھوڑ کر کیوں چلی گئی تھی۔۔"

"سالار کیسے ہو۔۔"وہ کپکپاتی آواز میں بولی۔

"ٹھیک ہوں۔میں تمہیں بہت مس کرتا ہوں۔تم کیوں چلی گئی مجھے چھوڑ کر۔۔جانتی ہو میں تم سے اس دنیا میں سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں۔کتنے دن مجھے نیند نہیں آئی۔"

"مجھے بھی میرے چھوٹے شیر۔"

سالار نے یک دم ویڈیو کال کی۔۔پھر اسراء کا چہرہ دیکھ کر اور رونے لگا۔۔اور پیار سے اسے چوما۔۔

www.novelsclubb.com

"اسراء واپس آجاؤ۔۔"وہ یہ کہہ رہا تھا۔۔مگر روز زیادہ رہا تھا۔

اتنے میں فرشتے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔سالار کو یوں روتا پا کر وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اسراء کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا۔

"میری بات کراؤ۔۔" وہ ہاتھ بڑھاتی بولی تھی۔۔

"اسلام علیکم اسراء کیسی ہو۔"

"تم کہاں تھی اسراء تمہیں اندازہ ہے کہ میں مری نہیں مگر کوئی کثر نہیں رہی۔ایسے چھوڑ کر جاتا ہے کوئی۔"

وہ بولے جارہی تھی۔اور خولہ سن رہی تھی۔

"فرشتے اب مجھے ایسے بہت دفعہ مرنا ہے۔اس سے فرق نہیں پڑتا کہ میں تم لوگوں سے کتنا دور ہوں۔۔ محبت کرنے والوں کا تعلق روحانی ہوتا ہے۔وہ دور ہو کر بھی ساتھ ہوتے ہیں۔"

"سالار اور تم میری زندگی میں اللہ کا تحفہ ہو۔اور میں تم لوگوں کی بہت قدر کرتی ہوں۔۔ہم محرمِ راز ہیں ہمیں موت بھی جدا نہیں کر سکتی فرشتے۔۔"

www.novelsclubb.com

اور اب سب نارمل ہو گیا تھا۔۔

اگر آدم صالح اسراء کا سپورٹیو سیسٹیم تھا تو اسراء فرشتے اور سالار کی۔

"کیا تم آگے نہیں پڑھو گی اسراء۔۔میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔فرشتے اس سے ہائیر سٹیڈیز کے بارے پوچھ رہی تھی۔۔"

فرشتے تم میری وجہ سے مت وقت ضائع کرو۔اللہ جانے میں کب واپس آؤں گی اور ابھی میں خضر کے ساتھ نیو پروجکٹ پر کام کر رہی ہوں پاشا بابا نے کہا ہے کہ انہیں میرا آئڈیا پسند آیا ہے بلڈنگ رینویشن کے لیے۔۔

"نہیں اسراء ہم ساتھ جائیں گے۔۔میں انتظار کروں گی۔"

"اچھا ٹھیک ہے مگر صرف دو مہینے۔۔۔ٹھیک۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔۔"

پھر خولہ نے باقی باتیں کیں اور فون بند کر دیا۔۔

اس نے نانا کے بارے میں کوئی بات نہیں کی، خضر نے منع کر دیا تھا پہلے ہی۔

☆☆☆☆☆☆☆

"آج میں اپ کو سناؤں گی ہمت کی کہانی۔۔"

سامنے لیپ ٹاپ کھلا تھا اور اب خولہ نے کہانی شروع کی۔۔۔

ہمت ان لوگوں میں شامل ہوتا ہے جو شاید میرے لیے بہترین موٹیویشن بنے۔۔۔ہمارے اس کام کی بنیاد کیا ہے یہ سب جانتے ہیں۔۔۔ہندوستانی مسلمانوں

میں سے ہمارے آبائو اجداد تھے جن نے ترکوں کا ساتھ دیا اور پھر اس خوفیا تنظیم کو کبھی بند نہیں کیا۔ جن کا تعلق مہمت کی قربانی سے تھا۔

البتہ اس کا سہی استعمال باباازیز کے استاد نے کرنا شروع کیا۔۔ مگر ہم ان لوگوں کو کیسے بھول جائیں جن نے بنیاد رکھی۔ اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ میری زندگی میں مہمت کی کہانی کب آئی۔

"میں دسویں جماعت کی طلب علم تھی۔ پیرس کے ایک کالج میں۔ یہاں ساتویں کلاس سے دسویں جماعت کو کالج کہتے ہیں۔ ایکول اس سے چھوٹی کلاسوں کو۔۔

یہ میرے کالج کا آخری سال تھا۔

ہم ہسٹری کی کلاس میں پہلی جنگ عظیم کے بارے میں پڑھ رہے تھے۔۔ اب جیسا کے آپ سب جانتے ہیں۔ جنگ ایک ہوتی ہے جس کے اندر بہت سی لڑایاں شامل ہوتی ہیں۔۔ یہ جنگ بظاہر سپر پاور کے درمیان تھی مگر مقصد دی گریٹ اٹمن امپیر کو مکمل طور پر گرنا اور نابود کرنا تھا۔۔ اور دی گریٹر اسرائیل کی بنیاد رکھنی تھی۔۔ اب ہم نے 1914 کے بارے میں پڑھا جب جنگ شروع ہوئی۔۔۔

پھر ہم نے ترکوں کے ظلم کے بارے میں پڑھا جو کہ میری کتاب کہ مطابق آرمینیوں پر ڈھے گئے۔۔۔

یہ ۱۹۱۵ تا ۱۹۱۶ کے بارے میں ہے۔

جو میری کتاب میں لکھا تھا۔۔پروپیگنڈا تھا۔۔کیوں یہ میں نے ممت کی کہانی کو دیکھنے اور پڑھنے کہ بعد جانا۔۔جو کچھ میری کتاب میں لکھا تھا۔۔وہ جھوٹ کے اوپر لپٹا گولڈن سچ تھا۔۔۔جسے ہر کوئی ماننا چاہتا تھا۔۔۔اور جو تکلیف دے لمحات میں نے وہ اپنی قلم سے لکھتے گزارے تھے وہ نا قابل بیان ہیں۔۔۔ایک جھوٹ ہوتا۔۔اور ایک الزام ہوتا۔۔

جب آپ پر ظالم ہونے کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔۔۔تو آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔۔۔کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ یہ الوحد کے سوا کوئی نہیں جانتا۔۔مگر میں اتنا کہوں گی۔۔جو وہاں لکھا تھا وہ بھی سچ نہیں تھا۔۔۔ان کے مطابق وہ ایک۔۔آرمینیوں کی نسل کشی اور ان کا قتل عام تھا۔۔یہ دو لفظ مجھے آج بھی یاد ہیں۔

"Massacre & génocide"

www.novelsclubb.com

پھر میری نظروں سے ممت کی کہانی گزری جس کے مطابق اس وقت امریکہ اپنے مفادات کے لیے ترکوں اور آرمینیوں دونوں کو کیسے استعمال کرتا ہے۔۔

اب آپ اگر آج کی مثال لیں تو ہمارے پاس یوکرائن اور روس کی جنگ ایک بڑا ثبوت ہے۔۔ کیسے امریکہ نے یوکرائن کو استعمال کیا۔۔۔ اپنے ہتھیار وہاں پہنچائے تاکہ روس پر باآسانی حملہ آور ہوا گر روس اس کے ساتھ کوئی جنگ کرتا ہے تو۔۔

اور یوکرائن کو مظلوم بنا دیا دنیا کے سامنے۔ بالکل اسی طرح وہ آرمینیوں کو خوفیا طور پو ہتھیار مہیا کرتے اور وہ ایک قسم کے دہشت گردوں کا گروپ ہوتا۔۔ اور آرمینی یہ سب بھوک کی وجہ سے کر رہے تھے۔۔۔ جو جنگ کی وجہ سے ان کے ملک میں تھی۔۔

اب امریکی جاسوس ان کے ساتھ وہاں بات چیت کرتے اور سامان مہیا کرتے۔۔ اس وقت ترک فوج مختلف جگہ بٹی تھی۔۔

مگر پھر بھی ان کا مقابلہ کرتی۔۔۔ جو آرمینیائی مارے جاتے۔۔ امریکی جاسوس اپنے رپیوٹرس سے ان کی تصویر بنواتے اور اسے قتل عام کا نام دیتے۔۔۔ ان دنوں ایک عجیب آفر تفری تھی۔۔

ہر کوئی جنگ سے متاثر ہو رہا تھا۔۔۔ البتہ استنبول میں اس وقت کوئی دہشتگردی نہیں ہو رہی تھی مگر، سب ہارے ہوئے لگتے۔۔

www.novelsclubb.com

پھر ایک دن مہمت نے بیچ سڑک کے ایک تقریر کی جو نوجوانوں کو یہ باور کرانے کے لیے تھی۔ کہ جب وطن مشکل میں ہو تو ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردہ نہیں رہتے۔۔ یہ جاگنے کا وقت ہے۔۔

قصہ مختصر کرتی ہوں۔۔ کیونکہ داستانیں لامحدود ہوتی ہیں م، یں انہیں بیان نہیں کر سکتی۔۔۔

"مہمت اور سعید دو بھائی تھے۔۔ جو خوسرو بابا کے بیٹے تھے۔۔ خوسرو ایک پہلوان تھے اور فوج میں رہ چکے تھے۔۔۔ وہ ان دونوں بھائیوں کو خود ٹیرینگ دے رہے تھے۔۔ مہمت کو ان نے پالا تھا۔۔

وہ انہیں دشمن کے مظالم کے شکار ایک ترک گاؤں سے ملا تھا۔۔۔ جس کے والدین قتل عام میں مارے گئے۔۔۔ مسئلہ یہ تھا کہ سعید خود کو کمزور سمجھتا تھا۔۔

وہ کمزور نہیں تھا بس مہمت جتنا بہادر نہیں تھا۔۔۔ وہ حسد نہیں کرتا تھا بس وہ ڈرتا تھا۔۔ چند دنوں میں ان کا امتحان تھا فوج میں شامل ہونے کے لیے۔۔۔ اور اس فوج کا کمانڈر تھے سلیمان آسکری۔۔

www.novelsclubb.com

مہمت اس سب کے لیے بہت پر جوش تھا۔۔۔ کل ان کا امتحان تھا اور آج رات وہ سو رہا تھا کہ اس نے خواب دیکھا۔۔ وہ ایک صحرا میں ہے۔۔۔ اس کی ٹانگ زخمی ہے اور

پھر وہ نقاب میں ایک لڑکی کو دیکھتا ہے۔۔۔وہ اس کے زخم پے مرہم لگاتی ہے۔۔۔مہمت کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے اور اللہ کے آگے دعا کرتا ہے۔۔

"کہ مجھے اس امتحان میں کامیاب کرنا۔۔"

صبح کو وہ دونوں بھائی باقی بہت سے جوانوں کے ساتھ امتحان دیتے ہیں۔۔۔اور مہمت چن لیا جاتا ہے مگر سعید وہ اپنے ڈر کی وجہ سے سلیکٹ نہیں ہوتا۔۔۔وہ دونوں واپس آرہے ہوتے ہیں جب سعید اپنے کمزور ہونے کا داوعی کرتا ہے۔۔۔

مہمت اسے سمجھتا ہے مگر وہ غصہ میں تھا۔۔۔مہمت نے اتنا ہی کہا کہ اس وقت شیطان تم پہ حاوی ہے۔۔۔

وہ دونوں پھر اپنے اپنے راستہ چل پڑے۔۔

www.novelsclubb.com

مہمت نے اپنے سامنے فوجی گاڑیاں دیکھیں جو بازار کی طرف جارہیں تھیں۔۔۔وہ جنرل شفیق کے زیر تسلط تھے۔۔۔وہ بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ سب ایک فرانسیسی جاسوس کو ڈھونڈ رہے تھے جو اس دن وہاں استنبول میں داخل ہوا تھا۔۔

بازار میں عجیب ہلچل تھی دو گھوڑا گاڑیاں ایک دوسرے پر تابڑ توڑ گولیاں برسا رہی تھیں۔۔ پھر وہ جاسوس باہر نکلا اصل میں اس کی مدد ایک جاسوس لڑکی کر رہی تھی۔۔۔ بازار تہس نہس ہو چکا تھا۔۔۔

اب کہ مہمت نے بھی وہاں شامل ہوتے ہوئے ان پر حملہ کیا۔۔۔ اور مہمت اس جاسوس کو پکڑ لیتا مگر ایک گولی اس کی ٹانگ کو چھلنی کر گئی۔۔۔

لیکن وہ مہمت تھا موت کو گلے لگانے والا۔ اپنے عزم کے لیے جان دینا والا مہمت خوسرو۔۔

وہ فرانسیسی جاسوس تو بھاگ گیا مگر وہ لڑکی مہمت کے قبضے میں آگئی۔۔۔ اب کیا تھا مہمت کو ہسپتال لے جایا گیا۔۔۔ وہ بیہوش تھا۔۔۔ ہر طرف اندھیرا تھا۔۔۔ مگر پھر اس نے خود کو پھر سے صحرا میں پایا۔

اس کے سر پر ایک چیل تھی۔۔ ٹانگ زخمی تھی وہ پیاسا تھا۔

پھر وہ گر گیا اور وہی لڑکی اسے پانی پلا رہی تھی۔۔

مہمت ہوش میں آیا تو خود سلیمان آسکری وہاں موجود تھے وہ ہسپتال کے ایک کمرے میں تھا۔۔

بابا سعید کماندار سب اس کو اس کی بہادری کی داد دے رہے تھے۔۔۔ مگر اس کی نظر اپنی ٹانگ پر گئی۔۔اور پھر اسے وہ خواب یاد آیا۔۔مہمت نے سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھا۔۔سب نے ایک ہی جواب دیا کہ تم جلدی ٹھیک ہو جاؤ گے۔۔۔

مگر وہ بھی جان گیا تھا کہ یہ جھوٹ تھا۔

وہ تو ٹانگ ہلا بھی نہیں پا رہا تھا۔۔

پھر سلیمان آسکری باہر آئے تو خسرو بابا کو کہا کہ وہ اب مہمت کی جگہ سعید کو دیں گے۔۔

مگر سعید راضی نہیں تھا۔۔یہ مہمت کی جگہ تھی وہ نہیں لینا چاہتا تھا۔

اور مہمت جب اس کو پتا چلا کے وہ اب شاید ہی چل پائے۔ تو اسے لگا کہ اس پر ایک پہاڑ ٹوٹا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور اس ٹوٹے پہاڑ کے ملبے میں وہ کہیں کھو گیا ہے۔اس نے شہید ہونا تھا۔۔وطن کے لیے جان دینی تھی۔اور اتنے سالوں کی محنت۔۔اسے لگا سب ختم ہو گیا ہے۔

مگر وہ ممہت تھا۔۔ کبھی نا ہار ماننے والا ضدی اور جنون کی خد تک وطن سے محبت کرنے والا بہادر۔۔اس نے ہسپتال میں کوشش کی کہ شاید وہ ٹھیک ہو جائے۔ مگر وقتی طور پر کوئی بہتری نظر نہیں آ رہی تھی۔

پھر ایک دن خواب دیکھا ممہت نے وہی خواب مگر اس بار وہ پانی میں تھا اور وہ ہی لڑکی اس کی طرف ہاتھ بڑھاتی ہے۔۔

ممہت اپنی کہانی خود لکھتا تھا۔۔جتنے دن وہ ہسپتال رہا لکھتا رہا۔اور اس لڑکی کی تصویر بھی بنائی۔ جس کا چہرہ نقاب میں لپٹا ہوتا تھا۔

پھر وہ تھوڑا چلنے لگا۔وہ اللہ سے بہت دعائیں کرتا تھا۔وہ یوں نہیں رہنا چاہتا تھا ساری زندگی۔۔

ہسپتال سے جس دن گھر جانا تھا اس دن تیار ہو کر فوجی دفتر گیا تھا۔۔۔وہاں اس نے سلیمان کو منانے کی کوشش کی کہ وہ اب ٹھیک ہے۔۔ مگر وہ ایک معذور کو فوج میں نہیں رکھ سکتے تھے۔۔

ممہت نے ان کو سیلوٹ کیا اور درد کی ایک لہر اس کی ٹانگ میں دوڑی۔۔۔جب وہ لوٹا تو اس کے زخم سے خون رسنے لگا۔۔

اور وہاں اس کے خون کے قطرے گرتے چلے گئے۔۔ مگر اللہ نے اسے امتحان میں ڈالا تھا۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مہمت اس کو صبر کے ساتھ گزارے گا۔۔اور مہمت نے ایک بار بھی اپنے رب سے شکوہ نہیں کیا۔

آج اس نے بابا اور سعید کے ساتھ کھانا کھایا۔ خوشی خوشی سعید کو الوداع کیا۔ سب کو لگا کہ مہمت نے ضد چھوڑ دی ہے۔۔ مگر مہمت نے سامان تیار رکھا تھا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا ٹرین تک آیا جو ترک فوج کو عراق لے جا رہی تھی۔۔ وہاں رش میں وہ چھپ کر ایک بوگی میں چھڑ گیا۔ اور پھر مہمت اپنے مقصد کی طرف چل دیا۔۔ سعید کو پتا چل گیا تھا کہ اس کا بھائی ٹرین میں ہے وہ اس سے مل گیا۔۔۔ پھر جب وہ سارے اپنی منزل منزل پر اترے تو وہ ایک جنگل تھا۔۔ سعید نے جا کر کمانڈر کو بتایا مگر وہ کوئی عام انسان نہیں تھے وہ سلیمان آسکری تھے۔۔ ان نے سعید کو ایک نہیں دو نہیں بلکہ پانچ چھے چانٹے لگائے اور کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تمھیں کیا لگتا ہے سعید میں ایسے ہی کمانڈر بن گیا ہوں"۔۔۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ مہمت ٹرین کی کس بوگی میں تھا۔

تم نے اپنے بھائی کا سودا کر دیا۔۔۔ شرم کرو۔۔"

"وہ پانی میں ڈوب رہا تھا اور اس لڑکی نے ایک رسی پھینکی۔۔ مگر آج یہ خواب زینب نے دیکھا تھا۔۔"

وہ نانی کے ساتھ عراق میں رہتی مگر وہ دونوں اکثر صحرا میں صفر کرتیں۔۔ زینب اور نانی دونوں خفیہ تحشیلات کی رکن تھیں۔۔

وہ اور نانی ڈاکٹر تھیں۔۔ اصل میں اس کے ہاتھ میں شفاء تھی۔۔ وہ جڑی بوٹیوں سے علاج کرنا جانتی تھیں۔۔

زینب شکار کے پیچھے تھی۔۔ وہ خرگوش اس کی پستول کے نشانے پر تھا جب اس نے مہمت کو وہاں گرا ہوا پایا۔۔

مہمت چلتا چلتا صحرا میں پہنچا تھا اور اب کہ اس کی ٹانگ سے خون رس رہا تھا۔۔۔ چونکہ مہمت نے ترک فوجی لباس پہن رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے قریب آئی۔ وہ اسے جانتی تھی۔۔ دماغ کے کسی گوشے میں مگر نجانے کیسے۔

پھر وہ نانی کے ساتھ اس کو اٹھا کر خیمہ میں لے آئی۔

اس کا علاج وہ دونوں کرتی رہیں۔

اس کی ٹانگ تو ٹھیک ہو چکی تھی۔۔ مگر اس تپتے صحرا میں اس کا بخار کم نہیں ہو رہا تھا۔

دونوں عورتوں نے سلیمان آسکری کو خبر بھیجی تھی اس لیے سعید اکثر بھائی کے پاس آتا۔۔

آج مہمت کو ہوش آیا تھا۔۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو زینب کو دیکھا۔۔اسے لگا وہ خواب دیکھ رہا ہے۔

ایک عرب لڑکی جو بے حد خوبصورت تھی مگر آج وہ خواب نہیں تھا۔مہمت جلد ہی ٹھیک ہو گیا تھا۔کیونکہ اس کا علاج ایک خاص قسم کے سانپ کے زہر سے کیا گیا تھا۔

پھر سلیمان آسکری نے اسے فوج کے ساتھ ساتھ خفیہ تحشیلات میں بھی داخل کیا۔پھر دن گزرتے گئے وہ لوگ انگریزوں کا مقابلہ کرتے رہے۔۔

پھر وہ قیدی بھی بنا۔۔بہت تکلیفوں سے گزرا۔

www.novelsclubb.com

قید میں انہیں اسکوپلو علی ملا۔سلیمان آسکری غازی تھے۔۔اس لیے وہ استنبول چلے گئے۔۔اسکوپلو کا پتا انہیں نے دیا۔اصل میں اسکوپلو خود ایک کمانڈر تھا جو جان بوجھ کر انگریزوں کے خیڈ کواٹر میں قیدی بنا تھا۔

سب سے پہلے وہ نکلا اور پھر ان کو نکالا۔۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں وہاں اندر سے کس نے اسکوپلو کی مدد کی تھی۔۔۔وہ کون تھے۔۔**وہ تھے ہمارے اباؤاجداد۔ہندوستانی مسلمان۔۔آپ کے اور میرے باپ دادا۔۔**

اب آگے مہمت کی کہانی میں کیا ہوا تھا یہ پھر کبھی سناؤں گی۔۔۔آج کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔۔

☆☆☆☆☆

خولہ لڑکیوں کو مہمت کی تاریخ بتا رہی تھی۔

فرشتے نے اسے کہا تھا کے بہنیں سنا چاہتی ہیں۔اس وقت صرف تین بجے تھے اس لیے خولہ نے کنفیرنس کال کر کے یہ قصہ سنایا۔۔

اور اب پانچ بج رہے تھے۔۔وہ دو گھنٹوں سے بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گلا خشک ہو چکا تھا۔۔اس نے ایک سانس میں بہت سا پانی پیا۔۔اور شاید وہ روئی تھی سامنے لگے آئینہ میں کچھ ایسا ہی لگ رہا تھا۔

اسے ممت کی کہانی میں بہت کچھ اپنی کہانی جیسا لگتا تھا۔اسے ہمیشہ اسے پڑھ کر رونا آتا۔۔پھر خولہ نے عصر کی نماز ادا کی اور تیار ہو گئی۔چھ بجنے والے تھے۔مغرب کے بعد نکلنا تھا اسے۔

☆☆☆☆☆☆

عائشہ مر چکی ہے وہ اس کے قدموں میں بیٹھتا چلا گیا۔

عمر میں زندہ ہوں۔میں ہی ہوں جس نے آپ کو ٹوٹ کر چاہا ہے۔پھر وہ دونوں دل کھول کر روئے۔

اب جب عمر کو واقعی یقین آگیا کہ ابرا ہی اس کی عائشہ ہے تو وہ اللہ کے سامنے سجدہ میں تھا۔۔

وہ کون تھا اور اللہ نے اسے کس سے نوازا تھا۔

www.novelsclubb.com

اتنی محبت کرنے والی بیوی سے جو اس کی پہلے بھی بیوی تھی اور آج اصل میں بن گئی تھی۔

اب کہ ابرا بول رہی تھی اور وہ اس کی گود میں سر رکھ کر آنکھیں بند کئے بس خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔

"میرا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔میں کلاس میں جا رہی تھی جب کچھ لڑکوں کا جھگڑا ہو رہا تھا۔میں گزر رہی تھی جب وہ ہاکی مجھے لگنے لگا تو آپ نے مجھے بچا لیا۔میں نے پہلی دفعہ آپ کو دیکھا تھا۔پھر آپ میری کلاس میں بھی تھے۔آہستہ آہستہ آپ کا ہر انداز مجھے اٹریکٹ کرنے لگا۔خاص کر ہر ایک کو لاجواب کر دینا۔

میں فوٹو گرافی کی شوقین تھی۔میں بھی باقی سب کی طرح آپ کی فین تھی۔

مگر میں شاید آپ سے چیڑتی بھی تھی۔خاص کر جیمی سے۔۔آپ کا دوست۔

میرے اور دوسروں میں یہی فرق تھا کہ میں نے کبھی احساس ہی نہیں ہونے دیا کہ مجھے آپ اچھے لگتے ہیں۔

میں بس خاموشی سے آپ کو ہر منظر میں قید کرتی۔میرے پاس آپ کی بہت سی تصویریں ہیں۔

www.novelsclubb.com

پھر ایک دن آپ کو پتا چل گیا کہ میں آپ سے محبت کرنے لگی ہوں۔

اور یقیناً یہ بات بخت نے آپ کو بتائی تھی۔ہیں نا عمروہ جیسے اس سے تصدیق کر رہی تھی۔۔

عمر نے ہاں میں جواب دیا۔

پھر آپ مجھے جگہ جگہ ٹکرتے شاید آپ کو بھی میں اچھی لگتی تھی۔

اور پھر وہ رات آئی جو ڈراونی تھی۔ جس شام میں گھر جا رہی تھی اور کچھ لڑکوں نے میرا راستہ روکا تھا۔ میں بہت ڈر گئی تھی کیونکہ اس وقت میں اب جیسی ابرا نہیں تھی۔ میں کمزور تھی۔

ان لڑکوں نے تو شاید کچھ نہیں کیا تھا۔۔ مگر خوف سے میں بیہوش ہو گئی تھی۔۔اور آنکھ کھلنے پر آپ کو اپنے ساتھ پایا تھا۔آپ مجھے میرے گھر لے کر گئے تھے مگر رات کے وقت ایک غیر مرد کے ساتھ جب میں داخل ہوئی تو اس گھر کے دروازے مجھ پر بند ہو گئے۔اس لیے کیونکہ ہمزہ بھائی کے علاوہ میرا کوئی نہیں تھا۔ بابا مر چکے تھے اور ماں کی دوسری شادی ہو گئی تھی۔

گھر جو لوگ تھے وہ اچھے تھے۔ مگر اتنے نہیں کہ مجھے اس حالت میں قبول کرتے۔

پھر آپ کو غصہ آیا تھا۔۔آپ نے کہا تھا کہ کس گناہ کی سزا دی گئی ہے مجھے۔آپ نے مجھ سے نکاح کیا تھا کیونکہ میں آپ کے ساتھ یوں جانے کو راضی نہیں تھی۔اور ہم آپ کے گھر گئے تھے۔

انیس سال کی تھی میں۔ چھ سال ہو گئے ہمیں دور ہوئے اور ان چھ سالوں میں بہت کچھ بدلا ہے۔۔یا شاید سب کچھ۔۔

آپ مجھے پسند کرتے تھے یا نہیں میں نہیں جانتی مگر آپ کے چچا یعنی سلطان خیدر شاہ کو میرا اس گھر آنا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

میں نے آپ دونوں کو سنا تھا۔۔ پھر آپ کمرے میں نہیں آئے مگر کوئی اور تھا جو آیا۔ سلطان نے مجھے دو کروڑ کی آفر کی اگر میں بھاگ جاؤں۔۔ مگر میں نہیں مانی۔۔۔ پھر ان نے مجھے کہا کہ "اب جو ہو گا اس کا ذمہ دار میں نہیں ہوں گا۔"

وہ چلے گئے۔ صبح جب میری آنکھ کھلی تو آپ صوفے پر سو رہے تھے۔ میں نے کوشش کی آپ کو بتا دوں مگر مجھے ڈر لگ رہا تھا۔

مجھے لگا آپ میرا یقین نہیں کریں گے۔۔ اور یہی میری غلطی تھی۔۔ پھر وہ دن آیا جس نے مجھے آپ سے اور آپ کو مجھ سے جدا کر دیا۔۔

وہ دن آج بھی میری نظروں کے سامنے رہتا ہے۔ اس دن آپ کے گھر کا فون بج رہا تھا۔ میں نے اٹھایا تو وہ جیمی تھا۔۔ اس نے کہا کہ اپ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ گاڑی بھیج رہا ہے میں جلدی آ جاؤں۔

مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آیا اور میں اس گاڑی میں بیٹھ گئی میرا دل بہت زور سے ڈھرک رہا تھا۔۔

مجھے دل پر عجیب سا دباؤ محسوس ہو رہا تھا۔ پھر ڈرائیور نے ایک گھر کے آگے گاڑی روکی اور وہاں جیمی تھا۔۔ میں اس سے پوچھنے لگی آپ کا مگر پھر اس نے مجھے بیہوش کر دیا۔۔ اور پھر۔ وہ خاموش ہو گئی۔۔۔"

اب کہ عمر اٹھ کر بیٹھا اور بولا۔۔

"پھر سلطان خیدر نے مجھے فون کیا کہ آپ بھاگ گئی ہیں۔۔ مجھے لگا کہ وہ غلط کہہ رہا ہے مگر جب میں کمرے میں آیا تو آپ وہاں نہیں تھیں میں باہر آیا ڈرائیو گاڑی اندر کر رہا تھا۔ جب میں نے اس سے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو۔۔ تو اس نے مجھے ایک خط تھمایا۔۔۔ جس پر لکھا تھا۔

"نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔ تم ایک برے انسان ہو۔ میں تو ہمیشہ سے جیمی کو پسند کرتی تھی اس لیے تمہارے قریب ہوئی۔"

مجھے لگا کہ سلطان نے جو اس رات کہا تھا وہ ٹھیک تھا۔ ہر لڑکی ہی ایسی ہوتی ہے۔ اور پھر غصے سے میرا دماغ پھٹ رہا تھا۔

اتنی تیز بارش میں بھی مجھے گرمی لگ رہی تھی۔ میں اپنے بائک پر تھا کیونکہ مجھے جلدی پہنچنا تھا۔

میں وہاں آیا تو گارڈ نے مجھے اندر نہیں آنے دیا۔ مگر میں زبردستی اندر آیا اور میں سیدھا جیمی کے کمرے میں آیا۔

مگر وہاں منظر کچھ اور تھا۔۔ جیمی کی کا گریبان آپ کے ہاتھ میں تھا۔اور یقیناً جیمی نے مجھے دیکھتے ہوئے اپنے الفاظ بدلے تھے۔

پھر ابرا طنزیہ مسکرای۔

"وہ خود کو یوسف ثابت کرنا چاہتا تھا اور مجھے ازیزِ مصر کی بیوی۔۔"

وہ آپ کو دیکھ کر مجھے کہنے لگا "چھوڑیں آپ کو شرم نہیں آتی بیوی ہیں آپ اذلان کی۔۔۔"

میں نے اسے چھوڑا اور ایک دم آپ کی طرف مڑی میں کہ رہی تھی کہ یہ جھوٹ ہے مگر پھر مجھے لگا کے کسی نے میرے وجود میں گرم دھات پیوست کر دی ہو، وہ گولی تھی جو آپ نے مجھے ماری تھی۔ میں وہ کبھی نہیں بھولی۔

آپ نے کہا تھا کہ "میں تم سے محبت کرنے لگا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے آپ جیمی کو مارتے جیسا کہ ان سب نے پلین کیا تھا۔ جلدی سے گارڈ اندر آ گئے۔اور آپ کی پستول لے لی۔ جیمی کو ذاتی طور پر مجھ سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ یہ سب تو اس نے سلطان کے کہنے پر کیا۔

پھر اسے مجھ پر ترس آ گیا۔اور اس نے ہمزہ کو فون کیا کہ یہاں کچھ ڈاکوں نے آپ کی بہن کو گولی ماردی ہے۔ ہمزہ اس وقت کچھ نہیں کر سکتا تھا۔وہ یہاں نہیں تھا۔اس نے خضر آبی کو فون کیا۔"

"وہاں سے آنے کے بعد میں نے آپ کو یاد کیا اس رات کو جب آپ میرے کمرے میں تھیں۔ میں نے اپنے بائک کو فل سپیڈ دی پھر مجھے آپ کا خط یاد آیا۔اور پھر میں نے بے اختیار بائک چھوڑ دیا کیونکہ میں زندگی سے تھک گیا تھا۔" عمر کا دکھ آج پھر تازہ ہو گیا تھا۔

عرفہ،ماں اور پھر آپ۔لوگ مجھے اٹھا رہے تھے۔۔میرا جسم درد سے چور تھا۔۔ پھر میرے سامنے آپ اور جیمی آئے اور مجھے لگا کہ ہر سو اندھیرا ہے اور بس یہ شاید اختتام ہو مگر نہیں۔

"مگر نہیں اللہ نے آپ کو اور مجھے ایک ساتھ لکھا تھا"۔ابرا مسکراتے ہوئے اس کا جملہ مکمل کرنے لگی۔۔"خضر بھائی آئے تھے میرے پاس دو دن بعد۔ انہیں شک تھا

کیونکہ ہمزہ نے انہیں بتایا تھا کہ مجھے گھر سے کسی لڑکے کی وجہ سے نکالا گیا ہے۔ان نے مجھ سے پوچھا۔میں نے سب بتایا پھر اپنی قسم دی کہ وہ آپ کو کچھ نہ کریں مگر عمر خضر بھائی طنز سے مسکرائے۔۔"

اور بولے کہ آپ ائ-سی-یو میں ہیں اور وہاں سے آتے ہوئے آپ کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔

اس دن سے میں اللہ سے آپ کو مانگ رہی تھی پھر خولہ نے جب آپ کا نام لیا تو لگا کہ سانس واپس آگئی ہو۔اللہ کی قسم میں تب سے اب تک صرف آپ کی تھی ہوں اور رہوں گی۔بس اب میں ویسی نہیں رہی۔

میں بھی ویسا نہیں رہا عمر اس کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولا۔۔۔

اور اپنی آنکھیں بند کر لیں عائشہ ابرا فریداس کی تھی صرف اس کی۔

www.novelsclubb.com

پاک اور نیک لڑکی۔جس سے اس نے واقعہ محبت کی تھی۔۔بس ایکسیڈنٹ کے بعد سلطان نے اسے نیم پاگل کر دیا تھا وہ سب بھول گیا سب کچھ۔وہ سحر کے زیرے اثر تھا۔۔۔

"ابرا آپ نے مجھ سے دوبارا نکاح کیوں کیا۔میں نے آپ کو طلاق تو نہیں دی تھی۔عمر نے جیسے کچھ یاد آنے پر پوچھا۔"

کیونکہ جیسے وضو مکروہ ہو جاتا ہے، ایسے ہی اگر میاں بیوی کا تعلق ایک عرصے تک نا ہو تو وہ نکاح مکروہ ہو جاتا ہے، ہم نے دوبارہ نکاح نہیں کیا، ہم نے تجدیدہ نکاح کیا ہے۔۔۔ کیونکہ آپ کی نظر میں مر چکی تھی۔۔اور ویسے بھی اب آپ عمر ہیں۔۔

"پھر وہ دونوں مسکرا دیئے۔۔"

☆☆☆☆☆☆

خولہ مغرب کی نماز پڑھ رہی تھی جب اس کے کیبن کا ٹیلیفون بجا۔

خانم باس آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔ فون اٹھاتے ہی سلیمان بولا۔

"ٹھیک ہے سلیمان آتی ہوں میں۔" پھر خولہ نے اپنا چمڑے کا بیگ اٹھایا۔اور چل دی۔ وہ اب جنگجو تو نہیں مگر پندرہویں صدی کی شہزادی ضرور لگ رہی تھی۔

اس نے آج رنگ بدلا تھا۔۔وہ گہرے نیلے رنگ پہ مخمل کا بغیر آستینوں کا کوٹ تھا۔اور اس کے نیچے سبز رنگ کا فراک۔ جس کی خوبصورت بازوں تھیں "bishop" سٹائل میں اوپر سے پھولے اور کھلے بازو مگر کلائی سے تنگ۔ وہ بازوں کا سٹائل تھا۔اور بیلٹ جو اس نے باندھی تھی اس میں ایک ہی جیب بنی تھی۔ جس میں اس کا چھوٹا سا چاکو رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

سر پر اربیوں کی طرح ایک طرف سے دوپٹے کو گول گھوما کر ایک قسم کی چُٹیا بنا کر سر پر لپیٹی تھی گولائی میں اور دوسرا پلو پیچھے کو تھا۔منہ پر وہی منفرد سا نقاب۔

خولہ کو اندر ہی اندر تھوڑی پریشانی بھی ہو رہی تھی۔اس نے واقعی زیادہ ہی باتیں کی تھیں خضر کو۔اب کہ وہ آہستہ آہستہ چلتی گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی۔

مگر اس لڑکی کو دیکھ کر جو خضر جہان کے ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھی تھی خولہ کو اپنے قدم زنجیر ہوتے محسوس ہوئے۔یقیناً وہ سیلینہ تھی۔

جینز شرٹ اور سیاہ کوٹ۔منہ پر ماسک تھا۔آنکھوں پر سیاہ چشمہ، سنہرے بالوں کا اجلا سا جوڑا بنائے وہ خاموش بیٹھی نظر آ رہی تھی۔۔۔

"مجھے کیا، جس مرضی کو بنائیں پرسنل سیکرٹری، خولہ منہ میں بڑبڑاتی چلنے لگی۔۔وہ وہاں پہنچی تو خضر جہان نے اسے مخاطب کر کے بس اتنا ہی کہا۔"

www.novelsclubb.com

"گاڑی میں بیٹھیں مس خولہ۔"

وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔مگر پتا نہیں اسے وہ لڑکی زہر لگ رہی تھی۔پھر خضر کے ساتھ وہاں بیٹھی اور بھی بری لگ رہی تھی۔خضر نے فرنٹ میرر جو اوپر کی طرف مڑا تھا۔اسے سیدھا کیا۔اور پیچھے بیٹھی خولہ کو دیکھا جو مسلسل اپنے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی کو گُھما رہی تھی۔۔اور ہنوز نیچے دیکھے جا رہی تھی۔

پھر لحظہ بھر کو خولہ نے یوں ہی نظر اٹھائی۔گاڑی چلاتا خضر جو آئینہ میں دیکھ رہا تھا۔ایک دم نظریں چرا گیا۔البتہ خولہ کی نظر اس لڑکی کے بازو پر پڑی۔

ویسے تو اس نے پوری آستینوں والا کوٹ پہن رکھا تھا۔

مگر اس کی کلائی پر بنا وہ نشان خولہ نے دیکھ رکھا تھا۔وہ عام نہیں تھا۔۔ہاں وہ ہلال تھا۔۔آدھا چاند۔۔یعنی کروزنٹ مون۔۔وہ کوئی ٹیٹو نہیں تھا بلکہ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے مہر سے کندہ کر دیا گیا ہو۔۔

پھر خولہ نے جھٹ سے اپنا فون نکالا۔اور آدم کو میسج لکھا۔۔

"آدم کیا تمہیں یقین ہے سیلینہ کوئی لڑکی ہی ہے۔۔"اگلے ہی لمحہ گاڑی کو زوردار بریک لگی۔وہ دوسرا میسج لکھ رہی تھی کہ اس جھٹکے کی وجہ سے اس کا فون نیچے جا گرا۔۔

اب خولہ جو بہت دیر سے کچھ نہیں بولی تھی۔۔مزید خاموش نہیں رہ سکی۔

www.novelsclubb.com

اف۔او۔باس گاڑی بھی چلانی نہیں آتی۔اب گاڑی روکیں میرا فون گر گیا ہے۔۔خولہ بعد میں اٹھا لینا۔خضر جہان خفگی سے بولا۔

"باس گاڑی روکیں۔"

"خولہ ضدمت کرو۔۔"خضر گاڑی چلاتے ہوئے بولا۔

"آئی سڈ سٹوپ۔۔"اب کہ وہ دھیمہ لہجہ میں بولی تھی۔

خضر نے غصے سے گاڑی کو بریک لگائی۔

خولہ جلدی سے دروازہ کھول کر بھاگی۔خضر کو تشویش ہوئی کہ وہ کہاں گئی۔

خولہ کی نظر مزمل خان پر پڑی تھی۔رات جب وہ سیم کو پکڑنے گئی تھی۔مزمل ہی تھا جو فرشتہ بنا کر بھیجا گیا تھا۔اسی نے مدد کی تھی۔

(سامنے کھڑے مزمل اور دانیال اسی کو دیکھ رہے تھے جس کی آنکھوں میں شدید غصہ تھا۔

"مڑا باجی فکر نا کرو اس پاگل انسان کو ہم نے ٹھکانے پر پہنچا دیا ہے۔ہم جب آیا تھا تو تم اس سانپ بچارے کا حلوہ بنا رہا تھا،اور وہ کمبخت درد سے کراہ رہا تھا۔

لگتا ہے باجی تم نے سانپ سے پہلے اس کا کیا بنایا ہے۔"

خولہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کے انداز پر مسکرا دی۔۔

پھر مزمل اور دانیال کے ہمراہ مزمل کے چھوٹے سے گھر میں آئی جو چھوٹا مگر بہت صاف ستھرہ تھا۔۔۔

وہاں مزمل کے چار بہن بھائی تھے چھوٹے اور ایک بڑی بہن پلوشاہ۔۔۔

مزمل خضر سے بہت محبت کرتا تھا۔۔کیونکہ خضران کے خاندان کی کفالت کر رہا تھا۔ مگر مزمل خود محنت کرتا تھا۔۔۔یہ خضر کا اصول ہے،

وہ وہاں آئی تو بارش میں بھیگنے کی وجہ سے ڈھنڈ سے کانپ رہی تھی۔پلوشاہ اس کو اندر لے گئی اور اماں نے اسے گرم گرم سوپ دیا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ گھر واپس اگئی تھی۔)

خولہ دوڑتی ہوئی اس کے پاس آئی۔۔

اسلام علیکم۔۔کیسے ہو چھوٹے خان۔

مزمل تو چہک اٹھا، خولہ کو دیکھ کر۔۔وہ کوئی پندرہ سولہ سال کا لڑکا تھا۔

"باجی تم کو دیکھ کر بہت خوشی ہو رہا ہے۔قسم اللہ اماں تم کو بہت دعائیں دیتا ہے۔۔پلوشاہ بھی یاد کر رہا تھا تم کو اسراء باجی۔"

www.novelsclubb.com

"اسراء مسکرائی۔۔اچھا مگر مدد تو تم نے کی تھی میری۔پتا ہے میں سوچ رہی تھی کہ کسی دن اماں سے ملوں دوبارا۔"

تو آؤ نا باجی ابھی چلو نا۔۔وہ بول رہا تھا پھر اس کے تاثرات بدلے۔اور ایک دم بولا۔

باجی وہ صاحب کون ہے جو تم کو گھور رہا ہے۔۔(مزمل خان کے یک دم بدلتے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ خضر کا پکا شاگرد ہے۔۔)

"آرے مزمل وہ میرا باس ہے۔" پھر خضر چلتا ہوا ان کی طرف آیا۔ چلو دیر ہو رہی ہے۔ خضر سرد انداز میں بولا۔

"سلام باس جی۔"مزمل نے اسے ایسے ہی بلایا۔ جس پر خضر نے سر کو خم دے کر سلام کا جواب دیا۔ وہ دونوں بہترین اکٹینگ کر رہے تھے۔۔

"سنو مزمل کیا تم مجھے یہ پیلے گلاب دو گے۔ کیونکہ کسی کو یہ بہت پسند ہیں، خولہ اسے کو پیسے دیتے بولی۔۔۔"

"میں نہیں لوں گا باجی۔۔پہلے ہی اس رات تم نے ہم کو بہت زیادہ دے دیا۔"

"اگر تم پیسے نہیں لو گے تو میں پھول نہیں لوں گی۔۔"

www.novelsclubb.com

"آئی ایم ویٹنگ۔۔"خضر سرد مہری سے کہتا مڑا۔

"لگتا ہے تمارا باس کو ہم پسند نہیں آیا۔۔"مزمل ماصومعت سے بولا۔

"آرے نہیں۔ وہ دیکھنے میں اکھڑ و ہیں مگر دل کے اچھے ہیں۔ خولہ کہتی واپس گاڑی کی طرف چل دی۔"

خضر زیرے لب مسکرایا۔ مگر مزمل نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا۔۔

اب کہ خضر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔ خولہ آئی تو وہ لڑکی وہاں نہیں تھی۔

"باس میں آپ کی پرسنل سیکرٹری کے لیے پھول لائی تھی۔۔ مگر لگتا ہے انھیں جانے کی جلدی تھی۔۔ لیکن کوئی بات نہیں میں انہیں یہاں رکھ دیتی ہوں۔۔ جب وہ دوبارہ آئیں تو آپ بتا دینا کے خولہ نے یہ بہت پیار سے۔۔"

"خولہ گاڑی میں بیٹھو۔۔" خضر نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا۔

خولہ وہاں بیٹھی تو خضر نے اسے اس کا فون دیا۔۔

"ویسے تمہیں آدم کو یہ مسیج لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔" خولہ نے زبان دانتوں کے نیچے دی۔

"جانتی ہو فون سیلینہ نے ہی دیکھا۔ اور تمہارے اس فضول قسم کے سوال پر وہ بہت اپسیٹ ہوئی ہے۔" مطلب یہ کوئی طریقہ ہے۔ انڈیو نووٹ خولہ تم بہت ہی پاگل لڑکی ہو، اور تمہیں۔۔۔

خبردار خبردار۔۔ خضر جہان اگر آپ نے مجھے اس مرد نما عورت کی وجہ سے ڈانٹا۔۔ میں بس آدم سے کنفرم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ انگلی اٹھا کر دبے دبے غصے میں بولی۔۔

خضر جہان جو بمشکل خولہ کی اس حرکت پر اپنی ہنسی روکے ہوئے تھا۔۔خاموشی سے گاڑی چلانے لگا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ماضی"

خضر یہ تمہارا گھر ہے۔ہائے اللہ یہ کتنا خوبصورت ہے۔

ماشاءاللہ بولتے ہیں خولہ۔۔خضر جہان نے اس کی تصیح کرتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اب ترکی پہنچ چکے تھے۔۔کیونکہ خولہ بچپن میں صفورا خانم کی بیٹی بن کر آچکی تھی۔اس لیے وہ اسے یہاں صفورا خانم کی ہی بیٹی بنا کر لا یا تھا۔مگر خانم اپنے گھر چلی گئیں۔خضر خولہ کو آج اپنی طرف ہی لے آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کمرا ہے تمہارا خولہ۔۔وقتی طور پر یہاں رہو۔پھر تم صفورا خانم کے ساتھ چلی جاؤ گی۔وہ الماری میں خولہ کا بیگ رکھ رہا تھا جب وہ بولی۔

"خضر۔۔۔"خضر کو اس کا یوں پکارنا بے حد اچھا لگنے لگا تھا۔

"ہوم۔۔"خضر بغیر مڑے بولا۔

"کیا تم مجھے ماں کے پاس نہیں لے جا سکتے۔مجھے وہ یاد آ رہی ہیں۔۔وہ بھی تو ترکی میں ہوتی ہیں۔"

خضر اٹھا اور وہاں خولہ کے ساتھ بیڈ پر آ کر بیٹھا۔۔۔"تم جانتی ہو سعیدہ آنٹی تمہاری ماں نہیں تھیں۔"

"جانتی ہوں وہ بابا کی سیکینڈ واف تھیں۔لیکن ان نے میرا بہت خیال رکھا ہے۔۔"وہ ماں ہیں میری۔۔میرے پاس کوئی نہیں ہے۔وہ بہت معصومیت سے بولی۔

''میں ہوں نا خولہ۔"خضر نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے جو حسب معمول شدید ٹھنڈے تھے۔۔

''تم میری ممی ہو کیا۔؟"وہ منہ بنا کر بولی۔

خضر محض مسکرا دیا۔وہ واقعی کسی من کی طرح اس کا خیال رکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''اچھا تو خضر تمہاری خالہ کون تھیں میری زینب ممی یا سعیدہ ماں۔"

"آف کورس خولہ تمہاری ممی۔۔زینب از یز ہی میری خالہ تھیں۔سیعدہ آنٹی اب یہاں نہیں ہیں۔۔"خضر سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"تو کہاں ہیں۔۔"خولہ بھی اسی طرح بولی۔

"آذر بائیجان۔۔" خیر چھوڑو یہ بتاؤ کافی پیتی ہو۔۔" وہ اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

"بلیک نہیں پیتی۔ دودھ والی پیتی ہوں۔۔" وہی معصومانہ انداز۔۔

دودھ والی کافی۔۔ ہاہاہا۔۔۔ خضر ہولے سے مسکریا۔۔" چلو کافی بناتے ہیں۔۔" خضر اس کو اپنے ساتھ کچن میں لے گیا۔ یہی ایک طریقہ تھا۔ خولہ کو ماضی سے نکلنے کا کہ اسے اور کاموں میں بھلا کر رکھا جائے۔۔ اور خضر اسے ان بُری یادوں سے ہی تو نکالنا چاہتا تھا۔۔ وہ اسے

"خضر تم پڑھتے نہیں ہو۔۔" وہ وہاں شیلف پر بیٹھی تھی۔۔ اور خضر کافی بنا رہا تھا۔

"پڑھتا تھا۔۔ فلحال فری ہوں۔۔"

"آگے پڑھو گے تو کیا بنو گے۔۔ کبھی سوچا ہے تم نے۔"

"میں الریڈی ایک ارٹیٹکٹ ہوں، بابا کا بزنس سنبھالتا ہوں۔۔۔ اور آگے کا مجھے نہیں معلوم۔"

"خضر تم نے اس رات خواب میں کیا دیکھا تھا؟"

"خولہ۔ اس ٹاپک کو کلوز کر دو۔۔۔" اس نے درشتی سے کہا۔ اس کے جبڑے کی ہڈی واضح ہوئی۔۔

"خالہ کہاں ہوتی ہیں ؟"وہ کبھی خاموش نا ہونے والی قدیم شہزادی تھی۔

وہ یہاں ہی ہوتی ہیں ترکی میں۔۔ مگر ابھی وہ پیرس گئی ہیں۔۔ فرشتے اور سالار کے ساتھ نانا کے پاس۔۔۔ سالار دو سال کا ہے میں تمہیں اس کی پکچر دیکھتا ہوں۔ پھر وہ دونوں کافی لے کر ہال میں آ گئے اور کھڑکی کے سامنے بیٹھ گئے۔ خضر نے سالار اور فرشتے کی تصویر اسے دکھائیں۔

"دیکھو کتنا پیارا ہے اور دیکھو مجھ سے کتنا ملتا ہے، صرف آنکھیں تم جیسی ہیں۔۔ باقی تو پورا میرے جیسا ہے۔۔۔ ہاں نا۔۔ اور فرشتے بھی۔"

ہاں۔۔۔ خضر کے حلق میں ایک گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔

آہ خضر جہان آہ۔۔۔ رازوں کا ایک گہرا سمندر تھا وہ، تنہا ہی اپنے آپ سے لڑتا وہ ایک بہادر جنگجو تھا، ماضی کے خوف اور دردناک لمحوں سے خود کو نکلنے والا۔ دوسروں کا سوچنے والا۔ اور اپنا سب قربان کر دینے والا۔ کیا تھا وہ انسان۔۔ ایک صابر یا مجنو؟؟

"تمہیں میرا پتا کس نے دیا خضر۔"اور تمہیں کیسے پتا چلا کے عردل مجھے لے جائے گا۔۔"

خولہ جلال کچھ باتیں راز ہوتی ہیں اور ایک خاص وقت ہوتا ہے ان کے کھلنے کا۔ تم ابھی اس کو رہنے دو۔

www.novelsclubb.com

"اچھا میں تمہیں ایک کہانی سنائوں خضر۔۔۔" وہ بہت معصومیت سے بولی۔

مجھے کہانیاں پسند نہیں لیکن تم سنادو میں سن لوں گا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

"حال"

ابرا اور عمر نماز ادا کر رہے تھے۔

اور رب کریم کا شکر ادا کر رہے تھے۔ جس نے ان دونوں کو ملایا تھا۔ اب وقت تھا جنگ کا۔

ان لوگوں کے خلاف متحد ہو کر لڑنے کا جو ہمارے اندر زہریلی بوٹیاں پھیلا رہے ہیں۔ ان کے خلاف جنگ کا جن نے اذلان جیسے کئیں اور نوجوانوں کی زندگی تباہ کر دیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

قلعہِ ہولناک کی حالت عجیب تھی،

جس چیز پر نگاہ اٹھاؤ وہ مہیب تھی،

وہاں خوف کی ملکہ برسرِ اختیار تھی،

وحشت کے میناروں میں ازنِ خوف کی پکار تھی،

خون سے سیچے گئے باغوں میں تعطرِ موت تھی،

ظلم پرور ہوائوں میں درد کی داستاں تھی،

اس درندگی میں فقت آدم صحرائی تھی،

بہر ظلمت میں بس اندھیری چھائی تھی،

ہو کے اس عالم میں ایک صدا آئی تھی،

گو کہ رو کر کسی نے سنائی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈریکو تک رسائی ممکن نہیں ملکہ۔۔

www.novelsclubb.com

ایک بھاری مردانہ آواز نے اس کمرے کی پر وحشت خاموشی کو توڑا تھا۔

ڈریکوووووووو۔۔۔۔ جس پر ملکہ نے ڈریکو کو اپنی ہیبتناک آواز میں پکارا تھا۔۔ گو کہ وہ اسے سن رہا ہو۔۔ شاید کہ سن رہا ہو!!

ایڈرین خاموش ہو گیا۔۔ ملکہ کا غصہ غضبناک لگتا تھا۔

"پرینسس بہت طاقت ور ہے۔۔۔ ہمیں اندازہ نہیں تھا۔" اوفیلیا نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔۔

شاید کہ وہ اپنی ملکہ کو کسی چیز کا حساب دینے آئے تھے، البتہ ملکہ کے غضب سے ان کی آوازوں میں خوف ظاہر تھا۔۔

ملکہ نے اپنے تخت پر پھیلے لمبے چوغہ کو ایک طرف کیا اور کھڑی ہوئی پھر ساتھ میں رکھے ایک بیش قیمتی گلاس کو اٹھایا جس میں سرخ رنگ کی مائع جگمگا رہی تھی۔۔

اگر تم ملکہ کی دائیں جانب سے جھک کر گلاس میں نظر آتا اس کا عکس دیکھو تو مارِ خوف تم کانپنے لگو۔۔

وہ بے پناہ بد نما اور بھیانک عورت دکھائی دے رہی تھی مگر یاد رہے صرف اس سرخی مائل شربت میں نظر آتے عکس میں۔۔۔ ورنہ تو وہ ایک حسین و جمل بے انتہا خوبصورت اور پُرکشش ملکہ تھی۔۔ جس کی سیاہ گہری سیاہ آنکھیں جس پر ایک بار جم جائیں تو وہ پتھر کا ہو جاتا۔

جس کے لمبے سیاہی مائل بال غضب ڈھا رہے تھے۔ اس پر گہرے سرخ رنگ کا وہ انتہائی قیمتی اور خوبصورت لباس۔ ملکہ کی شان و شوکت کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔

ملکہ نے اس گلاس سے چند گھونٹ بھرے پھر اڈرین کو مخاطب کیا۔۔

آج کا پروگرام کب شروع ہونا ہے۔۔

جی بس تھوڑی دیر میں۔۔اڈرین نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔۔

پتا ہے اڈرین اور افیلیا میں آج بہت خوش ہوں کیونکہ آج میری پسندیدہ قربانی ہونے جا رہی ہے۔

اور میں ڈریکو کی بے وقوفی کی وجہ سے اپنا مزا خراب نہیں ہونے دوں گی۔۔

ابھی اس کو بھول جاؤ۔۔۔وہ خود واپس آجائے گا۔۔

یہ کہتے ہوئے ملکہ ایک قدیم آئینہ کی جانب بڑھی۔۔دیکھتے ہی دیکھتے اس میں ایک سیاہ ہالہ نمودار ہوا۔۔

اور ملکہ نے اس کے اندر قدم رکھے پھر چند ہی لمحوں میں ہالہ اور ملکہ غائب ہو گئے۔۔اب وہاں وہی قدیم آئینہ ایک راز منہ میں چھپائے کھڑا تھا۔۔

اڈرین ملکہ کو کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔مگر اس وقت ملکہ غرور میں تھی۔۔ہمیشہ کی جیت نے اسے بھولا دیا تھا کہ ہر شے کو زوال ہے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس خاموش راہداری میں اس وقت ہیلز کی ٹک۔ٹک گونج رہی تھی۔۔

سرخ رنگ کا مغربی طرز پر لباس زیب تن کیے ہوئے وہ خوبصورت اور دلکش لڑکی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔

چہرے پر ایک پر سکون مسکراہٹ تھی۔اور بال کاندھوں پر بکھرے پڑے تھے۔۔

"Mis elvira"

وہ جا رہی تھی جب اس مردانہ آواز پر پلٹی۔۔۔

"اس طرف سے مس الویرا۔۔" سیاہ سوٹ اور ویسٹ میں ملبوس اس شخص نے دائیں جانب کے دروازہ پر اشعار کیا۔

الویرا نے ایک مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی اور پھر اس طرف چل دی۔۔

وہ اندر داخل ہوئی تو سامنے ایک اور دروازہ تھا۔

اس سے اندر آتے ہوئے ایک بہت بڑی راہداری تھی۔جس کے دائیں جانب ایک شیشے کا دروازہ تھا۔

الویرا نے دروازے کے سامنے آتے اپنا چہرہ آگے کیا۔۔اس کے چہرے پر ایک سرخ روشنی چمکی پھر دروازہ کھل گیا۔۔

اب اگر تم چپکے چپکے الویرا کے ساتھ اس کمرے میں داخل ہو جاتے ہو تو تم خوف میں مبتلا ہو جاؤ گے۔۔۔یا شاید تمہیں اپنا آپ بھول جائے گا کیونکہ وہاں تو آدم کی ایک ہی شناخت تھی۔۔۔

"Enemies of Lucifer the great"

لوسیفر دی گریٹ کے دشمن۔۔

وہاں ایک بہت بڑا بیفومیت کا مجسمہ نسب تھا۔۔"baphomet"ایک دیوتا ہے جو مبینہ طور پر "night tamplares"نائٹس ٹیمپلر کے ذریعہ پوجا جاتا تھا،جو بعد میں مختلف مخفی اور مغربی باطنی روایات میں شامل ہو گیا۔Baphometنام ۱۳۰۷ میں شروع ہونے والے شورویروں کے ٹیمپلر کی تحقیقات کے مقدمے کی نقلوں میں ظاہر ہوا تھا۔یہ پہلی بار ۱۹ ویں صدی میں ٹمپلر آرڈر کو دبانے کی وجوہات پر بحث اور قیاس آرائیوں کے دوران انگریزی کے مقبول استعمال میں آیا۔
Baphometمختلف جادوئی روایات میں توازن کی علامت ہے،جس کی اصل کو بعض جادوگروں نے گنوسٹکس اور ٹیمپلرز کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی ہے، حالانکہ کبھی کبھار اسے دیوتا یا شیطان قرار دیا جاتا ہے۔۱۸۵۶ کے بعد سے Baphometکا نام ایلیفاس لیوی کی تیار کردہ "سبیٹک بکری" کی تصویر سے منسلک ہے،جو کہ "مخالفات کے توازن کی علامت" کی نمائندگی کرنے والے بائنری

عناصر پر مشتمل ہے: آدھا انسان اور آدھا جانور، نر اور مادہ، اچھائی اور برائی وغیرہ۔ لیوی کا ارادہ اپنے توازن کے تصور کی علامت بنانا تھا، جس میں Baphomet کامل سماجی نظم کے ہدف کی نمائندگی کرتا ہے۔

Baphomet مبینہ طور پر نائٹس ٹیمپلر کے قرون وسطی کے حکم کے ذریعہ دیوتا کے طور پر پوجا جاتا تھا۔ فرانس کے بادشاہ فلپ چہارم نے بیک وقت بہت سے فرانسیسی ٹیمپلرز کو گرفتار کیا تھا، اور پھر اکتوبر 1307 میں انہیں تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ ٹیمپلرز کے خلاف 100 سے زیادہ مختلف الزامات لگائے گئے تھے، جن میں بدعت، ہم جنس پرستانہ تعلقات، صلیب پر تھوکنا اور بدتمیزی شامل ہیں۔

"یہ وہی ہیں جو کسی دین کو نہیں مانتے تھے، جیسے کہ ان اسے بکرے کی شکل دی جس سے ان کا مقصد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا مذاق اڑانا تھا۔ پھر ان نے اسے نر اور مادہ دونوں صفت کے ساتھ بنا کر خدا کے سچے قانون سے انکار کیا، اس کے سر پر موجود دو سنگھ شیطان کی نشانی ہے، ماتھے پر موجود سٹار وف ڈیویڈ۔۔۔ یہودیوں کے مذہب کا مذاق ہے۔۔"

اسی بڑے ہال کے ایک ستون پر چند سطریں لکھی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"شیطان موجود نہیں ہے۔ یہ ایک جھوٹا نام ہے جسے سیاہ فام برادران نے ایجاد کیا ہے تاکہ ان کے پھیلاؤ کے جاہلانہ گڑبڑ میں اتحاد کا مطلب ہو۔

ایک شیطان جس میں اتحاد ہو گا وہ خدا ہو گا... "شیطان "تاریخی طور پر ہر قوم کا خدا ہے جسے ذاتی طور پر ناپسند کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ سانپ، شیطان، انسان کا دشمن نہیں ہے، بلکہ وہ ہے جس نے خداؤں کو بنایا ہے۔ ہماری نسل، اچھے اور برے کو جاننا؛ اس نے کہا "اپنے آپ کو جانو! "اور آغاز سکھایا۔

یہ "the book of thoth" کا "شیطان" ہے،

اور اس کا نشان baphomet ہے، "Androgyne" جو کہ آرکین کمال کا ہیروگلیف ہے...اس لیے وہ زندگی اور محبت ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اس کا خط عین ہے، آنکھ، کا مطلب نور ہے۔ اور اس کی رقم کی شبیہ Capricornus ہے، جو چھلانگ لگانے والی بکری جس کی صفت آزادی ہے۔-

"Magic: Liber ABA, Book Four, Parts I–IV"

تم نے دیکھا شیطان نے انسان کو کیسے بھٹکایا اس نے انسان کو وہ وعدہ بھلا دیا جو وہ اپنے خالق سے کر کے آیا تھا۔۔۔ علمِ ارواح میں جو وعدہ تمام ارواح نے اللہ سے کیا اسے اکثر نے بھلا دیا۔

وہ انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا سب سے بڑا دوست بن کے سامنے آیا، تم نے دیکھا کہ لوگ بتوں کی پوجا نہیں کرتے بلکہ صرف شیطانوں کو پوجتے ہیں۔۔

۞ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ
٦٠

"اے بنی آدم کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

اب تمہیں اس جنگ کا حصہ بنا ہو گا، تمہیں سب کو اس جنگ سے مطلع کرنا ہو گا تکہ تم اللہ رب العزت سے کیا وعدہ پورا کر سکو۔۔۔ آئے بنی آدم تمہیں اٹھنا ہو گا۔ اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے۔۔ آئے بنی آدم تمہیں غفلت کی نیند سے بیدار ہونا ہو گا۔ آئے بنی آدم تمہیں وعدالأرواح پورا کرنا ہو گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اب الویرا آگے بھڑنے لگی اور سب نے اس کا استقبال کیا وہاں صرف الیٹ کلاس موجود تھی۔۔۔ وہاں چلتے پھرتے لوگوں کے چہرے جانوروں سے تھے اور دھڑ انسانوں سے۔۔ (پرانے زمانے میں جب لوگ عظیم گناہ کے مرتکب ہوتے تھے تو ان

کی شکلیں بگڑ جاتی تھیں۔) یہاں بھی ایسا تھا البتہ اب ہم ان شکلوں کو نہیں دیکھ سکتے ہر آنکھ انہیں نہیں دیکھ سکتی۔۔

الویرا نے جاتے ہی سربراہی کرسی سنبھالی۔۔اس کی مسکراہٹ اب بھی ویسی ہی تھی۔۔

پھر اگر تم الویرا کی نظروں کے تعاقب میں دیکھو تو تمہیں سیاہ رنگ کے لباس میں ملبوس دو جلاد ایک ماصوم لڑکی کو لاتے دیکھائی دیں گے۔۔

جو چلا رہی تھی۔ مدد مانگ رہی تھی۔اس کی حالت اجڑی تھی اسے قربان کیا جانا تھا۔۔

قربانی شروع ہو چکی تھی۔وہاں بیفومیت کے پاس ایک سلیب پر اسے لٹکا یا گیا۔۔

اس کے دونوں ہاتھوں میں کیلیں ٹھوکیں پھر اس کے دونوں پیروں کو لکڑی کے ساتھ کیل نصب کر کے جوڑ دیا۔۔وہ درد سے بل بلا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک سلیبرٹی تھی جس نے ان سے معاہدہ کر کے توڑا تھا۔اور اب یہ اس کی سزا تھی۔۔

اب کہ باری باری ایک شخص آتا اور اس کے جسم پر چاکو سے اپنا نام لکھ کر بیفومیت سے اپنی مراد مانگتا۔۔اس لڑکی کی چیخ و پکار سے الویر الطفاندوز ہو رہی تھی۔۔اور وہ لڑکی تو نجانے کب کی مر چکی ہو۔۔

آخر میں الویرا اس لڑکی تک آئی اس کے دونوں ہاتھوں کو کاٹ ڈالا اور پھر بولی۔۔

"ان ہاتھوں سے لیسی نے لوسیفر سے کیا معاہدہ توڑا۔۔"

پھر الویرا نے اسے نیچے اتارنے کو کہا۔

اگلے ہی لمحہ اس نے لیسی کی آنکھوں کو اپنے خنجر سے باہر نکالا۔۔

"ان آنکھوں سے لیسی نے ہم سب کو دیکھا تھا۔۔۔"

اب تم سب نے اس کا انجام دیکھا۔۔

تم سب نے دیکھا کے لوسیفر سے بیوفائی کرنے والوں کا کیا انجام ہے۔۔الویرا کی یہ وحشتناک آواز وہاں گونج رہی تھی، جس کو سن کر انسان کا دل دہل جاتا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com